سلسلہ
اصلاحی خطبات جمعہ
ودروس نمبر:24

شکر

کی اہمیت و فضیلت اور اسلاف امت کے پر تاثیر واقعات

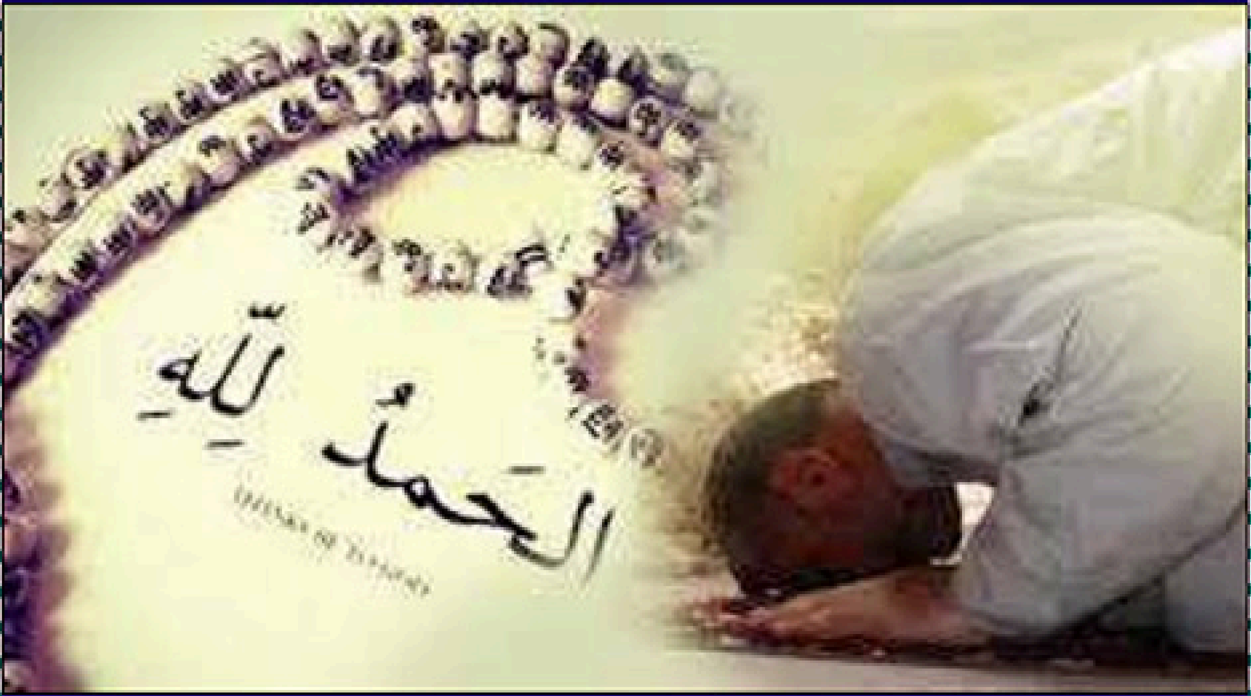

مولانا محمد نعمان صاحب
استاذ الحدیث جامعہ انوار العلوم مہران ٹاون کورنگی

مولانا محمد نعمان صاحب کی تالیفات تحریری و تقریری بیانات
اور تعارف کتب کے لیے واٹس ایپ پر رابطہ کریں 92 3191982676

فہرست

صفحہ نمبر	مضامین
	شکر کی اہمیت وفضیلت اور اسلاف امت کے پرتاثیر اقوال وواقعات
۱۱	شکر پانچ چیزوں پر مشتمل ہے
	قرآنِ کریم کی روشنی میں شکر کی اہمیت وفضیلت
۱۲	آسمان وزمین کی تخلیق اور انعاماتِ ربانی
۱۲	میرا شکر ادا کرو میری ناشکری نہ کرو
۱۲	اللہ کی نعمتیں کھا کر شکر ادا کرو
۱۳	مؤمن شاکر کو اللہ عذاب نہیں دیتا
۱۳	صاف ستھرا لباس پہنتے وقت اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے
۱۴	نبوت ورسالت اور ہم کلامی پر اللہ کا شکر
۱۴	شکر کرنے سے نعمتوں میں اضافہ ہوتا ہے
۱۵	اولاد کی نعمت پر اللہ کا شکر ادا کرنا
۱۶	جانوروں کی تسخیر پر اللہ کا شکر ادا کریں
۱۷	تم اللہ کی نعمتوں کو شمار نہیں کر سکتے
۱۸	بچی کی پیدائش پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں
۱۹	اولاد کی پیدائش پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا معمول
۱۹	کان، آنکھ اور دل اللہ کی بڑی نعمت ہیں

ناشکری کرنے والی بستی والوں کا انجام	۲۰
حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ کی نعمتوں کا شکر کرنے والے تھے	۲۱
حضرت نوح علیہ السلام بڑے شکرگزار بندے ہیں	۲۱
اللہ مجھے آزماتا ہے کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری	۲۱
شکر اپنے فائدے کیلئے ہوتا ہے	۲۲
اللہ تعالی کی ظاہری و باطنی نعمتیں	۲۲
ظاہری و باطنی نعمتوں کا مصداق	۲۲
آلِ داود کو شکر کا حکم	۲۳
شکرگزار بندہ اللہ کو پسند ہے	۲۳
میٹھے پانی کی نعمت پر اللہ کا شکر ادا کریں	۲۴
احسان کرنے پر بندوں سے تعریف اور شکریہ کی طمع نہ رکھیں	۲۴
شکرگزار بندے کم ہیں	۲۵
آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر انعامات اور شکر کا حکم	۲۵
نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا	۲۶
احادیث مبارکہ کی روشنی میں شکر کی اہمیت وفضیلت	
شکر ادا کرنے والا بمنزلہ صائم اور صابر کے ہے	۲۶
نگاہِ نبوت میں بہترین مال کیا ہے؟	۲۷
اللہ تعالی شکر سے خوش ہوتے ہیں	۲۸
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو نصیحت	۲۸

صابر اور شاکر مؤمن کے لئے ہر حالت بہتر ہے	۲۹
لوگوں کا بھی شکر ادا کریں	۲۹
تعریف کرنا شکریہ ادا کرنا ہے	۳۰
عورتوں کے زیادہ جہنم میں جانے کی ایک وجہ ناشکری ہے	۳۱
نعمت پر شکر کرنے سے اضافہ ہوتا ہے	۳۲
دن اور رات کی نعمتوں کے شکر والے کلمات پڑھنا	۳۲
شکر کرنے کی توفیق کیسے حاصل ہوگی	۳۳
حمد و شکر سے گناہوں کی معافی	۳۳
حمد و شکر کے وہ کلمات جن کو لینے کے لئے فرشتے تیزی سے آئے	۳۴
خوشی کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ شکر کرتے	۳۵
ہر حالت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا شکر	۳۵
کھانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جامع کلمات کے ساتھ شکر ادا کرنا	۳۵
بستر پر آتے وقت شکر کی جامع دُعا	۳۶
سوتے اور جاگنے کی نعمت پر اللہ کا شکر ادا کرنا	۳۷
کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں	۳۷
’’الحمدللہ‘‘ سے اللہ کا شکر ادا کرنا مقصود ہوتا ہے	۳۸
آئینہ دیکھتے وقت حسنِ صورت پر اللہ کا شکر ادا کریں	۳۸
قضائے حاجت سے فارغ ہونے پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے	۴۰
اچھا خواب دیکھنے پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے	۴۰

صحت پر اللہ کا شکرادا کرنا چاہیے	۴۱
درودسلام پڑھنے والے کی فضیلت سن کر حضور کا سجدہ شکر کرنا	۴۱
جنات نعمتوں کا شکرادا کرنے والے تھے	۴۲
مہمان کے آمد پر اللہ کا شکرادا کریں	۴۳
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شکر کرنے والوں کے لئے دعا کرنا	۴۵
شکر کی اہمیت وفضیلت سے متعلق انبیاء علیہم السلام کے ارشادات	
نوح علیہ السلام اللہ کے شکرگزار بندے کیسے بنے	۴۶
عطا نعمت کی نسبت باری تعالی کی طرف کرنا شکر ہے	۴۷
نعمت کی عطا کو اللہ کی طرف سے سمجھنا بھی شکر ہے	۴۷
بارگاہِ الٰہی میں سب سے کم تر نعمت	۴۸
حضرت ایوب علیہ السلام کا بیماری کے ایام میں اللہ کا شکرادا کرنا	۴۸
حضرت یوسف علیہ السلام کا طویل عرصہ رفاقت اور مصائب کو شکر کے انداز میں بیان کرنا	۵۵
شکر کی اہمیت وفضیلت سے متعلق اسلافِ امت کے اقوال	
نعمت اور شکر دونوں باہم ملی ہوئی ہیں	۵٦
پانی کے بآسانی پینے اور اخراج پر شکرادا کریں	۵۷
گمشدہ چیز کے ملنے پر سجدہ شکر کرنا	۵۷
اللہ رب العزت کا جودوکرم	۵۸
نعمتوں میں دوام شکر کے ذریعے ہوگا	۵۸
ناشکری عذاب الٰہی کو دعوت دینا ہے	۵۸

معصیت سے بچنا شکر ہے	۵۹
نعمت کا تذکرہ بھی شکر ہے	۵۹
اعضاءِ انسانی کا الگ الگ شکر	۵۹
دل، زبان اور بدن کا شکر	۶۱
ناشکری نعمت کے زوال کی متقاضی ہے	۶۱
آنکھ اور کان کا شکر	۶۲
ہر انسان آزمائش میں مبتلا ہے	۶۲
اپنے آپ کو نعمت کا اہل نہ سمجھنا شکر ہے	۶۳
قیامت کے دن شکر وصبر کا وزن ہوگا	۶۳
عارفین کو محبتِ الٰہی اور شکر کی توفیق ملتی ہے	۶۳
خواص کا شکر علوم وہبی پر ہوتا ہے	۶۴
منعم کو فراموش نہ کریں	۶۴
شاکر اور شکور میں فرق	۶۴
اللہ کی نعمتوں کی قدر کیسے معلوم ہوگی	۶۵
اپنے عجز کا اظہار بھی شکر ہے	۶۵
شکر نصف اور یقین کامل ایمان ہے	۶۵
سب سے افضل شکر کیا ہے	۶۵
شکر کی توفیق مل جانے پر بھی شکر واجب ہے	۶۶
اللہ رب العزت کی ظاہری بڑی نعمتیں	۶۷

روزِ محشر قربِ الٰہی پانے والوں کی خصلتیں	۶۷
جسمانی ومالی نعمتوں کا شکر کیسے ادا کیا جائے	۶۸
شکر کی اہمیت وفضیلت سے متعلق اسلافِ امت کی پر تاثیر واقعات	
بنی اسرائیل کے دو ناشکروں کا انجام اور شکر کرنے والے کا صلہ اور انعام	۶۸
ساری سلطنت کی قیمت ایک گلاس پانی پینا اور اُس کا اخراج ہے	۷۰
جب رزق ملے تو ایثار کرتا ہوں اور نہ ملے تو شکر کرتا ہوں	۷۳
پتھر کا غم اور شکر کی وجہ سے رونا	۷۳
کھانے پینے کا حلق سے اتر جانا اور ہضم ہو جانا بڑی نعمت ہے	۷۴
پچاس ہزار درہم کے مالک ہو کر شکایت کر رہے ہو	۷۴
تکلیف میں بھی شکر کا پہلو تلاش کرنے والے	۷۵
صابر اور شاکر کے لیے جنت کا وعدہ ہے	۷۵
ہاتھ پاؤں، آنکھیں اور زبان اللہ کی بڑی نعمتیں ہیں	۷۶
شکر کرو جسمانی تکلیف ہے ایمان تو محفوظ ہے	۷۷
اسی سال شکر کرتے میاں بیوی کے گزر گئے	۷۸
اپنے سے نیچے دیکھیں تو شکر کا جذبہ پیدا ہوگا	۷۸
عیش میں مستی اور مصیبت میں ناشکری دیکھ کر شہر چھوڑ کر چلے گئے	۷۹
ایک نابینا، کوڑھ کا مریض اور معذور شخص کا اللہ کا شکر ادا کرنا	۸۰
میں چار نعمتوں پر اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں	۸۰
ایک قلی کا استغفار اور شکر کرنا	۸۱
پچاس سال کی عبادت ایک رگ کے آرام کے برابر ہے	۸۲

اللہ کا شکر ہے سامان چوری ہوا ہے ایمان محفوظ ہے	۸۲
اندھا، مفلوج، جذام اور برص کے مرض میں مبتلا شخص کا شکر	۸۳
حضرت عروہ بن زبیر کا پاؤں کٹ جانے کے باوجود شکر الٰہی	۸۴
ناشکری کرنے سے اللہ نے بڑی مصیبت میں مبتلا کردیا	۸۴
شکرگزار بندے بہت کم ہیں	۸۶
مقام شکر کے حصول کا طریقہ	۸۷
حافظ ہونا ایک لاکھ دینار سے بہتر ہے	۸۷
قیام اللیل کا شکر یہ ہے کہ دن کو روزہ رکھیں	۸۸
شکر یہ ہے کہ نعمت کو نافرمانی میں استعمال نہ کریں	۸۸
شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ کا نفع اور نقصان دونوں پر اللہ کا شکر ادا کرنا	۸۹
ایک متوکل عابد شخص کے اہل وعیال کے غیبی رزق کا انتظام	۸۹
نعمتوں کو تفصیل سے اور تکلیف کو ہلکا کر کے بیان کیا	۹۲
شاکر اور ناشکرے کا اندازِ بیان	۹۳
حضرت لقمان رحمہ اللہ اور نعمت کی قدردانی	۹۳
اعضاءِ انسانی کی دیکھ بھال اور انکی مناسب غذا کا استعمال	۹۴
ناشکری کی وجہ سے بھوک اور خوف کا لباس	۹۴
علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ کی نہایت زاہدانہ اور شاکرانہ زندگی	۹۵
ہاتھ کی حرکت مستقل ایک نعمت ہے	۹۶
سامان کے چوری ہونے کے باوجود تینوں چیزوں پر شکر	۹۷

شکر کی اہمیت وفضیلت اور اسلاف امت کے پرتاثیر اقوال وواقعات

اَلْحَمْدُلِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا،وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا،مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ،وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ،وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيكَ لَهُ،وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

أَمَّابَعْدُ:فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ.

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ:

﴿فَاذْكُرُونِيٓ أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ﴾(البقرة:۱۵۲)

وَفِي مَقَامٍ اٰخَرَ:

﴿وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ﴾(ابراھیم:۷)

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:اَلطَّاعِمُ الشَّاكِرُ بِمَنْزِلَةِ الصَّائِمِ الصَّابِرِ.❶

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

أَفْضَلُهُ لِسَانٌ ذَاكِرٌ، وَقَلْبٌ شَاكِرٌ، وَزَوْجَةٌ مُؤْمِنَةٌ تُعِينُهُ عَلَى إِيمَانِهِ.❷

میرے انتہائی واجب الاحترام،قابلِ صد احترام، بھائیوں، دوستوں اور بزرگوں!

میں نے جن آیات اور احادیث کا تذکرہ کیا ان میں اللہ تعالی کا شکرادا کرنے کی ترغیب دی گئی ہے،انسان پر اللہ تعالی کی بے انتہاء نعمتیں ہیں،ان نعمتوں کی یاد دہانی

---

❶سنن ابن ماجه: كتاب الصيام،باب فيمن قال الطاعم الشاكر كالصائم الصابر،رقم الحديث:۱۷۶۴

❷سنن الترمذي:أبواب تفسير القرآن ،باب:ومن سورة التوبة،رقم الحديث:۳۰۹۴

کے لیے اللہ تعالی نے شکر لازم کیا ہے۔ شکر ایک عمدہ عبادت ہے، اور انبیاء علیہم السلام کے صفات میں سے ہیں، شکر گزار بندہ اللہ کے احسانات کا معترف ہوتا ہے، وہ خوشی اور غمی ہر حال میں اللہ تعالی کا شکر ادا کرتا ہے، انسان کو چاہیے کہ ہر وقت ہر حال میں اللہ تعالی کا شکر ادا کرے، اور اللہ تعالی کے فیصلوں پر راضی رہے، زبان سے بھی اللہ کا شکر ادا کرے، اور اپنے اعضاء وجوارح کو بھی اللہ تعالی کی اطاعت میں لگائے، ناشکر یہ بول بولنے سے اور زندگی معصیت میں گزارنے سے بچے۔

شکر پانچ چیزوں پر مشتمل ہے

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ شکر یہ ہے کہ اللہ تعالی کی نعمتوں کا اثر بندوں کی زبان پر ظاہر ہو کہ وہ اسکی تعریف کرے اور اس کا ثناء خواں ہو اور دل پر بھی ظاہر ہو کہ اسمیں محسن حقیقی کیلئے محبت پیدا ہو، اور اسکے تمام اعضائے بدن پر بھی ظاہر ہو کہ وہ انہیں اللہ تعالی کے سامنے جھکائے اور انکے ذریعے اسکی اطاعت کرے، نافرمانی نہ کرے۔

شکر پانچ چیزوں پر مبنی ہے:

خُضُوعُ الشَّاكِرِ لِلْمَشْكُورِ وَحُبُّهُ لَهُ وَاعْتِرَافُهُ بِنِعْمَتِهِ وَثَنَاؤُهُ عَلَيْهِ بِهَا وَأَنْ لَا يَسْتَعْمِلَهَا فِيمَا يَكْرَهُ. ❶

ترجمہ: (۱) محسن کی شکر گزاری اور اُس کے سامنے عاجزی وانکساری (۲) محسن سے محبت (۳) محسن کے احسانات کا اعتراف (۴) محسن اُن احسانات پر کی تعریف کرنا (۵) محسن کی نعمتوں کو اسکی ناراضگی میں استعمال نہ کرنا۔

قرآن وحدیث میں جگہ جگہ اللہ تعالی نے اپنی بے پناہ نعمتوں کا ذکر کیا اور شکر کی تلقین کی ہے۔

❶ مدارج السالکین: فصل منزلة الشکر، ج ۲ ص ۲۳۴

قرآنِ کریم کی روشنی میں شکر کی اہمیت وفضیلت

آسمان وزمین کی تخلیق اور انعاماتِ ربانی

قرآن مجید میں ارشادِ باری ہے:

﴿یَا أَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّکُمُ الَّذِی خَلَقَکُمْ وَالَّذِینَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُونَ. الَّذِی جَعَلَ لَکُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَّأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَکُمْ فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَنْدَادًا وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ﴾(البقرة: ۲۱، ۲۲)

ترجمہ: اے لوگو اپنے اس پروردگار کی عبادت کرو جس نے تمہیں اور ان لوگوں کو پیدا کیا جو تم سے پہلے گزرے ہیں تاکہ تم متقی بن جاؤ۔ (وہ پروردگار) جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا بنایا، اور آسمان کو چھت اور آسمان سے پانی برسایا، پھر اس کے ذریعے تمہارے رزق کے طور پر پھل نکالے، لہذا اللہ کے ساتھ شریک نہ ٹھہراؤ جبکہ تم (یہ سب باتیں) جانتے ہو۔

میرا شکر ادا کرو میری ناشکری نہ کرو

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿فَاذْکُرُونِی أَذْکُرْکُمْ وَاشْکُرُوا لِی وَلَا تَکْفُرُونِ﴾(البقرة: ۱۵۲)

ترجمہ: لہذا مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا اور میرا شکر ادا کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔

اللہ کی نعمتیں کھا کر شکر ادا کرو

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا کُلُوا مِنْ طَیِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاکُمْ وَاشْکُرُوا لِلَّهِ إِنْ کُنْتُمْ إِیَّاهُ تَعْبُدُونَ﴾(البقرة: ۱۷۲)

ترجمہ: اے ایمان والو! جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تمہیں رزق کے طور پر عطا کی ہیں، ان میں سے (جو چاہو) کھاؤ، اور اللہ کا شکر ادا کرو، اگر واقعی تم صرف اسی کی بندگی کرتے ہو۔

مؤمن شاکر کو اللہ عذاب نہیں دیتا

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿مَا يَفْعَلُ اللَّهُ بِعَذَابِكُمْ إِنْ شَكَرْتُمْ وَآمَنْتُمْ وَكَانَ اللَّهُ شَاكِرًا عَلِيمًا﴾ (النساء: ۱۴۷)

ترجمہ: اگر تم شکر گزار بنو اور (صحیح معنی میں) ایمان لے آؤ تو اللہ تمہیں عذاب دے کر آخر کیا کرے گا؟ اللہ بڑا قدر دان ہے (اور) سب کے حالات کا پوری طرح علم رکھتا ہے۔

صاف ستھرا لباس پہنتے وقت اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے

صاف ستھرا اور اچھا لباس اور اچھی سواری یہ اللہ کی طرف سے ایک نعمت ہے اس پر اللہ رب العزت کا شکر ادا کیا جائے، البتہ لباس پر اس قدر مال و دولت نہ لگائے کہ وہ فضول خرچی کے زمرے میں آجائے، فضول خرچی سے اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کریں۔ خوبصورتی اختیار کرنا منع نہیں۔ ہمارے سلف صالحین اور آئمہ اسلام میں سے بہت سے اکابر جن کو اللہ تعالیٰ نے خوب مال اور وسعت عطا فرمائی تھی وہ اکثر و بیشتر عمدہ اور بیش قیمت لباس پہنا کرتے تھے، لیکن مقصود نام و نمود، ریا کاری اور تکبر نہ ہو، رب تعالی کی دی ہوئی نعمت کا اظہار مقصود ہو تو کوئی حرج نہیں۔

مسجد میں جاتے ہوئے یا نماز میں ایسا لباس پہننا مکروہ ہے، جس کو پہن کے انسان لوگوں کے سامنے نہ جاسکے۔ اب بعض لوگ مسجد میں چلے جاتے ہیں، کام کاج کے لباس میں جس سے تعفن اور بو آرہی ہوتی ہے یہ ٹھیک نہیں ہے۔ ایسا لباس جس کو پہن

کے انسان کسی پروگرام میں جانا چاہے اور شرمندگی محسوس کرے، ذلت محسوس کرے تو گویا وہ اچھا لباس نہیں، تو اسی طرح اگر اللہ تعالیٰ کے دربار میں، اللہ تعالیٰ کی مجلس میں ہم ایسا خراب لباس پہن کر جائیں تو یہ بھی ٹھیک نہیں، اور یہی بات عورتوں کے لیے بھی ہے کہ وہ لباس جس کو سمجھتی ہیں کہ میں نے سسرال میں جانا ہے یا فلاں کسی دعوت میں جانا ہے، اگر انہوں نے یہ نہ پہنا تو بہت ہی برا لگے گا۔ تو ایسے لباس میں پھر یہ نماز بھی نہ پڑھیں، نماز بھی صاف ستھرے لباس میں پڑھیں۔ قرآن کریم میں اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں:

﴿يٰبَنِىٓ آدَمَ خُذُوۡا زِيۡنَتَكُمۡ عِنۡدَ كُلِّ مَسۡجِدٍ﴾ (الأعراف: ۳۱)

ترجمہ: اے بنو آدم! جب تم مسجد (عبادت) کے لیے آؤ تو زینت اختیار کرو۔

نبوت ورسالت اور ہم کلامی پر اللہ کا شکر

اللہ تعالی نے حضرت موسی علیہ السلام کو حکم دیا کہ نبوت ورسالت اور ہم کلامی کی نعمتوں پر شکر ادا کرے:

﴿قَالَ يَا مُوسَى إِنِّي اصۡطَفَيۡتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَاتِي وَبِكَلَامِي فَخُذۡ مَا آتَيۡتُكَ وَكُنۡ مِنَ الشَّاكِرِينَ﴾ (الأعراف: ۱۴۴)

ترجمہ: فرمایا: اے موسیٰ! میں نے اپنے پیغام دے کر اور تم سے ہم کلام ہو کر تمہیں تمام انسانوں پر فوقیت دی ہے۔ لہذا میں نے جو کچھ تمہیں دیا ہے، اسے لے لو، اور ایک شکر گزار شخص بن جاؤ۔

شکر کرنے سے نعمتوں میں اضافہ ہوتا ہے

قرآن مجید میں ارشادِ ربانی ہے:

﴿وَإِذۡ تَأَذَّنَ رَبُّكُمۡ لَئِنۡ شَكَرۡتُمۡ لَأَزِيدَنَّكُمۡ وَلَئِنۡ كَفَرۡتُمۡ إِنَّ عَذَابِي

لَشَدِيدٌ﴾ (ابراھیم:۷)

ترجمہ: اور وہ وقت بھی جب تمھارے پروردگار نے اعلان فرمادیا تھا کہ اگر تم نے واقعی شکر ادا کیا تو میں تمھیں اور زیادہ دوں گا، اور اگر تم نے ناشکری کی تو یقین جانو میرا عذاب بڑا سخت ہے۔

مطلب آیت کا یہ ہے کہ یہ بات یادرکھنے کی ہے کہ اللہ تعالی نے یہ اعلان عام فرمادیا ہے کہ اگر تم نے میری نعمتوں کا شکر ادا کیا کہ انکو میری نافرمانیوں اور ناجائز کاموں میں خرچ نہ کیا اور اپنے اعمال وافعال کو میری مرضی کے مطابق بنانے کی کوشش کی تو میں ان نعمتوں کواور زیادہ کردوں گا، یہ زیادتی نعمتوں کی مقدار میں بھی ہوسکتی ہے، اور ان کی بقاء و دوام میں بھی، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو شکر ادا کرنے کی توفیق ہوگئی وہ کبھی نعمتوں میں برکت اور زیادت سے محروم نہ ہوگا۔ اور فرمایا کہ اگر میری نعمتوں کی ناشکری کی تو میرا عذاب بھی سخت ہے، ناشکری کا حاصل یہی ہے کہ اللہ تعالی کی نعمتوں کو اس کی نافرمانی اور ناجائز کاموں میں صرف کرے، یا اس کے فرائض و واجبات کی ادائیگی میں سستی کرے اور کفرانِ نعمت کا عذاب شدید دنیا میں بھی یہ ہوسکتا ہے کہ یہ نعمت سلب ہوجائے، یا ایسی مصیبت میں گرفتار ہوجائے کہ نعمت کا فائدہ نہ اٹھاسکے اور آخرت میں بھی عذاب میں گرفتار ہو۔ (۱)

اولاد کی نعمت پر اللہ کا شکر ادا کرنا

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالی نے اولاد دی تو اللہ کا شکر ادا کیا:

﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَهَبَ لِي عَلَى الْكِبَرِ إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ إِنَّ رَبِّي لَسَمِيعُ الدُّعَاءِ﴾ (ابراھیم: ۳۹)

(۱) معارف القرآن: سورہ ابراہیم آیت نمبر ۷ کے تحت، ج ۵ ص ۲۶۰

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے بڑھاپے میں اسماعیل اور اسحاق (جیسے بیٹے) عطا فرمائے۔ بیشک میرا رب بڑا دعائیں سننے والا ہے۔

جانوروں کی تسخیر پر اللہ کا شکرادا کریں

یعنی ایسے بڑے بڑے جانور جو ہم سے جثہ میں اور قوت میں کہیں زیادہ ہیں، ہمارے قبضہ میں کر دیے کہ ہم ان سے طرح طرح کی خدمات لیتے ہیں اور کیسی آسانی سے ذبح کر لیتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے جس کا شکرادا کرنا چاہیے:

﴿وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ﴾ (النحل: ۱۴)

ترجمہ: اور وہی ہے جس نے سمندر کو کام پر لگایا، تاکہ تم اس سے تازہ گوشت کھاؤ اور اس سے وہ زیورات نکالو جو تم پہنتے ہو۔ اور تم دیکھتے ہو کہ اس نے کشتیاں پانی کو چیرتی ہوئی چلتی ہیں، تاکہ تم اللہ کا فضل تلاش کرو، اور تاکہ شکرگزار بنو۔

”وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ“ اور اسی نے سمندر کو تمہاری خدمت پر لگا دیا ہے، یعنی ایسا بنایا ہے کہ تم اس سے طرح طرح کے فائدے حاصل کرتے ہو۔ اس میں جہاز اور کشتیاں چلاتے ہو مچھلیاں پکڑتے ہو اور موتی مونگے حاصل کرتے ہو۔

”لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا“ اس میں سے تازہ تازہ گوشت کھاؤ یعنی مچھلیاں۔ مچھلی میں ہر گوشت سے زیادہ رطوبت ہے، اسی لئے مچھلی کا گوشت بہت جلد خراب ہو جاتا ہے۔ چونکہ (لعابیت کی وجہ سے) مچھلی کا گوشت آنتوں سے چسپاں ہو جاتا ہے، اس لئے اس کو کھانے کے بعد پیاس زیادہ لگتی ہے۔ گوشت کی گرمی یا خشکی موجب تشنگی نہیں ہوتی۔ اللہ کی عجیب حکمت ہے کہ تلخ نمکین اور غلیظ پانی سے ایسی تر و تازہ شیریں لطیف

چیز اس نے پیدا کی۔ ”وَتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا“ اور اس میں سے (موتیوں کا) ہار نکالتے ہو جس کو تم پہنتے ہو۔

”وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ“ اور تم کشتیوں کو دیکھو کہ اس میں پانی کو چیرتی چلی جا رہی ہیں۔ ”وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ“ اور تا کہ تم اللہ کی دی ہوئی روزی تلاش کرو۔ یعنی جہازوں اور کشتیوں پر سوار ہو کر اللہ کے فضل یعنی وسیع رزق کو تلاش کرو۔

”لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ“ اور تا کہ (ان چیزوں کو اپنا تابع دیکھ کر اور اپنے کام پر لگا ہوا پا کر) تم اللہ کا شکر کرو۔ جو مقام ہلاکت کا ہے، انہی کو اللہ نے تحصیل معاش کا ذریعہ بنایا ہے، یہ اس کا عظیم الشان احسان ہے جس کا شکر ادا کرنا لازم ہے، اسی لئے آیت کے آخر میں ”تَشْكُرُونَ“ فرمایا ہے۔

تم اللہ کی نعمتوں کو شمار نہیں کر سکتے

﴿وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا إِنَّ اللَّهَ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ (النحل: ۱۸)

ترجمہ: اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو گننے لگو تو انہیں شمار نہیں کر سکتے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے۔

یعنی اللہ تعالیٰ کی نعمتیں جب اتنی زیادہ ہیں کہ شمار میں نہیں آ سکتیں تو ان کا حق تو یہ تھا کہ انسان ہر آن اللہ تعالیٰ کا شکر ہی ادا کرتا رہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ یہ انسان کے بس میں نہیں ہے، اس لیے وہ اپنی مغفرت اور رحمت کا معاملہ فرما کر شکر کی اس کوتاہی کو معاف فرماتا رہتا ہے۔ البتہ یہ مطالبہ ضرور ہے کہ وہ اس کے احکام کے مطابق زندگی گذارے اور ظاہر و باطن ہر اعتبار سے اللہ تعالیٰ کا فرماں بردار رہے۔ اس کے لیے اسے یہ حقیقت پیش نظر رکھنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ہر کام کو جانتا ہے۔ چاہے وہ چھپ کر کرے یا علانیہ۔

بچی کی پیدائش پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں

بیٹیاں اللہ کی نعمت ہوتی ہیں، اس پر قول وفعل کے ساتھ ناراضگی کا اظہار نہ کریں، یہ مشرکین کا طریقہ تھا:

﴿وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰی ظَلَّ وَجْهُه مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ اَيُمْسِكُهُ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّه فِى التُّرَابِ﴾

(النحل: ۵۸، ۵۹)

ترجمہ: جب ان میں سے کسی کو لڑکی پیدا ہونے کی خبر سنائی جاتی ہے تو اس کا چہرہ سیاہ ہوجاتا، جبکہ وہ غصہ سے بھرا ہوا ہوتا ہے تو لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے ان کو منہ نہیں دکھانا چاہتا اس برائی کی وجہ سے جس کی اسے خبر ملی ہے۔ سوچتا ہے کہ کیا اس نومولود بچی کو ذلت کے ساتھ باقی رکھے یا اس کو کہیں لے جاکر مٹی میں دبادے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے انسان کے اس احساس کی مذمت کی ہے گھر میں بیٹی پیدا ہونے کے بعد وہ گھرانہ پورا جہنم بن جاتا تھا، شرمندگی کے مارے باہر نہیں نکلتے تھے۔ اپنی اس شرمندگی اور خفت کو مٹانے کے لئے اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھتے تھے جب تک اس بچی کو قتل یا زندہ درگور نہیں کردیتے، انہیں اس فعل پر کوئی ندامت نہیں ہوتی تھی، بلکہ اس کو فخریہ انداز سے بیان کیا جاتا تھا کہ ہم نے اپنی بیٹی کو قتل کردیا ہے یا زندہ زمین میں دفن کردیا ہے۔ پوری انسانیت کی تاریخ میں اس سے بڑھ کر اور کیا درندگی اور سفاکی ہوسکتی ہے کہ اپنے بطن اور اپنے جسم سے پیدا ہونے والی بچی کو بدشگون اور اسے معاشرے میں شرمندگی اور خجالت کا سبب سمجھا جائے اور اس بات میں کوئی شرم اور ندامت نہ محسوس کی جائے کہ اپنے لخت جگر کو اپنے ہاتھوں سے اپنی آنکھوں کے سامنے خود گڑھا کھود کر زمین میں دفن کردیا جائے۔

ذرا آپ تصور تو کریں کہ ایک درندہ صفت باپ جب ایک معصوم بچی کو اس طرح زندہ زمین میں دفن کرتا ہوگا اس وقت درد والم سوز وغم کا کس قدر دل کو جلا دینے والا سماں ہوتا ہوگا۔

بچی کے آنسو اور چیخیں اس کی آہیں اور سسکیاں کیا عرش رب کو نہیں ہلا دیتی ہوں گی؟ کیا فضا پر ایک لرزہ طاری نہیں ہو جاتا ہوگا؟ کیا زمین اور آسمان اس منظر سے پھٹ نہیں پڑتے ہوں گے؟

اولاد کی پیدائش پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا معمول

حضرت کثیر بن عبید رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا إِذَا وُلِدَ فِيهِمْ مَوْلُودٌ يَعْنِي فِي أَهْلِهَا لَا تَسْأَلُ: غُلَامًا وَلَا جَارِيَةً، تَقُولُ: خُلِقَ سَوِيًّا؟ فَإِذَا قِيلَ: نَعَمْ. قَالَتْ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. ❶

ترجمہ: جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اہل خانہ میں کوئی بچہ پیدا ہوتا ''لَا تَسْأَلُ: غُلَامًا وَلَا جَارِيَةً'' تو آپ یہ معلوم نہیں کرتی تھیں کہ لڑکا پیدا ہوا ہے یا لڑکی، بلکہ یہ معلوم کیا کرتی تھیں ''خُلِقَ سَوِيًّا؟'' کہ ٹھیک طریقے سے اور بعافیت پیدا ہو گیا ہے؟ جب آپ کو یہ جواب ملتا کہ جی ہاں! بخیر وعافیت پیدا ہو گیا، تو آپ یہ سن کر فرماتی تھیں: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. (تمام تعریفیں اُس اللہ کے لئے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔)

کان، آنکھ اور دل اللہ کی بڑی نعمت ہیں

ایک اور مقام پر ارشادِ ربانی ہے:

﴿وَاللّٰهُ أَخْرَجَكُمْ مِنْ بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ لَا تَعْلَمُونَ شَيْئًا وَجَعَلَ لَكُمُ

❶ الأدب المفرد: باب من حمد اللّٰه عند الولادة إذا كان سويا ولم يُبال ذكرا أو أنثى، رقم الحديث: ١٢٥٦

السَّمۡعَ وَالۡأَبۡصَارَ وَالۡأَفۡئِدَةَ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُونَ ﴾(النحل: ۷۸)

ترجمہ: اور اللہ نے تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹ سے اس حالت میں نکالا کہ تم کچھ نہیں جانتے تھے، اور تمہارے لیے کان، آنکھیں اور دل پیدا کیے، تاکہ تم شکرادا کرو۔

ناشکری کرنے والی بستی والوں کا انجام

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا قَرۡيَةً كَانَتۡ آمِنَةً مُّطۡمَئِنَّةً يَأۡتِيهَا رِزۡقُهَا رَغَدًا مِّنۡ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتۡ بِأَنۡعُمِ اللَّهِ فَأَذَاقَهَا اللَّهُ لِبَاسَ الۡجُوعِ وَالۡخَوۡفِ بِمَا كَانُوا يَصۡنَعُونَ﴾(النحل: ۱۱۲)

ترجمہ: اللہ ایک بستی کی مثال دیتا ہے جو بڑی پرامن اور مطمئن تھی اس کا رزق اس کو ہر جگہ سے بڑی فراوانی کے ساتھ پہنچ رہا تھا، پھر اس نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری شروع کردی، تو اللہ نے ان کے کرتوت کی وجہ سے ان کو یہ مزہ چکھایا کہ بھوک اور خوف ان کا پہننا اوڑھنا بن گیا۔

یہ اللہ تعالیٰ نے ایک عام مثال دی ہے کہ جو بستیاں خوشحال تھیں، جب انہوں نے اللہ تعالیٰ کی ناشکری اور نافرمانی پر کمر باندھ لی تو اللہ تعالیٰ نے ان کو عذاب کا مزہ چکھایا، لیکن بعض مفسرین نے کہا ہے کہ اس سے مراد مکہ مکرمہ کی بستی ہے جس میں سب لوگ خوشحالی اور امن کے ساتھ رہ رہے تھے، لیکن جب انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلایا تو ان پر سخت قسم کا قحط مسلط کردیا گیا، جس کے نتیجے میں لوگ چمڑا تک کھانے پر مجبور ہوگئے۔ بعد میں انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ قحط دور ہونے کی دعا فرمائیں۔ چنانچہ وہ آپ کی دعا سے دور ہوا۔ ❶

❶ آسان ترجمہ قرآن: ص ۵۹۵، ۵۹۶

حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ کی نعمتوں کا شکر کرنے والے تھے

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ رب العزت کی نعمتوں کا نہایت شکرادا کرنے والے تھے، چنانچہ ارشادِ ربانی ہے:

﴿إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا لِلَّهِ حَنِيفًا وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِين. شَاكِرًا لِأَنْعُمِهِ اجْتَبَاهُ وَهَدَاهُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ﴾ (النحل: ۱۲۰، ۱۲۱)

ترجمہ: بیشک ابراہیم ایسے پیشوا تھے جنہوں نے ہر طرف سے یکسو ہو کر اللہ کی فرمانبرداری اختیار کر لی تھی، اور وہ ان لوگوں میں سے نہیں تھے جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتے ہیں۔ وہ اللہ کی نعمتوں کے شکرگزار تھے۔ اس نے انہیں چن لیا تھا، اور ان کو سیدھے راستے تک پہنچا دیا تھا۔

حضرت نوح علیہ السلام بڑے شکر گزار بندے ہیں

حضرت نوح علیہ السلام کے متعلق اللہ تبارک وتعالی نے ارشاد فرمایا:

﴿ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ إِنَّهُ كَانَ عَبْدًا شَكُورًا﴾ (الإسراء: ۳)

ترجمہ: اے ان لوگوں کی اولاد جن کو ہم نے نوح کے ساتھ کشتی میں سوار کیا تھا۔ اور وہ بڑے شکرگزار بندے تھے۔

اللہ مجھے آزماتا ہے کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری

حضرت سلیمان علیہ السلام کو اللہ تعالی نے بہت سی نعمتیں دی تھیں، انہوں نے اللہ کا شکر ادا کیا:

﴿هَذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّي لِيَبْلُوَنِي أَأَشْكُرُ أَمْ أَكْفُرُ وَمَنْ شَكَرَ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ رَبِّي غَنِيٌّ كَرِيمٌ﴾ (النمل: ۴۰)

ترجمہ: یہ میرے پروردگار کا فضل ہے، تاکہ وہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا

ناشکری ؟ اور جو کوئی شکر کرتا ہے تو اپنے ہی فائدے کے لیے شکر کرتا ہے، اور اگر کوئی ناشکری کرے تو میرا پروردگار بے نیاز ہے، کریم ہے۔

شکر اپنے فائدے کیلئے ہوتا ہے

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ أَنِ اشْكُرْ لِلَّهِ وَمَنْ يَشْكُرْ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ﴾(لقمان: ۱۲)

ترجمہ: اور ہم نے لقمان کو دانائی عطا کی تھی، (اور ان سے کہا تھا) کہ اللہ کا شکر کرتے رہو اور جو کوئی اللہ کا شکر ادا کرتا ہے وہ خود اپنے فائدے کے لیے شکر کرتا ہے اور اگر کوئی ناشکری کرے تو اللہ بڑا بے نیاز ہے، بذات خود قابل تعریف۔

اللہ تعالی کی ظاہری وباطنی نعمتیں

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿أَلَمْ تَرَوْا أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُ ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً﴾(لقمان: ۲۰)

ترجمہ: کیا تم لوگوں نے یہ نہیں دیکھا کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اسے اللہ نے تمہارے کام میں لگا رکھا ہے، اور تم پر اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں پوری پوری نچھاور کی ہیں۔

ظاہری وباطنی نعمتوں کا مصداق

حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا، انہوں نے ارشاد فرمایا:

هَذِهِ مِنْ كُنُوزِ عِلْمِي، سَأَلْتُ عَنْهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

أَمَّا الظَّاهِرَةُ فَمَا سَوَّى مِنْ خَلْقِکَ، وَأَمَّا الْبَاطِنَةُ فَمَا سَتَرَ مِنْ عَوْرَتِکَ، وَلَوْ أَبْدَاهَا لَقَلَاکَ أَهْلُکَ. ❶

ترجمہ: یہ میرے علم کے خزانوں میں سے ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا، انہوں نے ارشاد فرمایا: ظاہری نعمت یہ ہے کہ اللہ نے تم کو ٹھیک پیدا کیا، باطنی نعمت یہ ہے کہ تیرے گناہوں پر پردہ ڈال دیا، اور اگر وہ دکھاتا تو تمہارے گھر والوں کو بتاتا، (تو ہر انسان کی عزت باقی نہ رہتی، رب العالمین والا ہے، علیم ہے، لیکن حلیم ہے فوراً سزا نہیں دیتا بلکہ بندے کو مہلت دیتا ہے، اور ستّار ہے کہ گناہوں پر پردہ ڈالتا ہے، اگر ہمارے گناہ ظاہر ہو جائیں تو ہم کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہ رہیں۔

آلِ داود کو شکر کا حکم

قرآنِ مجید میں ارشادِ ربانی ہے:

﴿اِعْمَلُوْا آلَ دَاوُوْدَ شُکْرًا وَقَلِیْلٌ مِنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ﴾ (السبأ: ۱۳)

ترجمہ: اے داؤد کے خاندان والو! تم ایسے عمل کیا کرو جن سے شکر ظاہر ہو اور میرے بندوں میں کم لوگ ہیں جو شکر گزار ہوں۔

شکر گزار بندہ اللہ کو پسند ہے

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنْ تَکْفُرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَنِیٌّ عَنْکُمْ وَلَا یَرْضَى لِعِبَادِهِ الْکُفْرَ وَإِنْ تَشْکُرُوا یَرْضَهُ لَکُمْ﴾ (الزمر: ۷)

ترجمہ: اگر تم کفر اختیار کرو گے تو یقین رکھو کہ اللہ تم سے بے نیاز ہے، اور وہ اپنے

❶ شعب الإیمان: تعدید نعم اللّٰه عز وجلّ وما یجب من شکرها، ج۶ ص ۲۸۳، رقم الحدیث: ۴۱۸۵

بندوں کے لیے کفر پسند نہیں کرتا، اور اگر تم شکر کروگے تو وہ اسے تمہارے لیے پسند کرے گا۔

میٹھے پانی کی نعمت پر اللہ کا شکرادا کریں

قرآن مجید میں ارشادِ ربانی ہے:

﴿أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ أَأَنْتُمْ أَنْزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُونَ لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ أُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ﴾(الواقعة: ٦٨، ٦٩، ٧٠)

ترجمہ: اچھا یہ بتاؤ کہ یہ پانی جو تم پیتے ہو کیا اسے بادلوں سے تم نے اتارا ہے، یا اتارنے والے ہم ہیں؟ اگر ہم چاہیں تو اسے کڑوا بنا کر رکھ دیں، پھر تم کیوں شکر ادا نہیں کرتے؟

یعنی ہم چاہیں تو میٹھے پانی کو بدل کر کھارا کڑوا بنا دیں، جو نہ پی سکو، نہ کھیتی کے کام آئے۔ پھر احسان نہیں مانتے کہ ہم نے میٹھے پانی کے کتنے خزانے تمہارے ہاتھ میں دے رکھے ہیں۔ یہ اللہ رب العزت کا محض ہمارے اوپر بہت بڑا فضل ہے کہ اُس نے اپنی رحمت سے ہمارے لیے پانی میٹھا کیا ہے، ہمارے گناہوں کی وجہ سے اسے کڑوا اور نمکین نہیں کیا۔

احسان کرنے پر بندوں سے تعریف اور شکریہ کی طمع نہ رکھیں

اللہ تعالیٰ نے اپنے مخلوق میں قوی بھی پیدا فرمائے اور ضعیف بھی، مالدار بھی اور نادار بھی اور بہت سے بچوں کے سر سے باپ کا سایہ اٹھ جاتا ہے اور بہت سی عورتیں شوہر سے محروم ہوجاتی ہیں، ان سب میں اللہ تعالیٰ کی حکمتیں ہیں، جو لوگ طاقتور ہیں اور جن کے پاس پیسہ ہے ان کو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ ہمیں ضعیف اور کمزور و نادار اور مسکین نہیں بنایا اور اس شکریہ میں یہ بھی شامل ہے کہ جو لوگ ضعیف، کمزور،

نادار اور یتیم ہیں، اپاہج اور معذور ہیں، بے کس اور مجبور ہیں، ان کے ساتھ اچھا سلوک کریں، ان کی خدمت بھی کریں اور ان کی مالی مدد بھی کریں اور اس سب کا ثواب اللہ تعالیٰ سے طلب کریں، جس کے ساتھ سلوک کریں، اس سے شکریہ کے بھی امیدوار نہ رہیں۔ سورہ دہر میں نیک بندوں کی تعریف کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿یُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَیَخَافُوْنَ یَوْمًا کَانَ شَرُّہٗ مُسْتَطِیْرًا وَیُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ مِسْکِیْنًا وَّیَتِیْمًا وَّاَسِیْرًا اِنَّمَا نُطْعِمُکُمْ لِوَجْہِ اللّٰہِ لَانُرِیْدُ مِنْکُمْ جَزَآءً وَّلَاشُکُوْرًا اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا یَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِیْرًا﴾ (الدھر: ۷ تا ۱۰)

ترجمہ: وہ لوگ نذر کو پورا کرتے ہیں اور ایسے دن سے ڈرتے ہیں جس کی سختی عام ہوگی اور وہ لوگ جو خدا کی محبت کی وجہ سے مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں، ہم تم کو محض خدا کی رضامندی کے لیے کھانا کھلاتے ہیں، نہ ہم تم سے بدلہ چاہتے ہیں اور نہ شکریہ، ہم اپنے رب کی طرف سے ایک سخت اور تلخ دن کا اندیشہ رکھتے ہیں۔

شکرگزار بندے کم ہیں

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ ھُوَ الَّذِی اَنْشَاَکُمْ وَجَعَلَ لَکُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَۃَ قَلِیْلًا مَا تَشْکُرُوْنَ﴾ (الملک: ۲۳)

ترجمہ: کہہ دو کہ وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا، اور تمہارے لیے کان اور آنکھیں اور دل بنائے۔ (مگر) تم لوگ شکر تھوڑا ہی کرتے ہو۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر انعامات اور شکر کا حکم

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَکَ مِنَ الْاُوْلٰی. وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ

فَتَرْضَى. أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَآوَى. وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَى. وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَى. فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ. وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ. وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ﴾ (الضحى: ۴تا ۱۱)

ترجمہ: اور یقیناً آگے آنے والے حالات تمہارے لیے پہلے حالات سے بہتر ہیں۔ اور یقین جانو کہ عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں اتنا اتنا دے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے۔ کیا اس نے تمہیں یتیم نہیں پایا تھا، پھر (تمہیں) ٹھکانا دیا؟ اور تمہیں راستے سے ناواقف پایا تو راستہ دکھایا اور تمہیں نادار پایا تو غنی کر دیا۔ اب جو یتیم ہے تم اس پر سختی مت کرنا۔ اور جو سوال کرنے والا ہو، اُسے جھڑکنا نہیں۔ اور جو تمہارے پروردگار کی نعمت ہے اس کا تذکرہ کرتے رہنا۔

نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا

قرآن مجید میں ارشادِ ربانی ہے:

﴿ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ﴾ (التکاثر: ۸)

ترجمہ: پھر تم سے اس دن نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا (کہ ان کا کیا حق ادا کیا)۔ یعنی دنیا میں جو نعمتیں میسر تھیں، ان پر اللہ تعالیٰ کا شکر کیسے ادا کیا؟ اور اس کی کس طرح فرماں برداری کی۔

احادیث مبارکہ کی روشنی میں شکر کی اہمیت وفضیلت

شکر ادا کرنے والا بمنزلہ صائم اور صابر کے ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلطَّاعِمُ الشَّاكِرُ بِمَنْزِلَةِ الصَّائِمِ الصَّابِرِ. [1]

[1] سنن ابن ماجه: كتاب الصيام، باب فيمن قال الطاعم الشاكر كا الصائم الصابر، رقم الحديث: ۱۷۶۴

ترجمہ: کھانا کھا کر شکر کرنے والا اس روزے دار کی مانند ہے جو صبر کرنے والا ہو۔
یعنی اللہ تعالیٰ کو شکر اتنا پسند ہے کہ کھانا کھا کر جو شکر ادا کرتا ہے اس کا ثواب ایسا ہے جیسا ایک روزے دار روزہ رکھ کر صبر کرے۔

نگاہِ نبوت میں بہترین مال کیا ہے؟

﴿وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ﴾ (التوبة : ۳۴، ۳۵)

ترجمہ: جو لوگ سونا چاندی جمع کر کے خزانہ کے طور پر رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، آپ ان کو بڑے دردناک عذاب کی خوش خبری سنا دیجیے۔ وہ اس دن ہوگا جس دن ان کو (سونے چاندی کو) اوّل جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا، پھر ان سے ان لوگوں کی پیشانیوں اور پسلیوں اور پشتوں کو داغ دیا جائے گا، اور کہا جائے گا کہ یہ وہ ہے جس کو تم نے اپنے واسطے جمع کر کے رکھا تھا، اب اس کا مزہ چکھو جس کو جمع کر کے رکھا تھا۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیتِ شریفہ نازل ہوئی تو ہم حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے، تو بعض صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! سونا چاندی جمع کرنے کا تو یہ حشر ہے۔ اگر ہمیں یہ معلوم ہو جائے کہ بہترین مال کیا ہے جس کو خزانہ کے طور پر جمع کر کے رکھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَفْضَلُهُ لِسَانٌ ذَاكِرٌ، وَقَلْبٌ شَاكِرٌ، وَزَوْجَةٌ مُؤْمِنَةٌ تُعِينُهُ عَلَى إِيْمَانِهِ. ❶

❶ سنن الترمذي: أبواب تفسير القرآن، باب: ومن سورة التوبة، رقم الحديث: ۳۰۹۴

ترجمہ: اللہ کا ذکر کرنے والی زبان، اللہ کا شکرادا کرنے والا دل اور نیک بیوی جو دین کے کاموں میں تعاون کرنے والی ہو۔

اللہ تعالیٰ شکر سے خوش ہوتے ہیں

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللَّـهَ لَيَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا. ❶

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوجاتے ہیں جو بندہ کوئی لقمہ کھاتا ہے تو اللہ کا شکرادا کرتا ہے اور پانی کا کوئی گھونٹ پیتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا شکرادا کرتا ہے۔

مطلب یہ ہے کہ جو بندہ اللہ تعالیٰ کی ہرنعمت پر کثرت سے شکرادا کرتا رہتا ہے تو اللہ رب العزت اُس سے خوش ہوتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو نصیحت

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اے معاذ!

وَاللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ، وَاللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ.

ترجمہ: اللہ کی قسم! میں آپ سے محبت کرتا ہوں، اللہ کی قسم! میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔

پھر فرمایا:

أُوصِيكَ يَا مُعَاذُ لَا تَدَعَنَّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ تَقُولُ: اَللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى

❶ صحيح مسلم: كتاب الذكر والدعا والتوبة والإستغفار، باب استحباب حمد اللّٰه تعالى بعد الأكل والشرب، رقم الحديث: ۲۷۳۴

ذِكْرِكَ، وَشُكْرِكَ، وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ. ❶

ترجمہ: اے معاذ! میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد (یہ دعا) مت چھوڑا کرو، (جسکا ترجمہ ہے) اے اللہ! اپنے ذکر، شکر اور اپنی بہترین عبادت کے سلسلہ میں میری مدد فرما۔

صابر اور شاکر مؤمن کے لئے ہر حالت بہتر ہے

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ، إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ خَيْرٌ، وَلَيْسَ ذَاكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ، إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ، فَكَانَ خَيْرًا لَهُ، وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ، صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ. ❷

ترجمہ: مؤمن آدمی کا بھی عجیب حال ہے کہ اس کے ہر حال میں خیر ہی خیر ہے اور یہ بات کسی کو حاصل نہیں سوائے اس مؤمن آدمی کے کہ اگر اسے کوئی راحت پہنچی تو اُسے نے شکر کیا، تو اس کے لئے اس میں بھی ثواب ہے اور اگر اسے کوئی نقصان پہنچا اور اس نے صبر کیا تو اس کے لئے اس میں بھی ثواب ہے۔

لوگوں کا بھی شکر ادا کریں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ لَا يَشْكُرُ اللَّهَ. ❸

❶ سنن أبی داود: کتاب الصلاۃ: باب فی الاستغفار، رقم الحدیث: ۱۵۲۲

❷ صحیح مسلم: کتاب الزھد والرقاق، بَابُ الْمُؤْمِنُ أَمْرُهُ كُلُّهُ خَيْرٌ، رقم الحدیث: ۲۹۹۹

❸ سنن الترمذی: أبواب البر والصلة والآداب، باب ما جاء فی الشکر لمن أحسن إلیک، رقم الحدیث: ۱۹۵۴

ترجمہ: جو شخص لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا گویا وہ اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔

اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا اس وقت مکمل ہو جاتا ہے، جبکہ بندہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی تابعداری کرے اور اللہ تعالیٰ کے احکامات میں سے یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کوئی نعمت تجھے جس بندۂ خدا کے ہاتھ سے مل جائے تو اس بندہ کا شکریہ بھی ادا کرو۔ پس جب اس نے اس حکم میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت نہ کی تو اس نے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا نہ کیا۔ نیز یہ کہ جس آدمی کی عادت اور طبیعت اس طرح بن چکی ہو کہ جب لوگوں کی طرف سے اس کو کوئی نعمت مل جاتی ہے تو وہ ان کی ناشکری کرتا ہے اور لوگوں کے احسانات کا شکریہ ترک کرتا ہے، تو لازم ہے کہ اس کی یہ بھی عادت ہوگی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی بھی ناشکری کرے گا اور اللہ تعالیٰ کے احسانات کا بھی شکریہ ادا نہ کرے گا، کیونکہ بندہ محسن تو آنکھوں کے سامنے ہوتا ہے اور نظر آرہا ہے اور اللہ تعالیٰ کو تو دیکھا بھی نہیں جاسکتا، نیز بندہ کی طرف سے کبھی کبھی ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے احسانات کا سلسلہ ہر وقت جاری رہتا ہے، جب انسان کبھی کبھی ہونے والے احسانات کا شکر ادا نہیں کرتا تو ہمیشہ ہر آن رب العالمین کی طرف سے ہونے والی نعمتوں کا بھلا یہ کیسے شکر ادا کرتا ہوگا۔ یا اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی نعمت کے بدلے میں اس آدمی کا شکر قبول نہیں فرماتا جو آدمی لوگوں کے احسانات کی قدر نہ کرے ہمدردی کا شکریہ ادنہ کرے۔

تعریف کرنا شکریہ ادا کرنا ہے

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ أُعْطِيَ عَطَاءً فَوَجَدَ فَلْيَجْزِ بِهِ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُثْنِ بِهِ، فَمَنْ أَثْنَى بِهِ فَقَدْ

شَكَرَهُ،وَمَنْ كَتَمَهُ فَقَدْ كَفَرَهُ.❶

ترجمہ: جس کو کوئی چیز دی جائے تو اگر اس میں طاقت ہو تو اس کا بدلہ دے اور اگر استطاعت نہ ہو تو اس (چیز دینے والے) کی تعریف کرے، پس جس نے اس کی تعریف کی اس نے شکریہ ادا کیا اور جس نے اسے (اس کی عطا کو) چھپایا اس نے ناشکری کی۔

عورتوں کے زیادہ جہنم میں جانے کی ایک وجہ ناشکری ہے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ قَالُوا لِمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ بِكُفْرِهِنَّ قِيلَ يَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ؟ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ، وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ، لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ،ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا، قَالَتْ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ.❷

ترجمہ: میں نے جہنم میں زیادہ عورتوں کو دیکھا ہے۔عورتوں نے کہا یہ کس وجہ سے، آپ نے فرمایا: ناشکری کی وجہ سے۔ پوچھا گیا اللہ کی ناشکری کی وجہ سے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شوہر کی ناشکری کی وجہ سے۔ان کے احسان کی ناشکری کرتی ہیں کہ تم پوری زندگی احسان کرتے رہو، پھر تم سے کوئی (ناراضگی والی) بات ہو جائے تو کہہ دیں گی میں نے ان سے کبھی بھلائی نہیں دیکھی۔

---

❶سنن أبی داود: کتاب الأدب،باب فی شکر المعروف،رقم الحدیث: ۴۸۱۳

❷صحیح البخاری: کتاب النکاح،بَابُ كُفْرَانِ الْعَشِيرِ وَهُوَ الزَّوْجُ، وَهُوَ الخَلِيطُ، مِنَ الْمُعَاشَرَةِ،رقم الحدیث: ۵۱۹۷

اس حدیث میں عورتوں کے جہنم میں جانے کا سبب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بیان فرمایا کہ اکثر عورتیں شوہر کی ناشکری کرتی ہیں اور شوہر کے احسان کو ذرا سی بات پر بھول جاتی ہیں یعنی ناشکری اور احسان فراموشی کا مادہ ان میں دوسروں کی بہ نسبت زیادہ ہوتا ہے۔

نعمت پر شکر کرنے سے اضافہ ہوتا ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَى عَبْدٍ نِعْمَةً فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلَّهِ، إِلَّا كَانَ الَّذِى أَعْطَى أَفْضَلَ مِمَّا أَخَذَ. ❶

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے پر کوئی انعام کرے پھر وہ کہے "اَلْحَمْدُ لِلَّهِ" مگر جو کچھ وہ لے چکا اس سے زیادہ اسکو عطا ہوجاتا ہے۔

دن اور رات کی نعمتوں کے شکر والے کلمات پڑھنا

حضرت عبداللہ بن غنام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ: اَللَّهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِى مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنْكَ وَحْدَكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ، فَلَكَ الْحَمْدُ، وَلَكَ الشُّكْرُ، فَقَدْ أَدَّى شُكْرَ يَوْمِهِ، وَمَنْ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ حِينَ يُمْسِى فَقَدْ أَدَّى شُكْرَ لَيْلَتِهِ. ❷

ترجمہ: جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھے "اَللَّهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِى مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ" تو

❶ سنن ابن ماجه: كتاب الأدب، باب فضل الحامدين، رقم الحديث: ٣٨٠٥

❷ سنن أبى داود: كتاب الأدب، باب ما يقول إذا أصبح، رقم الحديث: ٥٠٧٣

اس نے اس دن کا شکرادا کیا اور جس نے ایسے کلمات شام کے وقت کہے اس نے رات کا شکرادا کیا۔

فائدہ: اگر شام کو پڑھے تو ''مَا أَصبَحَ بِیُ'' کی جگہ ''مَا أُمسَی بِیُ'' پڑھے۔

شکر کرنے کی توفیق کیسے حاصل ہوگی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

انظُرُوا إِلَى مَنْ أَسفَلَ مِنكُمْ، وَلَا تَنظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ فَوقَكُمْ، فَهُوَ أَجدَرُ أَنْ لَا تَزْدَرُوا نِعمَةَ اللَّهِ. قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَلَيكُمْ. ❶

ترجمہ: تم اپنے سے نیچے آدمی کو دیکھو، اپنے سے اوپر شخص کی طرف نہ دیکھو، یہ زیادہ مناسب ہے تا کہ اللہ کی نعمتوں کو حقیر نہ سمجھو۔

اس حدیث میں شکرادا کرنے کا جذبہ بتایا کہ آپ کے پاس اللہ کا دیا سب کچھ ہے یعنی صحت، مال، اولاد، والدین بیوی اور بچے تو آپ ایسے شخص کو دیکھیں جس کے پاس ان میں سے کچھ نہ ہو تو دل میں شکر کا جذبہ آئیگا کہ اللہ نے مجھے یہ سب کچھ دیا ہے۔ اسی طرح اللہ رب العزت نے جو بینائی، شنوائی، گویائی، چلنے اور پکڑنے کی طاقت اور سمجھنے والا دماغ اور صحت مند بدن عطا کیا یہ سب اللہ کی نعمتیں ہیں، اس پر اللہ کا شکرادا کرے اور اُن کے بارے میں سوچے جو اِن نعمتون سے محروم ہیں، تو شکر کی توفیق ہو جائی گئی۔

حمد وشکر سے گناہوں کی معافی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ كَبَّرَ وَاحِدَةً كُتِبَ لَهُ عِشْرُونَ وَمُحِيَتْ عَنْهُ عِشْرُونَ، وَمَنْ سَبَّحَ

❶ صحیح مسلم: کتاب الزهد والرقائق، رقم الحدیث: ۲۹۶۳

وَاحِدَةً كُتِبَتْ لَهُ عِشْرُونَ وَمُحِيَتْ عَنْهُ عِشْرُونَ، وَمَنْ حَمِدَ وَاحِدَةً كُتِبَتْ لَهُ ثَلَاثُونَ وَمُحِيَتْ عَنْهُ ثَلَاثُونَ. ❶

ترجمہ: جو ایک مرتبہ اللہ کی بڑائی بیان کرے اس کے لیے بیس نیکیاں لکھی جاتی ہے اور بیس گناہ معاف ہوتے ہیں، جو ایک مرتبہ اللہ کی تسبیح بیان کرے اس کے لیے بیس نیکیاں لکھی جاتی ہے اور بیس گناہ معاف ہوتے ہیں، اور جو ایک مرتبہ اللہ کی تعریف بیان کرے اس کے لیے تیس نیکیاں لکھی جاتی ہے اور تیس گناہ معاف ہوتے ہیں۔

حمد وشکر کے وہ کلمات جن کو لینے کے لئے فرشتے تیزی سے آئے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نماز میں اس حال میں شریک ہوا کہ اس کی سانسیں پھولی ہوئی تھیں، اس نے کہا" اَللّٰهُ اَكْبَر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ" جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ یہ کلمات کس نے کہے تھے؟ اور اس نے کوئی نامناسب بات نہیں کی، پس وہ شخص بولا یا رسول اللہ! وہ کلمات میں نے کہے تھے، جب میں آیا تو میری سانسیں پھولی ہوئی تھی پس یہ کلمات میں نے پڑھے، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَقَدْ رَأَيْتُ اثْنَىْ عَشَرَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا، أَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا. ❷

ترجمہ: میں نے بارہ فرشتے دیکھے جو ان کلمات کو عرش پر لے جانے کے لئے ان کی طرف لپک رہے تھے۔

❶ المستدرک علی الصحیحین: كِتَابُ الدُّعَاءِ وَالتَّكْبِيرِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّسْبِيحِ وَالذِّكْرِ، ج ۱ ص ۶۹۴، رقم الحدیث: ۱۸۹۰ / قَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❷ صحیح مسلم: کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب ما یقال بین تکبیرۃ الإحرام والقراءۃ، رقم الحدیث: ۶۰۰

خوشی کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ شکر کرتے

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

أَنَّهُ كَانَ إِذَا جَاءَهُ أَمْرُ سُرُورٍ أَوْ بُشِّرَ بِهِ خَرَّ سَاجِدًا شَاكِرًا لِلَّهِ. ❶

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی خوشی کی خبر معلوم ہوتی یا کوئی خوشخبری سنائی جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کا شکر کرتے ہوئے سجدہ ریز ہو جاتے۔

ہر حالت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا شکر

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى مَا يُحِبُّ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ، وَإِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ. ❷

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی محبوب چیز دیکھتے تو دعا پڑھتے "اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ" تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے جس کی نعمتوں سے نیکیاں مکمل ہوتی ہے۔ اور جب ناگواہ چیز کو دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے "اَلْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ" تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہر حالت میں۔

کھانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جامع کلمات کے ساتھ شکر ادا کرنا

آپ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اہل قباء کے ایک انصاری آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی، ہم لوگ بھی آپ کے ساتھ گئے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھانا کھا چکے تو ہاتھ دھونے کے بعد فرمایا:

---

❶ سنن أبي داود: كتاب الجهاد، باب في سجود الشكر، رقم الحديث: ۲۷۷۴

❷ سنن ابن ماجه: كتاب الأدب، باب فضل الحامدين، رقم الحديث: ۳۸۰۳

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی یُطْعِمُ وَلَا یُطْعَمُ، مَنَّ عَلَیْنَا فَهَدَانَا وَأَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَکُلَّ بَلَاءٍ حَسَنٍ أَبْلَانَا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ غَیْرَ مُوَدَّعٍ وَلَا مُکَافِیٍّ وَلَا مَکْفُوْرٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی أَطْعَمَ مِنَ الطَّعَامِ، وَسَقٰی مِنَ الشَّرَابِ، وَکَسَا مِنَ الْعُرْیِ، وَهَدٰی مِنَ الضَّلَالَةِ وَبَصَّرَ مِنَ الْعَمَایَةِ وَفَضَّلَ عَلٰی کَثِیْرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ. (1)

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو سب کو کھلاتا ہے اور اسکو کھلانے کی ضرورت نہیں، اس نے ہم پر احسان کیا سو ہمیں ہدایت عطا کی، اسی نے ہمیں کھلایا اور پلایا ہے اور ہر اچھی آزمائش سے ہمیں بچایا۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں درانحالیکہ نہیں الوداع کہنے والے اور نہ ہی بدلہ چکانے والا، نہ ہی ناشکرے اور نہ ہی اس سے بے پرواہی کرنے والے ہیں۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے کھانا کھلایا اور پانی پلایا اور بے لباس ہونے پر لباس دیا اور بھٹکے ہوئے ہونے پر ہدایت فرمائی اور اندھا ہونے پر بینائی بخشی اور اپنی بہت ساری مخلوقات پر فضیلت دی۔ تمام تعریفیں خالص اس اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے۔

بستر پر آتے وقت شکر کی جامع دُعا

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر آتے تو فرماتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا، وَکَفَانَا وَآوَانَا، فَکَمْ مِمَّنْ لَا کَافِیَ لَهُ

(1) المستدرک علی الصحیحین: کتاب الدعاء والتکبیر والتهلیل والتسبیح والذکر، ج ۱ ص ۷۳۱، رقم الحدیث: ۲۰۰۳/قَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِیثٌ صَحِیحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

وَلا مُؤْوِیَ.❶

ترجمہ: تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہمیں کفایت کی اور ہمیں جگہ دی، کتنے ہی لوگ ہیں جن کی نہ کوئی کفایت کرنے والا ہے اور نہ ہی کوئی جگہ دینے والا ہے۔

سوتے اور جاگنے کی نعمت پر اللہ کا شکر ادا کرنا

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ،قَالَ: بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا وَإِذَا قَامَ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ.❷

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر کی طرف جاتے تو یہ دعا پڑھتے ’’بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا‘‘ تیرے نام ہی سے سوتا ہوں اور جاگتا ہوں۔ اور جب بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے ’’اَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ‘‘ تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف سب کو لوٹ کر جانا ہے۔

کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں

جب عبادت کرتے کرتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک پر ورم آ گیا، تو کسی نے آپ سے عرض کیا: ’’أَتَتَكَلَّفُ هَذَا وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ

---

❶ صحيح مسلم : كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب ما يقول عند النوم وأخذ المضجع، رقم الحديث: ٢٧١٥

❷ صحيح البخاري: كتاب الدعوات، باب ما يقول إذا نام، رقم الحديث: ٦٣١٢

وَمَا تَأَخَّرَ'' آپ یہ مشقت کیوں اٹھاتے ہیں اللہ تعالی نے تو آپ کی اگلی پچھلی تمام خطائیں معاف فرمادی ہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب ارشاد فرمایا: ''أَفَلا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا'' کیا میں (اللہ کا) شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ ❶

''الحمدللہ'' سے اللہ کا شکر ادا کرنا مقصود ہوتا ہے

حدیث شریف میں آیا ہے ''إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ'' جب کسی کو چھینک آئے تو ''الحمدللہ'' کہے، اور جو شخص اس کی ''الحمدللہ'' کی آواز سنے، ''وَلْيَقُلْ لَهُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ'' تو اسے ''يَرْحَمُكَ اللَّهُ'' کہنا چاہیے۔ ''اَلْحَمْدُ لِلَّهِ'' سے اللہ کا شکر ادا کرنا مقصود ہوتا ہے اور ''يَرْحَمُكَ اللَّهُ'' سے اس چھینکنے والے کو دعا دینا مقصود ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے۔ اگر ''اَلْحَمْدُ لِلَّهِ'' کی آواز نہیں آتی تو پھر ''يَرْحَمُكَ اللَّهُ'' کہنا واجب نہیں۔ ❷

ان آیات اور احادیث سے شکر کی اہمیت کا اندازہ لگائیں کہ کس قدر شکر اہمیت کا حامل ہے، اس لئے ہر حال میں اللہ کا شکر ادا کیا کریں۔

آئینہ دیکھتے وقت حسنِ صورت پر اللہ کا شکر ادا کریں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَظَرَ فِي الْمِرْآةِ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلَّهِ، اَللَّهُمَّ كَمَا أَحْسَنْتَ خَلْقِي، فَأَحْسِنْ خُلُقِي. ❸

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آئینہ دیکھتے تو فرماتے کہ تمام تعریفیں اللہ کے

❶ سنن الترمذي: أبواب الصلاة، باب ما جاء في الاجتهاد في الصلاة، رقم الحديث: ۴۱۲

❷ صحيح البخاري: كتاب الأدب، باب إذا عطس كيف يشمت، رقم الحديث: ۶۲۲۴

❸ الدعوات الكبير: باب ما يقول إذا نظر في المرآة، ج ۲ ص ۸۳، رقم الحديث: ۴۸۹

لئے ہیں وہ اللہ کہ جس نے مجھ کو بہترین تخلیق سے نوازا، میرے اخلاق وکردار کو اچھا بنا۔

حدیث کے آخری الفاظ کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح بعض آدمیوں کی جسمانی تخلیق میں کوئی عیب ونقصان ہوتا ہے کہ مثلاً: کوئی شخص ایک ہاتھ سے یا ایک آنکھ سے محروم ہوتا ہے یا کسی شخص کی کوئی ٹانگ ٹیڑھی ہوتی ہے یا کوئی اور عضو ناقص ہوتا ہے، اس طرح اللہ نے مجھ میں کوئی جسمانی عیب اور نقصان نہیں رکھا، بلکہ مجھ کو تمام عیوب سے محفوظ رکھا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آئینہ دیکھنا مستحب ہے اور اپنے حسن صورت اور حسن سیرت پر اللہ کی حمد وثناء کرنا بھی مستحب ہے، کیونکہ یہ دونوں نعمتیں اللہ کی طرف سے عطا ہوتی ہیں، لہذا ان پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے، اور حسن صورت سے زیادہ اہتمام حسنِ سیرت پر کرنا چاہیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً ظاہری صورت سے زیادہ انسانوں کو باطنی سیرت کے اہتمام کی طرف متوجہ کیا۔

قضائے حاجت سے فارغ ہونے پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب قضائے حاجت سے فارغ ہوتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَذْهَبَ عَنِّیْ الْأَذٰی وعَافَانِیْ. (۱)

ترجمہ: تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، جس نے مجھ سے گندگی دور کی اور مجھے تکلیف سے عافیت دی۔

یہ دعا بڑی اہمیت کی حامل ہے، اس لیے کہ انسان جو کچھ بھی کھاتا ہے اس کا ایک حصہ

(۱) السنن الکبری للنسائی: کتاب عمل الیوم واللیلة، باب مایقول إذا خرج من الخلاء، رقم الحدیث: ۹۸۲۵

جسم کے لیے تقویت کا باعث بنتا ہے، اور ایک حصہ بطورِ فضلہ جسم سے خارج ہو جاتا ہے، اس غذا کا جسم سے خارج ہونا اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے، اگر یہ فُضلہ جسم سے نہ نکلے تو انسان بیماریوں میں مبتلا ہو جائے، اس دعا میں اللہ کی اس نعمت پر شکر ادا کرنا ہے کہ اس نے ہمیں اس گندگی سے نجات دی، اس کو ''أَذْهَبَ عَنِّيَ الْأَذَى'' سے تعبیر کیا، اسی کے مناسب ''غُفْرَانَکَ'' کے ساتھ کی جانے والی دعا ہے۔ حکمت اور مقصد اس دعا کا یہ ہے کہ اے اللہ! جیسے تو نے میرے جسم سے زائد فضلات کو دور کر کے مجھے گندگی سے نجات عطا فرمائی اور مجھے عافیت جیسی عظیم نعمت نصیب فرمائی، ایسے ہی تو میرے باطن کو صاف فرمادے اور میرے گناہوں کی مغفرت فرما۔ اس کے ساتھ ساتھ اس نے ہم پر ایک اور انعام کیا کہ اس نے جسم سے ساری کی ساری غذا نہیں نکال دی، اگر ایسا ہو جاتا تو ہم زندہ ہی نہ رہتے، اس نعمت کے شکر کو ''وَعَافَانِيْ'' سے تعبیر کیا گیا ہے۔

اچھا خواب دیکھنے پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا يُحِبُّهَا فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ اللَّهِ فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ بِهَا وَإِذَا رَأَى غَيْرَ ذَلِکَ مِمَّا يَكْرَهُ فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَسْتَعِذْ مِنْ شَرِّهَا وَلَا يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ. (1)

ترجمہ: جب تم میں سے کوئی شخص پسندیدہ خواب دیکھے، تو سمجھنا چاہیے کہ اللہ کی طرف سے ہے، لہذا اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے اور وہ اس خواب کو دوسروں سے بھی نقل

(1) صحيح البخاري: كتاب التعبير، باب الرؤيا من الله، رقم الحديث: ٦٩٨٥

کرسکتا ہے، اور اگر کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو سمجھے کہ یہ شیطان کی طرف سے ہے، چنانچہ شیطان سے پناہ چاہے اور اس خواب کو لوگوں سے ذکر نہ کرے، اِسے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔

صحت پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے

اسلام کی نظر میں صحت اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے، جو اس نے اپنی بندوں کو عطا کی ہے، بلکہ یہ ایک بہت بڑی نعمت ہے، اس لیے ایک طرف تو اس نعمت کا شکر ادا کرنا چاہیے، تو دوسری طرف اس کا تحفظ بھی کرنا چاہیے، کیوں کہ صحت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک امانت ہے، جس کا تحفظ اور صحیح استعمال انسان کے لیے ضروری ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ أَوَّلَ مَا يُسْأَلُ عَنْهُ يَوْمَ القِيَامَةِ يَعْنِي العَبْدَ مِنَ النَّعِيمِ أَنْ يُقَالَ لَهُ: أَلَمْ نُصِحَّ لَکَ جِسْمَکَ، وَنُرْوِيَکَ مِنَ المَاءِ الْبَارِدِ. (1)

ترجمہ: قیامت کے روز محاسبہ کے وقت سب سے پہلے بندہ سے یہ کہا جائیگا "أَلَمْ نُصِحَّ لَکَ جِسْمَکَ" کہ کیا میں نے تجھے جسمانی صحت نہیں دی تھی؟ "وَنُرْوِيَکَ مِنَ المَاءِ البَارِدِ" اور تجھے ٹھنڈے پانی سے سیراب نہیں کیا تھا؟

اس لیے ہر مسلمان پر ضروری ہے کہ وہ اس نعمت کی حفاظت کرے اور اس کا غلط استعمال کرکے اسے تبدیل کرنے یا بگاڑنے سے پرہیز کرے۔

درود سلام پڑھنے والے کی فضیلت سن کر حضور کا سجدہ شکر کرنا

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز گھر سے نکلے، تو میں بھی آپ کے پیچھے ہوگیا، آپ کھجوروں کے ایک باغ میں

(1) سنن الترمذی: أبواب تفسير القرآن، باب ومن سورة ألهاكم التكاثر، رقم الحديث: ۳۳۵۸

داخل ہوئے اور (وہاں) بہت لمبا سجدہ کیا حتیٰ کہ مجھے یہ خدشہ لاحق ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح ہی نہ قبض کر لی ہو، تو میں چلنے لگا اور اپنا سر نیچے کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کو دیکھنے لگا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا اور کہا: کیا ہوا اے عبدالرحمٰن! میں نے کہا: آپ نے اتنا لمبا سجدہ کیا مجھے ڈر لگا کہ کہیں آپ کی روح پرواز تو نہیں کر گئی، تو میں دیکھنے آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنِّی لَمَّا دَخَلْتُ النَّخْلَ لَقِيتُ جِبْرِيلَ، فَقَالَ: إِنِّی أُبَشِّرُکَ أَنَّ اللَّهَ يَقُولُ: مَنْ سَلَّمَ عَلَيْکَ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ، وَمَنْ صَلَّى عَلَيْکَ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ. وَفِیْ رِوَايَةٍ: فَسَجَدْتُ لِلَّهِ شُكْرًا. ❶

ترجمہ: جب میں باغ میں آیا تو میں نے جبرائیل علیہ السلام سے ملاقات کی، انہوں نے فرمایا کہ میں تمہیں خوشخبری دیتا ہوں کہ اللہ تعالی فرماتے ہیں: جو آپ پر سلام بھیجے گا میں اس پر سلام بھیجوں گا اور جو آپ پر درود بھیجے گا میں اس پر رحمت نازل کروں گا۔

ایک روایت میں ہے کہ میں نے اس وجہ سے اللہ کے سامنے سجدہ شکر ادا کیا۔

جنات نعمتوں کا شکر ادا کرنے والے تھے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے پاس تشریف لائے اور سورۃ الرحمٰن کو اول سے آخر تک پڑھا، صحابہ کرام خاموش تھے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

❶ المستدرک علی الصحيحين: کتاب الطهارة، ج ۱ ص ۳۴۴، رقم الحديث: ۸۱۰ کتاب الدعاء والتكبير والتهليل، ج ۱ ص ۷۳۵، رقم الحديث: ۲۰۱۹، قال الحاكم هذا الحديث صحيح على شرط الشيخين ووافقه الذهبی

لَقَدْ قَرَأْتُهَا عَلَى الجِنِّ لَيْلَةَ الْجِنِّ فَكَانُوا أَحْسَنَ مَرْدُودًا مِنْكُمْ، كُنْتُ كُلَّمَا أَتَيْتُ عَلَى قَوْلِهِ (فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ)(الرحمن: ١٣) قَالُوا: لَا بِشَيْءٍ مِنْ نِعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ فَلَكَ الْحَمْدُ. ❶

ترجمہ: یقیناً میں نے اس سورت کو لیلۃ الجن کی رات جنات پر پڑھا تو وہ آپ سے اچھے جواب دینے والے تھے، جب بھی میں ان پر یہ آیت پڑھتا ''فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ''تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔تو وہ جنات کہتے: اے ہمارے رب! ہم آپ کی نعمتوں میں سے کسی نعمت کو نہیں جھٹلاتے پس آپ ہی کے لیے تعریف ہے۔

مہمان کے آمد پر اللہ کا شکر ادا کریں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دن یا رات کے وقت (کہیں جانے کے لئے گھر سے) نکلے کہ اچانک حضرت ابوبکر اور حضرت عمر سے ملاقات ہوگئی۔آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تم کو کس چیز نے تمہارے گھروں سے نکال دیا ہے (یعنی اس وقت چوں کہ گھر سے نکلنے کی تم لوگوں کی عادت نہیں ہے، اس لئے ایسی کیا ضرورت پیش آ گئی، جو تمہارے گھر سے نکلنے کا باعث ہوئی ہے) ان دونوں نے عرض کیا کہ بھوک نے ہمیں گھر سے نکلنے پر مجبور کیا ہے، (یعنی ہم بھوک کی شدت سے بیتاب ہوکر گھر سے نکلے ہیں) آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور مجھے بھی اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اسی چیز نے (گھر سے) نکالا ہے، جس چیز نے تمہیں نکالا ہے یعنی میں بھی بھوک ہی کہ وجہ سے گھر سے نکلا ہوں، اٹھو، (میرے ساتھ چلو) چنانچہ وہ دونوں (بھی) اٹھے (اور

❶ سنن الترمذی: أبواب تفسير القرآن ،باب: ومن سورة الرحمن ،رقم الحديث: ٣٢٩١

آپ کے ساتھ ہوئے) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے گھر پہنچے (جن کا نام ابوالہیثم تھا) مگر وہ اپنے گھر میں موجود نہیں تھے، ان کی بیوی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو کہا کہ خوش آمدید! آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہی لوگوں میں آئے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تشریف لانا مبارک، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فلاں شخص یعنی تمہارے شوہر کہاں ہیں؟ اس نے عرض کیا کہ وہ ہمارے لئے میٹھا پانی لانے گئے ہیں۔ اتنے میں وہ انصاری (یعنی صاحب خانہ بھی) آ گئے، انہوں نے جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں صحابہ (حضرت ابوبکر وحضرت عمر رضی اللہ عنہما کو اپنے گھر میں) دیکھا تو (اپنی اس خوش بختی پر پھولے نہیں سمائے اور) کہنے لگے "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا أَحَدٌ الْيَوْمَ أَكْرَمَ أَضْيَافًا مِنِّي" الحمدللہ" اللہ کا شکر ہے، بزرگ تر مہمانوں کے اعتبار سے آج کے دن مجھ سے زیادہ کوئی خوش نصیب نہیں ہے، یعنی آج کے دن میرے مہمان دوسرے لوگوں کے مہمانوں سے زیادہ بزرگ ومعزز ہیں۔ راوی (یعنی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد وہ انصاری) ان حضرات کو لے کر اپنے باغ میں گئے جہاں ان کے لئے ایک بچھونا بچھا کر ان کو اس پر بٹھایا اور خود کھجوروں کے درختوں کے پاس) گئے اور ان (مہمانوں) کے لئے کھجوروں کا ایک خوشہ لے کر آئے، جس میں نیم پختہ، پختہ اور تروتازہ (ہر طرح کی) کھجوریں تھیں، پھر انہوں نے کہا کہ آپ لوگ اس میں سے کھائیے، اس کے بعد انہوں نے چھری لی (اور ایک بکری کو ذبح کرنا چاہا) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ دودھ والی بکری ذبح کرنے سے اجتناب کرنا، آخر کار انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے لئے ایک بکری ذبح کی (اور جب اس کا گوشت پک گیا تو) سب نے اس بکری کا

گوشت کھایا، اس خوشہ میں سے کھجوریں کھائیں اور پانی پیا، اس طرح جب کھانے پینے سے پیٹ بھر گیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر سے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھوں میں میری جان ہے، قیامت کے دن تم سے ان نعمتوں کی بابت پوچھا جائے گا، بھوک نے تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا تھا، لیکن تم اپنے گھروں کو واپس (بھی) نہ ہوئے تھے کہ (خدا کی طرف سے) تمہیں یہ نعمتیں مرحمت ہوگئیں۔ ❶

تشریح: اس انصاری کا اپنے گھر میں ان معزز بزرگ ترین مہمانوں کو دیکھ کر اپنے حق میں ایک عظیم نعمت تصور کرنا اور اس پر ان کا "**الحمد للّٰہ**" کہنا اس بات کی علامت ہے کہ کسی نعمت کے ظاہر ہونے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا مستحب ہے، نیز یہ بھی مستحب ہے کہ جب مہمان آئے تو اس کے سامنے اکرام میں جلدی کرنا مستحب ہے۔

قیامت کے دن تم سے ان نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا، اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اس دنیا میں جو نعمتیں عطا فرماتا ہے ان کے بارے میں وہ قیامت کے دن سوال کرے گا اور یہ سوال بعض کے حق میں تو توبیخ وسرزنش کے طور پر ہوگا اور بعضوں سے احسان جتانے اور اظہارِ نعمت وکرامت کے طور پر ہوگا، گویا ہر صورت میں اللہ تعالیٰ اپنی ہر نعمت پر بندوں سے سوال فرمائے گا کہ ہم نے تمہیں دنیا میں یہ جو فلاں فلاں نعمت عطا کی تھی تم نے اس پر ادائیگی شکر کا حق ادا کیا یا نہیں؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شکر کرنے والوں کے لئے دعا کرنا

اسحاق بن عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص روزانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

---

❶ صحیح مسلم: کتاب الأشربة، باب جواز استتباعه غيره إلى دار من يثق برضاه بذلك، رقم الحديث: ٢٠٣٨

خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا کرتا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پوچھتے: کیسے صبح کی؟ یہ کہتے: إِلَيكَ أَحمَدُ اللّٰهَ، أَوْ أَحمَدُ اللّٰهَ إِلَيكَ" یعنی اللہ کا شکر اور تعریف کرتا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو دعا دیتے تھے۔ ایک دفعہ یہ آئے تو حسب معمول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تو اس نے کہا: بِخَيرٍ إِنْ شَكَرتُ" خیریت ہے اگر میں شکر کروں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے، تو اس شخص نے پوچھا: آپ مجھ سے حال احوال پوچھتے ہو اور دعا دیتے تھے، آج خیریت پوچھی لیکن دعا نہیں دی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنِّي كُنتُ أَسأَلُكَ فَتَشكُرُ اللّٰهَ، وَإِنِّي سَأَلتُكَ اليَومَ فَشَكَكتَ فِي الشُّكرِ. ❶

ترجمہ: میں تم سے پوچھتا ہوں پس تم اللہ کا شکر ادا کرتے ہو، آج میں نے پوچھا تو تم نے شکر ادا کرنے میں شک کیا۔

شکر کی اہمیت وفضیلت سے متعلق انبیاء علیہم السلام کے ارشادات

نوح علیہ السلام اللہ کے شکر گزار بندے کیسے بنے

۱......حضرت مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ کے فرمان "إِنَّهُ كَانَ عَبدًا شَكُورًا" کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

لَم يَأكُلْ شَيئًا قَطُّ إِلَّا حَمِدَ اللّٰهَ تَعَالَى، وَلَم يَشرَبْ شَيئًا قَطُّ إِلَّا حَمِدَ اللّٰهَ تَعَالَى، وَلَم يَمشِ مَمشًى قَطُّ إِلَّا حَمِدَ اللّٰهَ تَعَالَى، وَلَم يَبطِشْ بِشَيءٍ قَطُّ إِلَّا حَمِدَ اللّٰهَ تَعَالَى، فَأَثنَى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيهِ: (إِنَّهُ كَانَ عَبدًا

❶ شعب الإيمان: تعديد نعم الله عزوجل وما يجب من شكرها، ج٦ ص ٢٥٨، رقم الحديث: ٤١٣٥/ الشكر لابن أبى الدنيا: ص ١٨، الرقم: ٣٨

شَکُوْرًا)(الإسراء : ۳)❶

ترجمہ: (حضرت نوح علیہ السلام) جب کوئی چیز کھاتے تو اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے، جب کوئی چیز پیتے تو اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے، جب چلتے تو اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے، جب کوئی چیز پکڑتے تو اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے، تو اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف میں فرمایا: بے شک نوح (علیہ السلام) بڑے شکر گزار بندے تھے۔

عطا نعمت کی نسبت باری تعالی کی طرف کرنا شکر ہے

۲......حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کیا:

إِلٰهِیْ کَیْفَ أَشْکُرُکَ وَشُکْرِیْ لَکَ نِعْمَۃً مِنْ عِنْدِکَ فَأَوْحَی اللّٰہُ إِلَیْهِ: اَلْآنَ قَدْ شَکَرْتَنِیْ.❷

ترجمہ: اے باری تعالیٰ! میں تمہارا کیسے شکرادا کروں؟ جبکہ میرا شکرادا کرنا بھی تمہاری ایک عنایت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے وحی کی کہ اب تو نے میرا شکرادا کیا ہے۔

نعمت کی عطا کو اللہ کی طرف سے سمجھنا بھی شکر ہے

۳......حضرت ابو جلد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت داؤد علیہ السلام کے متعلق پڑھا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے فرمایا "أَیْ رَبِّ کَیْفَ لِیْ أَنْ أَشْکُرَکَ وَأَنَا لَا أَصِلُ إِلَی شُکْرِکَ إِلَّا بِنِعْمَتِکَ" اے میرے رب! میرے لیے کیسے ممکن ہے کہ تیرا شکر کروں حالانکہ میں شکرادا نہیں کرسکتا مگر تیری (توفیق) نعمت سے۔ انکے پاس وحی آئی کہ "أَنْ یَا دَاوُدُ أَلَیْسَ تَعْلَمُ أَنَّ الَّذِیْ بِکَ مِنَ النِّعَمِ

---

❶الزهد والرقاق لابن المبارک: باب ذکر رحمة اللّٰه تبارک وتعالی وجلّ وعلا، ص ۳۲۹، الرقم: ۹۴۱/الشکر لابن أبی الدنیا: ص ۷۰، الرقم: ۲۰۶

❷الرسالة القشیریة: باب الشکر، ج ۱ ص ۳۱۳

مِنِّي؟'' اے داؤد! کیا تم جانتے ہو کہ یہ جو نعمتیں ہیں یہ میری طرف سے ہیں۔حضرت داؤد علیہ السلام نے کہا: ہاں! اے رب، تو اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا: فَإِنِّي أَرْضَى بِذَلِكَ مِنْكَ شُكْرًا ''اسی بات پر بطورِ شکر کے میں تم سے راضی ہو گیا۔❶

بارگاہِ الٰہی میں سب سے کم تر نعمت

۴......حضرت داؤد علیہ السلام نے اللہ تعالی سے پوچھا کہ ''رَبِّ أَخْبِرْنِي مَا أَدْنَى نِعْمَتِكَ عَلَيَّ؟ اے میرے رب! مجھے بتا دیجئے مجھ پر تیری سب سے کم تر نعمت کونسی ہے؟ اللہ تعالی نے وحی کی اے داؤد! سانس لے، انہوں نے سانس لیا تو اللہ تعالی نے فرمایا''هَذَا أَدْنَى نِعْمَتِي عَلَيْكَ'' یہ میری تجھ پر سب سے کم تر نعمت ہے۔❷

حضرت ایوب علیہ السلام کا بیماری کے ایام میں اللہ کا شکر ادا کرنا

۵......حضرت ایوب علیہ السلام کے متعلق اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ اَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّه اَنِّيْ مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ هٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ وَوَهَبْنَا لَه اَهْلَه وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّه وَلَا تَحْنَثْ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّه اَوَّابٌ﴾ (ص: ۴۱ تا ۴۴)

ترجمہ: اور ہمارے بندے ایوب کو یاد کرو، جب انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا تھا کہ شیطان مجھے دکھ اور آزار لگا گیا ہے۔ (ہم نے ان سے کہا) اپنا پاؤں زمین پر مارو، لو! یہ ٹھنڈا پانی ہے نہانے کے لیے بھی اور پینے کے لیے بھی۔ اور (اس طرح) ہم نے

---

❶ حلية الأولياء: ترجمة: حيلان بن فروة أبو الجلد، ج٦ ص ٥٦

❷ مختصر تاريخ مدينة دمشق: حرف الدال، ترجمة: داود بن إيشا، ج٨ ص ١٢٦ / الشكر لابن أبى الدنيا: ص ٥١، الرقم: ١٤٩

انہیں ان کے گھر والے بھی عطا کر دیے۔ اور ان کے ساتھ اتنے ہی اور بھی، تا کہ ان پر ہماری رحمت ہو، اور عقل والوں کے لیے ایک یادگار نصیحت۔ اور (ہم نے ان سے یہ بھی کہا کہ) اپنے ہاتھ میں تنکوں کا ایک مٹھا لو، اور اس سے مار دو، اور اپنی قسم مت توڑو۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم نے انہیں بڑا صبر کرنے والا پایا، وہ بہترین بندے تھے، واقعہ وہ اللہ سے خوب لو لگائے ہوئے تھے۔

ایک مرتبہ شیطان نے فرشتوں سے حضرت اَیوب علیہ السلام کے تقویٰ و پرہیز گاری کے متعلق گفتگو سنی، حضرت اَیوب علیہ السلام اللہ کے عبادت گزار بندے تھے، اُن کے تمام اَوقات اللہ کی عبادت اور نعمتوں کے شکر میں گزرتے تھے، شیطان کو یہ بات بُری لگتی تھی، لہٰذا اُس نے اِرادہ کیا کہ اِن کو گمراہ کرے، چنانچہ وہ اُن کے پاس گیا اور اُن کے دِل میں وسوسے ڈالنے کی کوشش کرنے لگا، اِسے معلوم ہوا کہ اُن کے کان اور دِل بند ہیں باہر سے کوئی چیز (وسوسہ) اُن میں داخل نہیں ہوسکتی اور یہ اللہ کے اُن مخلص بندوں میں داخل ہیں جن پر شیطان کا کوئی داؤ نہیں چلتا، لہٰذا شیطان بہت پریشان ہوا اور اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور تمام غرور خاک میں ملا کر بولا: اے اللہ! تیرا بندہ اَیوب تیری عبادت کرتا ہے، تسبیح بیان کرتا ہے، اپنے دِل و زبان کو تیرے ذکر و تسبیح میں مشغول رکھتا ہے، لیکن یہ تمام عبادات اُن نعمتوں کے بدلے میں ہیں جو تو نے اُسے عطا کی ہیں، وہ تیری رضا کے لیے عبادت نہیں کرتا، لہٰذا اے اللہ! اُسے اِن تمام نعمتوں سے محروم کر، پھر دیکھ لو وہ تیری اِطاعت سے کیسے منہ پھیرتا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے شیطان لعین! اَیوب میرا مخلص بندہ ہے، وہ عبادت اور ذکر حق سمجھ کر کرتا ہے، اُس کی عبادت و ذکر دُنیا کی محبت سے خالی اور حرص و لالچ سے دُور ہے، اَیوب اِیمانی اِعتبار سے روشن چراغ کی طرح ہے اور وہ صبر و یقین میں اَعلیٰ مقام رکھتا ہے،

لہٰذا میں اَیوب کا مال و دولت تمہارے لیے حلال کرتا ہوں تم جو کرنا چاہتے ہو کرلو پھر دیکھنا کیا نتیجہ نکلتا ہے۔

شیطان لعین یہ اِختیار لے کر وہاں سے چلا اور اپنے چیلوں کو مشاورت کے لیے جمع کیا، اُنہوں نے آپس میں یہ فیصلہ کیا کہ حضرت اَیوب علیہ السلام کا تمام مال و دولت ختم کر دیا جائے، چنانچہ ایسا ہی کیا گیا، مال و دولت ہلاک کرنے کے بعد شیطان لعین ایک بوڑھے حکیم کی صورت میں حضرت اَیوب علیہ السلام کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ آگ نے تمہارے مال و دولت کو تباہ کر دیا اور تمہارا رب تم سے جدا ہو گیا، لیکن تم پھر بھی اپنی زبان سے اُس کا ذکر کرتے ہو، شیطان کا خیال تھا کہ یہ سن کر حضرت اَیوب علیہ السلام کا اِیمان ڈگمگائے گا، لیکن حضرت اَیوب علیہ السلام مضبوط اِیمان والے اور صاحبِ یقین محکم تھے کہ اللہ اُن سے جدا نہیں ہوا، لہٰذا اُنہوں نے کہا کہ جس دولت کو آگ نے تباہ کیا ہے وہ دولت اللہ کی اَمانت تھی اور اللہ وہ اَمانت واپس لے چکا ہے، لہٰذا میں ہر حال میں اللہ کا شکر اَدا کرتا رہوں گا چاہے وہ دے یا لے، راضی ہو یا ناراض، نفع دے یا نقصان، وہ تمام اَشیاء کا مالک ہے، جس کو چاہے بادشاہت دے جس کو چاہے معزول کر دے، جس کو چاہے عزت دے جس کو چاہے ذلت دے، پھر حضرت اَیوب علیہ السلام سجدہ میں گر گئے اور شیطان لعین شرمندہ ہو کر واپس پلٹ گیا اور اللہ کی بارگاہ میں جا کر کہنے لگا:

اے مولیٰ! بیشک تیرا بندہ اَیوب زوالِ نعمت پر صابر ہے، لیکن یہ اِس بات کی لالچ رکھتا ہے کہ اُس کے بیٹے دوبارہ محنت سے مال و دولت کما کر لائیں گے، لہٰذا اے رب! اُن کے بیٹوں کو ہلاک کر دے جو یقیناً اُن پر بہت شاق ہو گا جس سے یہ معصیت اور نافرمانی میں ضرور مبتلا ہو جائیں گے، کیونکہ اَولاد کا فتنہ بہت بڑا ہوتا ہے، لہٰذا اِس

آزمائش میں وہ ضرور جزع وفزع شروع کردیں گے۔

اِس کی بات سن کر اللہ تعالیٰ نے جواب دیا: اے لعین! میں نے تجھے اُس کے بیٹوں پر مسلط کردیا ہے، لیکن یاد رکھنا تم ایک ذرّہ برابر بھی اُس کے اِیمان کو نقصان نہیں پہنچا سکو گے اور اُس کے صبر میں ذرّہ برابر بھی کمی نہ کرسکو گے۔ اِبلیس لعین وہاں سے چلا گیا اور اپنے لشکر کو اَکٹھا کر کے تدبیریں کرنا لگا پھر اُنہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ حضرت اَیوب علیہ السلام کے گھر جا کر دیواروں اور چھتوں کو ہلا کر گرا دیتے ہیں اِس سے وہ تمام ہلاک ہوجائیں گے، چنانچہ اُنہوں نے ایسے ہی کیا جس سے تمام بیٹے ہلاک ہوگئے، پھر شیطان ایک تسلی دینے والے شخص کی شکل میں حضرت اَیوب علیہ السلام کے پاس حاضر ہوا اور کہنے لگا کیا: آپ نے بیٹوں کی ہلاکت کے بعد کچھ نہیں سوچا کہ اللہ کو آپ کی عبادت اور ذکر کی کوئی پرواہ نہیں ہے اور اللہ نے آپ کے حقوق کی کوئی رعایت نہیں کی۔ حضرت اَیوب علیہ السلام نے روتے ہوئے کہا: کہ اللہ نے دیا تھا اُس نے واپس لے لیا ہے، میں ہر حال میں اُس کا شکر اَدا کرتا رہوں گا چاہے وہ دے یا لے، راضی ہو یا ناراض، نفع دے یا نقصان، اِس کے بعد وہ سجدے میں گر گئے۔ شیطان یہ دیکھ کر بڑا غمگین اور غصہ ہوا اور اللہ کے دربار میں حاضر ہوکر کہنے لگا:

اے اللہ! اَیوب کے مال کی طرح اُسکی اَولاد بھی ختم ہوگئی ہے، لیکن اُسکی صحت باقی ہے اور وہ اِس اُمید پر عبادت کرتا ہے کہ اُسکی اَولاد اور مال واپس مِل جائے گا لہٰذا آپ مجھے اُس کے جسم پر مسلط کردیجیے، تاکہ میں اُس کے جسم کو بیماری میں مبتلا کردُوں پھر وہ آپ کی عبادت سے پھر جائے گا اور بیماری کی وجہ سے ذکر چھوڑ دے گا۔ چنانچہ اللہ نے دُنیا کو حضرت اَیوب علیہ السلام کا اِیمان اور صبر دکھلانے کے لیے اور اُن کے واقعہ کو نصیحت بنانے کے لیے شیطان کو حکم فرمایا کہ جاؤ اُس کا جسم تمہارے سپرد ہے، لیکن

اُس کی رُوح اور زبان سے دُور رہنا، کیونکہ اُس میں اِیمان کی حلاوت وعرفان وآگہی موجود ہے۔

شیطان نے اپنے شاگردوں کو جمع کیا اور حضرت اَیوب علیہ السلام کے بارے میں تدبیر کرنے لگے، بالآخر اُنہوں نے فیصلہ کیا کہ حضرت اَیوب علیہ السلام کے جسم کو شدید بیماری میں مبتلا کردیں، لیکن جیسے جیسے حضرت اَیوب علیہ السلام کی بیماری کی شدت بڑھتی گئی حضرت اَیوب علیہ السلام کے اِیمان ویقین اور صبر واِستقامت میں اِضافہ ہوتا چلا گیا، کافی عرصہ تک یہ بیماری قائم رہی حتی کہ حضرت اَیوب علیہ السلام کمزوری سے ہڈیوں کا ڈھانچہ بن گئے، تمام دوست واَحباب ساتھ چھوڑ گئے، صرف ایک صابرہ شاکرہ بیوی ساتھ رہ گئی جواُن کی خدمت کرتی تھی اور بیماری کے عالَم میں بھی اُن کی زبان سے شکر کے کلمات ہی نکلتے، نافرمانی اور ناشکری کا کلمہ نہ نکلتا، شیطان یہ دیکھ کر بہت پریشان ہوا، شیطان کے ایک شاگرد نے اُس سے کہا کہ تمہارے حیلے تدبیریں کہاں گئیں؟ ایک اَیوب (علیہ السلام) کو تم قابو نہ کرسکے تم نے اَبوالبشر آدم علیہ السلام کو جنت سے کیسے نکالا تھا؟ وہاں کون سا حیلہ اِختیار کیا تھا؟ اِبلیس نے کہا کہ وہاں میں نے عورت کا سہارا لے کر حملہ کیا تھا، اُس شاگرد نے کہا: اب بھی ایسا ہی کرو، کیونکہ اِبلیس حضرت ایوب علیہ السلام کی بیوی کو بھول چکا تھا لہٰذا اب فوراً اُس کی طرف متوجہ ہوا اور اُس سے جا کر کہنے لگا تمہارا شوہر اَیوب کہاں ہے؟ تمہارا شوہر یہی ہے جو فرش پر لیٹا ہوا ہے، یہ نہ مردہ اور نہ زندہ، اِس کی جوانی، صحت اور دیگر نعمتیں کہاں گئیں، کیا اللہ اِسے چھوڑ چکا ہے؟ شیطان لعین نے کہا: تم اپنے شوہر سے کہو وہ مجھ سے مدد طلب کرے میں اُسے اس بیماری سے نجات دلا دوں گا، یعنی مجھے مؤثر سمجھ کر مجھ سے مدد مانگے۔ شیطان لعین اِس چال میں کامیاب ہوگیا اور حضرت

اَیوب علیہ السلام کی بیوی کے دِل میں مایوسی پیدا کردی، چنانچہ وہ حضرت اَیوب علیہ السلام سے جا کر روتے ہوئے کہنے لگیں: آپ کا مال، بچے، دوست واَحباب کہاں گئے اور آپ کی جوانی کو کیا ہوا؟ اللہ تعالیٰ آپ کو کب تک عذاب میں مبتلا رکھیں گے؟

حضرت اَیوب علیہ السلام نے جوابًا کہا کہ شیطان نے تمہارے دِل کو ورغلایا ہے، مجھے لگتا ہے کہ تم مال ودولت اور اَولاد کے فوت ہونے پر نہیں رو رہی، بلکہ تم پر اللہ کی آزمائش ہے، بیوی نے پوچھا: کیا آپ نے اللہ سے مصیبت وغم دُور کرنے کی دُعا نہیں کی؟ حضرت اَیوب علیہ السلام نے اُس سے پوچھا کہ ہمارا کتنا عرصہ فراخی سے گزرا ہے؟ بیوی نے جواب دیا کہ اَسی سال آرام وسکون سے گزرے ہیں، پھر اُنہوں نے پوچھا کہ تنگی ومصیبت میں کتنے سال گزارے ہیں؟ بیوی نے جواب دیا سات سال، پھر آپ نے فرمایا کہ جو عرصہ آسانی وسہولت کا گزرا ہے اُس کو دیکھتے ہوئے مجھے شرم آتی ہے کہ میں اللہ سے مصیبت ختم کرنے کا سوال کروں، البتہ تمہارا اِیمان کمزور ہو رہا ہے اور تمہارا دِل اللہ کے فیصلوں پر تنگ ہو رہا ہے لہٰذا مجھے قسم ہے اُس ذات کی جو معبودِ واحد ہے اگر میں صحت مند ہو گیا تو تجھے کوڑے ماروں گا اور آج کے بعد تیرے ہاتھ سے کھانا پینا میرے لیے حرام ہے، تم اپنے آپ کو میری نظروں سے ہٹا لو حتی کہ خدا کوئی فیصلہ فرمادے۔ جب حضرت اَیوب علیہ السلام اکیلے رہ گئے اور تکالیف شدت اِختیار کر گئیں اور مرض بڑھ گیا تو اللہ کی طرف متوجہ ہوئے اور عرض کی ﴿اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ﴾ اللہ نے اُن کی دُعا کو قبول فرمائی اور حکم دیا کہ اپنے پاؤں سے زمین کو رگڑیں تو زمین سے پانی کا چشمہ نکلے گا اُس سے پانی پئیں اور غسل کریں آپ کی بیماری اور کمزوری ختم ہو جائے گی، چنانچہ آپ پانی پیتے ہی صحت مند اور طاقتور ہو گئے، چونکہ اُن کی بیوی اِنتہائی نرم دِل اور اچھی

طبیعت کی مالکہ تھیں اور بیماری کے اوّل دِن سے اُن کے ساتھ تھیں، اُن سے رہا نہ گیا اور اُن کے پاس آئیں، لیکن کیا دیکھتی ہیں کہ حضرت ایوب علیہ السلام ایک جوان، صحت مند وتندرست آدمی بن چکے ہیں اُس نے خوش ہوکر آپ کو گلے سے لگالیا اور اللہ کا شکر اَدا کیا اور اپنے شوہر کی صحت پر سجدہ شکر اَدا کیا کہ اُس کا شوہر ایک لمحہ بھی اللہ کی یاد سے غافل نہیں ہوا اور اللہ کی مبتلا کردہ آزمائش میں صابر اور شاکر رہا:

رُوِیَ أَنَّ إِبْلِیسَ سَأَلَ رَبَّهُ، فَقَالَ هَلْ فِی عَبِیدِکَ مَنْ لَوْ سَلَّطْتَنِی عَلَیْهِ یَمْتَنِعُ مِنِّی؟ فَقَالَ اللَّهُ: نَعَمْ عَبْدِی أَیُّوبُ، فَجَعَلَ یَأْتِیهِ بِوَسَاوِسِهِ وَهُوَ یَرَی إِبْلِیسَ عِیَانًا وَلَا یَلْتَفِتُ إِلَیْهِ، فَقَالَ: یَا رَبِّ إِنَّهُ قَدِ امْتَنَعَ عَلَیَّ فَسَلِّطْنِی عَلَی مَالِهِ، وَکَانَ یَجِیئُهُ وَیَقُولُ لَهُ: هَلَکَ مِنْ مَالِکِ کَذَا وَکَذَا، فَیَقُولُ اللَّهُ أَعْطَی وَاللَّهُ أَخَذَ، ثُمَّ یَحْمَدُ اللَّهَ، فَقَالَ: یَا رَبِّ إِنَّ أَیُّوبَ لَا یُبَالِی بِمَالِهِ فَسَلِّطْنِی عَلَی وَلَدِهِ، فَجَاءَ وَزَلْزَلَ الدَّارَ فَهَلَکَ أَوْلَادُهُ بِالْکُلِّیَّةِ، فَجَاءَهُ وَأَخْبَرَهُ بِهِ فَلَمْ یَلْتَفِتْ إِلَیْهِ، فَقَالَ یَا رَبِّ لَا یُبَالِی بِمَالِهِ وَوَلَدِهِ فَسَلِّطْنِی عَلَی جَسَدِهِ، فَأَذِنَ فِیهِ، فَنَفَخَ فِی جِلْدِ أَیُّوبَ، وَحَدَثَتْ أَسْقَامٌ عَظِیمَةٌ وَآلَامٌ شَدِیدَةٌ فِیهِ، فَمَکَثَ فِی ذَلِکَ الْبَلَاءِ سِنِینَ، حَتَّی صَارَ بِحَیْثُ اسْتَقْذَرَهُ أَهْلُ بَلَدِهِ، فَخَرَجَ إِلَی الصَّحْرَاءِ وَمَا کَانَ یَقْرُبُ مِنْهُ أَحَدٌ، فَجَاءَ الشَّیْطَانُ إِلَی امْرَأَتِهِ، وَقَالَ لَوْ أَنَّ زَوْجَکِ اسْتَعَانَ بِی لَخَلَّصْتُهُ مِنْ هَذَا الْبَلَاءِ، فَذَکَرَتِ الْمَرْأَةُ ذَلِکَ لِزَوْجِهَا، فَحَلَفَ بِاللَّهِ لَئِنْ عَافَاهُ اللَّهُ لَیَجْلِدَنَّهَا مِائَةَ جَلْدَةٍ، وَعِنْدَ هَذِهِ الْوَاقِعَةِ قَالَ: أَنِّی مَسَّنِیَ الشَّیْطَانُ بِنُصْبٍ وَعَذَابٍ فَأَجَابَ اللَّهُ دُعَاءَهُ، وَأَوْحَی إِلَیْهِ أَنِ ارْکُضْ بِرِجْلِکَ فَأَظْهَرَ اللَّهُ مِنْ تَحْتِ رِجْلِهِ عَیْنًا بَارِدَةً طَیِّبَةً

فَاغْتَسَلَ مِنْهَا، فَأَذْهَبَ اللَّهُ عَنْهُ كُلَّ دَاءٍ فِي ظَاهِرِهِ وَبَاطِنِهِ، وَرَدَّ عَلَيْهِ أَهْلَهُ وَمَالَهُ.❶

حضرت یوسف علیہ السلام کا طویل عرصہ رفاقت اور مصائب کو شکر کے انداز میں بیان کرنا

۶......حضرت یوسف علیہ السلام نے بے شمار مصیبتیں جھیلیں پریشانیاں برداشت کیں۔ آپ کی جدائی کے صدمہ سے حضرت یعقوب علیہ السلام کی آنکھوں کی بینائی جاتی رہی۔ حضرت یوسف علیہ السلام تقریباً چالیس سال سے زائد عرصہ تک والد سے جدا رہے، جدائی کے یہ صدمات برداشت کرنے کے علاوہ حضرت یوسف علیہ السلام نے طرح طرح کی مصیبتیں جھیلیں، آپ کو کنوئیں میں ڈالا گیا، بازار میں فروخت کیا گیا، غلام بنایا گیا اس پر ہی بس نہیں۔ آپ پر جھوٹی تہمت بھی لگائی گئی اور بے گناہ آپ کو قید وبند کی مشقتوں میں ڈالا گیا۔

غرض طویل عرصہ تک مصیبتیں برداشت کرتے رہے اور جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو مصائب و پریشانیوں سے نجات دی اور اپنے والد سے ملاقات کی صورت پیدا ہوئی اور چالیس سال تک والد سے جدا رہنے کے بعد ملے تو اپنے والد ماجد سے چالیس سال کی پریشانیوں اور دکھڑوں کا تذکرہ نہیں فرمایا، بلکہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو شمار کرنا شروع کیا:

﴿وَقَدْ أَحْسَنَ بِي إِذْ أَخْرَجَنِي مِنَ السِّجْنِ وَجَاءَ بِكُمْ مِنَ الْبَدْوِ مِنْ بَعْدِ أَنْ نَزَغَ الشَّيْطَانُ بَيْنِي وَبَيْنَ إِخْوَتِي إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ لِمَا يَشَاءُ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي مِنْ تَأْوِيلِ

❶التفسير الكبير: سورة ص، القصة الثالثة، ج ٢٦ ص ٣٩٧

الْأَحَادِيثِ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ﴾ (یوسف: ۱۰۰، ۱۰۱)

ترجمہ: اور یوسف نے کہا: ابا جان! یہ میرے پرانے خواب کی تعبیر ہے جسے میرے پروردگار نے سچ کردکھایا، اور اس نے مجھ پر بڑا احسان فرمایا کہ مجھے قید خانے سے نکال دیا، اور آپ لوگوں کو دیہات سے یہاں لے آیا۔ حالانکہ اس سے پہلے شیطان نے میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان فساد ڈال دیا تھا، حقیقت یہ ہے کہ میرا پروردگار جو کچھ چاہتا ہے اس کے لیے بڑی لطیف تدبیریں کرتا ہے۔ بیشک وہی ہے جس کا علم بھی کامل ہے، حکمت بھی کامل۔ میرے پروردگار! تو نے مجھے حکومت سے بھی حصہ عطا فرمایا، اور مجھے تعبیر خواب کے علم سے بھی نوازا۔ آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! تو ہی دنیا اور آخرت میں میرا رکھوالا ہے۔ مجھے اس حالت میں دنیا سے اٹھانا کہ میں تیرا فرمانبردار ہوں، اور مجھے نیک لوگوں میں شامل کرنا۔

حالانکہ اگر کسی عام آدمی پر کوئی مصیبت آجاتی ہے تو وہ اس کو عمر بھر گاتا پھرتا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے چالیس سال تک جدائی کی روئیداد دو منٹوں میں بیان فرمادی۔ یہ ہے پیغمبر کی شان کہ مصیبت کو بھی نعمت شمار کرتے ہیں۔ شکر کرنے والوں کی نظر اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں پر ہوتی ہے۔

شکر کی اہمیت وفضیلت سے متعلق اسلافِ امت کے اقوال

نعمت اور شکر دونوں باہم ملی ہوئی ہیں

۱...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

إِنَّ النِّعْمَةَ مَوْصُولَةٌ بِالشُّكْرِ، وَالشُّكْرُ مُتَعَلِّقٌ بِالْمَزِيدِ، وَهُمَا مَقْرُونَانِ فِي قَرْنٍ، وَلَنْ يَنْقَطِعَ الْمَزِيدُ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يَنْقَطِعَ الشُّكْرُ مِنَ

الْعَبْدِ. ❶

ترجمہ: نعمت ملنے پر فوراً اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے اور شکر ادا کرنے سے نعمت بڑھتی ہے، شکر اور نعمت کا بڑھنا ایک ہی رسی میں بندھے ہوئے ہیں، جب بندہ شکر ادا کرنا چھوڑے گا تب اللہ کی طرف سے نعمت کا بڑھنا بند ہوگا۔

پانی کے بآسانی پینے اور اخراج پر شکر ادا کریں

۲...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

مَا مِنْ عَبْدٍ يَشْرَبُ مِنَ الْمَاءِ الْقَرَاحِ، فَيَدْخُلُ بِغَيْرِ أَذًى، وَيَخْرُجُ بِغَيْرِ أَذًى، إِلَّا وَجَبَ عَلَيْهِ الشُّكْرُ. ❷

ترجمہ: جو بندہ خالص پانی پیے اور وہ پانی بغیر کسی تکلیف کے اندر چلا جائے اور پھر بغیر کسی تکلیف کے (پیشاب کے ذریعہ سے) باہر آجائے تو اس پر شکر ادا کرنا واجب ہوگیا۔

گمشدہ چیز کے ملنے پر سجدہ شکر کرنا

۳...... جب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ شہید کر دیے گئے تو (ان کی والدہ محترمہ) حضرت اسماء بنتِ ابی بکر رضی اللہ عنہا کی وہ چیز گم ہوگئی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو عطا فرمائی تھی اور ایک تھیلے میں رکھی رہتی تھی، وہ اسے تلاش کرنے لگیں، ”فَلَمَّا وَجَدَتْهُ خَرَّتْ سَاجِدَةً“ جب وہ چیز مل گئی تو سجدے میں گر پڑیں۔ ❸

❶ شعب الإيمان: باب تعديد نعم اللّٰه عز وجل وما يجب من شكرها، ج٦ ص٢٩٦، رقم الحديث: ۴٢١۴

❷ الشكر لابن أبی الدنيا: باب مامن عبد يشرب من الماء، ص٦٥، رقم الحديث: ١٩٢

❸ المعجم الكبير للطبرانی: ج٢۴ ص١٠٥، رقم الحديث: ٢٨٢

اللہ رب العزت کا جودوکرم

۴......امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے خانہ کعبہ کے غلاف سے چمٹ کر کہا:

إِلٰهِیْ اَنْعَمْتَنِیْ فَلَمْ تَجِدْنِیْ شَاكِرًا وَابْتَلِیْتَنِیْ فَلَمْ تَجِدْنِیْ صَابِرًا فَلا أَنْتَ سَلَبْتَ النِّعْمَةَ بِتَرْكِ الشُّكْرِ وَلَا أَدَمْتَ الشِّدَّةَ بِتَرْكِ الصَّبْرِ إِلٰهِیْ مَا يَكُوْنُ مِنَ الْكَرِيْمِ إِلَّا الْكَرَمَ. ❶

ترجمہ: اے اللہ! تو نے مجھ پر انعام کیا مگر تو نے مجھے شاکر نہ پایا، تو نے مجھے (آزمائش میں) مبتلا کیا مگر مجھے صابر نہ پایا۔ میرے شکر ادا نہ کرنے کے باوجود تو نے مجھ سے اپنی عنایات کو روک نہیں لیا اور نہ ہی میری بے صبری کی وجہ سے تو نے مصیبت کو دائم رکھا۔ یا الٰہی! ایک کریم سے کرم کے سوا کیا ظاہر ہوگا۔

نعمتوں میں دوام شکر کے ذریعے ہوگا

۵......حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قَيِّدُوْا نِعَمَ اللّٰهِ بِشُكْرِ اللّٰهِ. ❷

ترجمہ: اللہ کی نعمتوں کو شکر کے ذریعہ قید کرلو (تاکہ وہ کبھی ختم نہ ہوں)۔

ناشکری عذاب الٰہی کو دعوت دینا ہے

٦......حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِنَّ اللّٰهَ لَيَتَمَتَّعُ بِالنِّعْمَةِ مَاشَاءَ فَإِذَا لَمْ يَشْكُرْ عَلَيْهَا قَلَّبَهَا عَذَابًا. ❸

ترجمہ: اللہ جب تک چاہتا ہے اپنی نعمتوں سے نوازتا ہے، پھر جب نعمتوں کا شکر ادا نہیں کیا جاتا تو اللہ انہیں عذاب سے بدل دیتا ہے۔

---

❶ الرسالة القشيرية: باب الشكر، ج ۱ ص ۳۱۴

❷ عدة الصابرين: الباب العشرون، ص ۱۲۰

❸ عدة الصابرين: الباب العشرون، ص ۱۲۰

معصیت سے بچنا شکر ہے

۷......حضرت سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ زہد کی حد کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا:

أَنْ يَكُونَ شَاكِرًا فِي الرِّضَا، صَابِرًا فِي الْبَلَاءِ، فَإِذَا كَانَ كَذَلِكَ فَهُوَ زَاهِدٌ. ❶

ترجمہ: رضا میں شکر کرنا، مصیبت میں صبر کرنا، جب اسطرح ہو تو وہ زاہد ہے۔

پھر پوچھا گیا کہ شکر کیا ہے؟ فرمایا "أَنْ يَجْتَنِبَ مَا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ" جس چیز سے اللہ نے روکا ہے اس سے بچنا۔

نعمت کا تذکرہ بھی شکر ہے

۸......حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِنَّ مِنْ شُكْرِ النِّعْمَةِ أَنْ نُحَدِّثَ بِهَا. ❷

ترجمہ: نعمت کا چرچا کرنا بھی ایک طرح سے نعمت کا شکر ادا کرنا ہے۔

اعضاءِ انسانی کا الگ الگ شکر

۹......ایک سائل نے حضرت ابو حازم رحمہ اللہ سے پوچھا کہ آنکھوں کا شکر کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: اگر تو ان کے ساتھ خیر کو دیکھے تو بیان کرے اور اگر شر کو دیکھے تو پردہ ڈالے۔

سائل نے پوچھا: کانوں کا شکر کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا:

إِنْ رَأَيْتَ بِهِمَا خَيْرًا أَعْلَنْتَهُ، وَإِنْ رَأَيْتَ بِهِمَا شَرًّا سَتَرْتَهُ.

ترجمہ: اگر تم ان کے ساتھ خیر کو سن لو تو یاد کر لو اور اگر شر کو سن لو تو چھپا لو۔

---

❶ الزهد الكبير للبيهقي: ص ۷۵، الرقم: ۵۹

❷ طبقات الصوفية: الطبقة الأولى، ص ۲۶

سائل نے پوچھا: ہاتھوں کا شکر کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا:

لَا تَأْخُذْ بِهِمَا مَا لَيْسَ لَهُمَا، وَلَا تَمْنَعْ حَقًّا لِلَّهِ هُوَ فِيهِمَا.

ترجمہ: ان کے ساتھ ایسی چیز نہ پکڑو جو تمہاری نہیں ہے اور ان میں اللہ کے حق کو مت روکو۔

سائل نے پوچھا: پیٹ کا شکر کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا:

أَنْ يَكُونَ أَسْفَلَهُ طَعَامًا، وَأَعْلَاهُ عِلْمًا.

ترجمہ: اسکا نچلا حصہ طعام سے اور اوپر کا حصہ علم سے پُر ہو۔

سائل نے پوچھا: شرمگاہ کا شکر کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا:

كَمَا قَالَ اللّٰه تَعَالَى: (وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ)(إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ)(فَمَنِ ابْتَغَى وَرَاءَ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْعَادُونَ)(المؤمنون: ٥، ٦، ٧)

ترجمہ: جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے اور جو اپنی شرمگاہوں کی (اور سب سے) حفاظت کرتے ہیں، سوائے اپنی بیویوں اور ان کنیزوں کے جو ان کی ملکیت میں آ چکی ہوں۔ کیونکہ ایسے لوگ قابل ملامت نہیں ہیں۔ ہاں جو اس کے علاوہ کوئی اور طریقہ اختیار کرنا چاہیں تو ایسے لوگ حد سے گزرے ہوئے ہیں۔

اعضا سے شکر نہ کرنے والے کے متعلق آپ نے فرمایا:

فَأَمَّا مَنْ شَكَرَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يَشْكُرْ بِجَمِيعِ أَعْضَائِهِ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ لَهُ كِسَاءٌ، فَأَخَذَ بِطَرْفِهِ وَلَمْ يَلْبَسْهُ، فَلَمْ يَنْفَعْهُ ذَلِكَ مِنَ الْحَرِّ، وَالْبَرْدِ، وَالثَّلْجِ، وَالْمَطَرِ. (1)

(1) حلية الأولياء: ترجمة: سلمة بن دينار، ج٣ ص ٢٤٣/الشكر لابن أبي الدنيا: ص ٤٤، الرقم: ١٢٩

ترجمہ: جو شخص اپنی زبان سے شکر کرے اور تمام اعضاء کے ساتھ شکر نہ کرے اسکی مثال اس آدمی جیسی ہے جس کے پاس چادر ہے اس نے اسکا کنارہ پکڑ رکھا ہے مگر اسکو اپنے اوپر اوڑھتا نہیں ہے، لہذا اسکو گرمی، سردی، برف اور بارش سے بچانے کا کوئی فائدہ نہیں دیتی۔

دل، زبان اور بدن کا شکر

۱۰...... حضرت سری سقطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلشُّکْرُ عَلٰی ثَلاثَةِ أَوْجُهٍ: شُکْرُ اللِّسَانِ، وَشُکْرُ الْبَدْنِ، وَشُکْرُ الْقَلْبِ، فَشُکْرُ الْقَلْب: أَنْ تَعْلَمَ أَنَّ النِّعَمَ کُلَّهَا مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَشُکْرُ الْبَدَن: أَنْ لا تَسْتَعْمِلَ جَارِحَةً مِنْ جَوَارِحکَ إِلَّا فِی طَاعَتِهِ بَعْدَ أَنْ عَافَاهُ اللّٰهُ، وَشُکْرُ اللِّسَانِ: دَوَامُ الْحَمْدِ عَلَيْهِ. ❶

ترجمہ: شکر تین طریقوں پر ہوتا ہے: زبان کا شکر، بدن کا شکر اور دل کا شکر۔ پس دل کا شکر یہ ہے کہ یہ بات جاننا ہے کہ تمام نعمتیں اللہ کی طرف سے ہے، بدن کا شکر یہ ہے کہ اپنے تمام اعضاء کو اللہ کی اطاعت میں استعمال کرے اور صحت وعافیت کی قدر کرلے، زبان کا شکر یہ ہے کہ اُس پر ہمیشہ اللہ کی تعریف جاری ہو۔

ناشکری نعمت کے زوال کی متقاضی ہے

۱۱...... حضرت حارث محاسبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَنْ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰهَ عَلَی النِّعْمَةِ فَقَدِ اسْتَدْعَی زَوَالَهَا. ❷

ترجمہ: جو شخص کسی نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کرتا تو وہ اس نعمت کے زوال کو دعوت دے رہا ہوتا ہے۔

---

❶ شعب الإیمان: تعدید نعم اللّٰه عز وجلّ وما یجب من شکرها، ج۶ ص ۳۱۲، رقم الحدیث: ۴۲۴۶

❷ طبقات الصوفیة: الطبقة الأولی، ص ۶۲

آنکھ اور کان کا شکر

۱۲......امام قشیری رحمہ اللہ نقل کرتے ہیں:

شُكْرُ الْعَيْنَيْنِ أَنْ تَسْتُرَ عَيْبًا تَرَاهُ بِصَاحِبِكَ وَشُكْرُ الْأُذُنَيْنِ أَنْ تَسْتُرَ عَيْبًا تَسْمَعُهُ فِيهِ. ❶

ترجمہ: آنکھوں کا شکر یہ ہے کہ تو لوگوں کے عیبوں پر پردہ ڈالے اور کان کا شکر یہ ہے کہ جو عیب کی بات سنے اس پر پردہ ڈالے۔

ہر انسان آزمائش میں مبتلا ہے

۱۳...... حضرت بشر حافی رحمہ اللہ نے فرماتے ہیں:

مَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ إِلَّا مُبْتَلًى رَجُلٌ بَسَطَ اللّٰهُ تَعَالَى لَهُ فِي رِزْقِهِ فَيَنْظُرُ كَيْفَ شُكْرُهُ وَرَجُلٌ قَبَضَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُ رِزْقَهُ فَيَنْظُرُ كَيْفَ صَبْرُهُ. ❷

ترجمہ: میں کسی ایسے انسان کو نہیں جانتا جو کسی آزمائش میں مبتلا نہ ہو (یعنی ہر انسان کسی نہ کسی آزمائش وامتحان میں مبتلا ہے) جس آدمی کو اللہ تعالیٰ نے رزقِ فراخ عطا کیا ہے (وہ اس طرح آزمائش میں مبتلا ہے کہ) اللہ تعالیٰ اسے آزماتے ہیں کہ وہ شکر ادا کرتا ہے یا نہیں۔ اور جس انسان کا رزق اللہ تعالیٰ نے تنگ کردیا ہے (وہ اس طرح امتحان میں مبتلا ہے کہ) اللہ تعالیٰ اسے آزماتے ہیں کہ آیا وہ صبر کرتا ہے یا نہیں۔

بشر حافی کے اس قیمتی قول کا مطلب یہ ہے کہ یہ دنیا امتحان گاہ ہے، اللہ تعالیٰ مختلف طریقوں سے بندے کا امتحان لیتے ہیں، پس رزق کے بارے میں صبر وشکر کا امتحان ہے۔ کیوں کہ دنیا میں انسان دو قسم کے ہیں، اوّل وہ جو دولت مند وغنی ہیں ان کا

❶ الرسالة القشيرية: باب الشكر، ج ۱ ص ۳۱۴

❷ حلية الأولياء: ترجمة: بشر بن الحارث الحافي، ج۸ ص ۳۵۰

امتحان شکر میں ہے، اللہ تعالیٰ دیکھتے ہیں کہ وہ شکر کرتے ہیں یا نہیں۔ اور دوسرے وہ ہیں جو فقر وفاقہ میں زندگی گزارتے ہیں ان کا امتحان یہ ہے کہ آیا وہ صبر کرتے ہیں یا نہیں۔

اپنے آپ کو نعمت کا اہل نہ سمجھنا شکر ہے

۱۴...... حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلشُّكْرُ أَنْ لَا تَرَى نَفْسَكَ أَهْلًا لِلنِّعْمَةِ. ❶

ترجمہ: حقیقت میں شکر یہ ہے کہ تو اپنے آپ کو نعمت کا اہل نہ پائے۔

قیامت کے دن شکر وصبر کا وزن ہوگا

۱۵...... حضرت یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ کی موجودگی میں فقر اور غنی کا ذکر چھڑا تو فرمایا:

لَايُوْزَنُ غَدًا الَا لْفَقْرَ وَلَا الْغِنَى وَإِنَّمَا يُوْزَنُ الصَّبْرُ وَالشُّكْرُ فَيُقَالُ يَشْكُرُ وَيَصْبِرُ. ❷

ترجمہ: قیامت کے دن نہ تو فقر کا وزن ہوگا اور نہ ہی غناء کا، وہاں صرف صبر وشکر کا وزن ہوگا اور کہا جائے گا کہ اس شخص نے شکر اور صبر کیا۔

عارفین کو محبتِ الٰہی اور شکر کی توفیق ملتی ہے

۱۶...... ابوعلی روذباری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا رِضَى لِمَنْ لَا يَصْبِرُ وَلَا كَمَالَ لِمَنْ لَا يَشْكُرُ وَبِاللّٰهِ وَصَلَ الْعَارِفُوْنَ إِلَى مَحَبَّتِهِ وَشكَرُوْهُ عَلَى نِعْمَتِهِ. ❸

---

❶ مدارج السالکین: فصل منزلة الشكر، ج ۲ ص ۲۳۵

❷ الرسالة القشيرية: باب الفتوة، ج ۲ ص ۴۳۷

❸ طبقات الصوفية: الطبقة الرابعة من أئمة الصوفية، ص ۲۷۱

ترجمہ: اس کو رضا نصیب نہیں ہوتی جو صبر نہیں کرتا اور اس کو کمال حاصل نہیں ہوتا جو شکر نہیں کرتا، اللہ کی قسم! عارفین کو اُس کی محبت حاصل ہوگئی اور اس کی نعمتوں کا شکرادا کیا۔

خواص کا شکر علوم وہبی پر ہوتا ہے

۱۷......حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

شُكْرُ الْعَامَةِ عَلَى الْمَطْعَمِ وَالْمَلْبَسِ وَشُكْرُ الْخَوَاصِ عَلَى مَايَرِدُ عَلَى قُلُوْبِهِمْ مِنَ الْمَعَانِیْ. ❶

ترجمہ: عوام کا شکر تو کھانے اور لباس پر ہوتا ہے، مگر خواص تو (اس کے علاوہ) ان واردات (اور علوم وہبی) پر شکرادا کرتے ہیں جو ان کے دلوں پر وارد ہوتی ہیں۔

منعم کو فراموش نہ کریں

۱۸......حضرت شبلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلشُّكْرُ رُؤْيَةُ الْمُنْعِمِ لَا رُؤْيَةُ النِّعْمَةِ. ❷

ترجمہ: احسان کرنے والے کو نگاہ میں رکھنا شکر ہے، نہ کہ احسان کو نگاہوں میں رکھنا۔

شاکر اور شکور میں فرق

۱۹......امام قشیری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

اَلشَّاكِرُ الَّذِیْ يَشْكُرُ عَلَى النَّفْعِ وَالشَّكُوْرِ الَّذِیْ يَشْكُرُ عَلَى الْمَنْعِ. ❸

ترجمہ: شاکر وہ ہے جو کسی عطیہ پر شکر کرے اور شکور (بہت زیادہ شکر گزار) وہ ہے جو نہ ملنے پر بھی شکر کرے۔

---

❶ الرسالة القشيرية: باب الشكر، ج ۱ ص ۳۱۳

❷ مدارج السالكين: فصل منزلة الشكر، ج ۲ ص ۲۳۵

❸ الرسالة القشيرية: باب الشكر، ج ۱ ص ۳۱۳

اللہ کی نعمتوں کی قدر کیسے معلوم ہوگی

۲۰......حضرت بکر بن عبداللہ مزنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَا ابْنَ آدَمَ!إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَعْلَمَ قَدْرَ مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْكَ فَغَمِّضْ عَيْنَيْكَ. ❶

ترجمہ:اے ابن آدم !اگر تم اللہ کی نعمتوں کی قدر جاننا چاہتے ہو جو تم پر ہیں تو اپنی آنکھوں کو بند کرلو(ظاہر ہے کہ آنکھیں بند کرتے ہی اندھیرا ہو جائے گا، کچھ بھی نظر نہیں آئے گا،اسی سے اندازہ کرلو کہ یہ تو صرف ایک نعمت تھی جسکو بند کرتے ہی ساری کائنات اندھیرے میں بدل گئی،کیا حال ہوگا جب اللہ تعالی ساری نعمتیں چھین لیں۔)

اپنے عجز کا اظہار بھی شکر ہے

۲۱......حضرت ابوعثمان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

الشُّكْرُ مَعْرِفَةُ الْعَجْزِ عَنِ الشُّكْرِ. ❷

ترجمہ:حقیقتِ شکر اس امر کا جان جانا ہے کہ میں کما حقہ شکر ادا نہیں کرسکتا۔

شکر نصف اور یقین کامل ایمان ہے

۲۲......امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلشُّكْرُ نِصْفُ الْاِيْمَانِ وَالْيَقِيْنُ الْاِيْمَانُ كُلُّهُ. ❸

ترجمہ:شکر آدھا ایمان ہے اور یقین کامل ایمان ہے۔

سب سے افضل شکر کیا ہے

۲۳......امام ابوعبدالرحمٰن حبلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

---

❶ الشکر لابن أبی الدنیا: ص ٦٢ ،الرقم : ١٨٢

❷ مدارج السالکین: فصل منزلة الشکر، ج٢ ص ٢٣٥

❸ عدة الصابرین: الباب العشرون ، ج ١ ص ١٢٢

اَلصَّلَاةُ شُكْرٌ وَالصِّيَامُ شُكْرٌ، وَكُلُّ خَيْرٍ تَعْمَلُهُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ شُكْرٌ، وَأَفْضَلُ الشُّكْرِ اَلْحَمْدُ.❶

ترجمہ: نماز شکر ہے، روزہ شکر ہے، ہر نیکی کا کام جو انسان اللہ کے لیے کرتا ہے وہ شکر ہے، سب سے افضل شکر حمد بیان کرنا ہے۔

شکر کی توفیق مل جانے پر بھی شکر واجب ہے

۲۴...... حضرت عبداللہ بن محمد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ محمود وراق نے مجھے اشعار سنائے:

إِذَا كَانَ شُكْرِي نِعْمَةَ اللّٰهِ نِعْمَةً　　عَلَيَّ لَهُ فِي مِثْلِهَا يَجِبُ الشُّكْرُ
وَكَيْفَ وُقُوعُ الشُّكْرِ إِلَّا بِفَضْلِهِ　　وَإِنْ طَالَتِ الْأَيَّامُ وَاتَّصَلَ الْعُمُرُ
إِذَا مَسَّ بِالسَّرَّاءِ أَعَمَّ سُرُورُهَا　　وَإِنْ مَسَّ بِالضَّرَّاءِ أَعْقَبَهَا الْأَجْرُ
وَمَا مِنْهُمَا إِلَّا لَهُ فِيهِ مِنَّةٌ　　تَضِيقُ بِهَا الْأَوْهَامُ وَالْبَرُّ وَالْبَحْرُ

ترجمہ: اللہ کی کسی نعمت کے مقابلے میں تیرا شکر کرنا یہ بذاتِ خود مجھ پر ایک مستقل نعمت ہے جس کا شکر ادا کرنا واجب ہے۔ شکر کا وجود اور وقوع تو اسکے فضل کے بغیر تو ہو ہی نہیں سکتا اگرچہ زمانہ طویل ہو جائے اور عمر جاتی رہے۔ شکر اگر یسر اور آسانی کے وقت ہو تو اسکی خوشی زیادہ عام ہو جاتی ہے اور اگر پریشانی کے وقت ہو تو اسکے بعد اجر ہی مل جاتا ہے۔ یہ دونوں نعمتیں (شکر نعمت اور پھر شکر پر شکر) ایسی ہے کہ ان میں احسان کا ایسا لامتناہی سلسلہ ہے جس کے ساتھ خشکی وتری بھی بھر جاتے ہیں اور وہم وخیال کے پیمانے بھی تنگ ہو جاتے ہیں۔❷

---

❶ تفسير ابن كثير: سورة السبأ، ج٦ ص ٤٤٢

❷ شعب الإيمان: تعديد نعم الله عز وجلّ وما يجب من شكرها، ج٦ ص ٢٣٨، رقم الحديث: ٤٠٩٩

اللہ رب العزت کی ظاہری بڑی نعمتیں

۲۵......علی بن حسن رحمہ اللہ ابو طالب رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ اللہ تعالی کی نعمتوں کا تذکرہ کرے ہوئے فرمانے لگے:

اِخْتَطَّ لَکَ الْأَنْفَ فَأَقَامَهُ وَأَتَمَّهُ،وَحَسَّنَ تَمَامَهُ،ثُمَّ أَدَارَ مِنْکَ الْحَدَقَةَ فَجَعَلَهَا بِجُفُونٍ مُطْبِقَةٍ،وَبِأَشْفَارٍ مُغْلَقَةٍ،وَنَقَلَکَ مِنْ طَبَقَةٍ إِلَى طَبَقَةٍ، وَحَنَّنَ عَلَیْکَ الْوَالِدَیْنِ بِرِقَّةٍ وَمِقَةٍ،فَنِعَمُهُ عَلَیْکَ مُورِقَةٌ،وَأَیَادِیهِ بِکَ مُحْدِقَةٌ. ❶

ترجمہ: اللہ تعالی نے تیری ناک کی لکیریں کھینچی پھر اسکو سیدھا کر دیا اور اسکو مکمل اچھا کیا، پھر تیری آنکھ کی پتلیاں گھمائیں اور انکو ڈھکنے والے پپوٹوں سے اور لٹکنے والے پلکوں سے محفوظ کیا، اور تجھے ایک حالت سے دوسرے حالت کی طرف منتقل کیا اور تیرے اوپر تیرے والدین کو شفقت وفراخی کے ساتھ رحم دل بنایا، پس اسکی نعمتیں تیرے اوپر بہت زیادہ ہیں اور اسکی قوتیں تیرا احاطہ کیے ہوئے ہیں۔

روزِ محشر قربِ الٰہی پانے والوں کی خصلتیں

۲۶......حضرت ابو سلیمان دارانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

جُلَسَاءُ الرَّحْمَنِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مَنْ جَعَلَ فِیهِ خِصَالٌ،اَلْکَرَمُ وَالسَّخَاءُ وَالْحِلْمُ وَالرَّأْفَةُ وَالرَّحْمَةُ وَالشُّکْرُ وَالبِرُّ وَالصَّبْرُ. ❷

ترجمہ: قیامت کے دن اللہ کے جلیس وہ ہوں گے جن میں یہ خصال پائی جائیں: فیاضی، سخاوت، بردباری، نرمی، رحم، شکر، نیکی اور صبر۔

❶ الشکر لابن أبی الدنیا: ص٦٨،الرقم: ٢٠٠

❷ عدة الصابرین لابن القیم :الباب العشرون ،ص ١٤٣

جسمانی ومالی نعمتوں کا شکر کیسے ادا کیا جائے

۲۷......قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

يَجِبُ الشُّكْرُ عَلَى كُلِّ نِعْمَةٍ وَالشُّكْرُ صَرْفُ النِّعْمَةِ فِيْ رِضَاءِ الْمُنْعِمِ فَشُكْرُ نِعْمَةِ الْمَالِ صَرْفُهَا بِالْإِخْلَاصِ فِيْ سَبِيْلِ الْحَقِّ وَشُكْرُ نِعْمَةِ الْبَدَنِ أَدَاءُ الْوَاجِبَاتِ وَالْاِجْتِنَابُ عَنِ الْمَعَاصِيْ وَشُكْرُ نِعْمَةِ الْعِلْمِ وَالْعِرْفَانِ اَلتَّعْلِيْمُ وَالْإِرْشَادُ. ❶

ترجمہ: ہر نعمت کا شکر ادا کرنا واجب ہے، مالی نعمت کا شکر یہ ہے کہ اس مال میں سے کچھ اللہ کے لئے اخلاص نیت کے ساتھ خرچ کرے اور نعمت بدن کا شکر یہ ہے کہ جسمانی طاقت کو اللہ تعالیٰ کے واجبات ادا کرنے میں صرف کرے اور علم ومعرفت کی نعمت کا شکر یہ ہے کہ دوسروں کو اس کی تعلیم دے۔

شکر کی اہمیت وفضیلت سے متعلق اسلافِ امت کی پرتاثیر واقعات

بنی اسرائیل کے دو ناشکروں کا انجام اور شکر کرنے والے کا صلہ اور انعام

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بنی اسرائیل کے تین آدمی ایک ابرص، دوسرا نابینا اور تیسرے گنجے کو اللہ تعالیٰ نے آزمانا چاہا تو ان کے پاس ایک فرشتہ بھیجا، وہ فرشتہ برص کی بیماری میں مبتلا شخص کے پاس آکر کہنے لگا کون سی چیز تجھ کو زیادہ محبوب ہے؟ اس نے کہا مجھ کو اچھی رنگت اور خوبصورت چمڑہ مل جائے جس سے لوگ مجھ کو اپنے پاس بیٹھنے دیں اور گھن نہ کریں۔ فرشتہ نے اپنا ہاتھ اس کے بدن پر پھیر دیا تو وہ فوراً اچھا ہو گیا اور خوبصورت رنگت اور اچھی کھال نکل آئی، پھر اس سے دریافت کیا تجھ کو کون سا مال

❶التفسير المظهری: سورة الضحی، ج۱۰ ص۲۸۸

محبوب ہے؟ اس نے کہا: اونٹ یا گائے (راوی کو اس میں شک ہے) لہذا ایک گابھن اونٹنی اس کو عطا کی، فرشتہ نے کہا اللہ تعالیٰ برکت دے، پھر گنجے کے پاس آیا آکر کہا کہ تجھ کو کون سی چیز مرغوب ہے؟ اس نے کہا: میرے اچھے بال نکل آئیں اور یہ بلا مجھ سے دور ہو جائے کہ لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں، تو فرشتے نے اسکے سر پر ہاتھ پھیرا اور اچھے بال نکل آئے، پھر پوچھا تجھ کو کونسا مال پسند ہے؟ اس نے کہا کہ گائے، ایک گابھن گائے اس کو دے دی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ اس میں برکت عنایت کرے، پھر اندھے کے پاس آکر پوچھا تجھ کو کیا چیز مطلوب ہے؟ کہا میری آنکھوں کو درست کر دو کہ تمام لوگوں کو دیکھ سکوں، فرشتہ نے اس کی آنکھوں پر ہاتھ پھیر دیا، اللہ تعالیٰ نے اس کی نگاہ درست کر دی، پھر دریافت کیا تجھ کو کیا مال پیارا ہے؟ کہا بکری، لہذا اس کو ایک گابھن بکری عطا کر دی، تینوں کے جانوروں نے بچے دیئے، تھوڑے دنوں میں ان کے اونٹوں، گائے اور بکریوں سے جنگل بھر گیا، پھر بحکم الٰہی فرشتہ اسی پہلی صورت میں کوڑھی کے پاس آیا اور کہا میں ایک مسکین آدمی ہوں، میرے سفر کا تمام سامان ختم ہو گیا ہے، آج میرے پہنچنے کا اللہ کے سوا کوئی ذریعہ نہیں، پھر میں اللہ کے نام پر جس نے تجھے اچھی رنگ اور عمدہ کھال عنایت کی تجھ سے ایک اونٹ کا خواستگار ہوں کہ اس پر سوار ہو کر اپنے گھر پہنچ جاؤں، وہ بولا یہاں سے آگے بڑھ، دور ہو، مجھے اور بھی بہت سے حقوق ادا کرنے ہیں، میرے پاس تیرے دینے کی گنجائش نہیں ہے، فرشتہ نے کہا شاید میں تجھ کو پہچانتا ہوں کیا تو برص کی بیماری میں مبتلا نہ تھا کہ لوگ تجھ سے نفرت کرتے تھے؟ کیا تو مفلس نہیں تھا؟ پھر تجھ کو اللہ تعالیٰ نے اس قدر مال عنایت فرمایا، اس نے کہا: واہ! کیا خوب! یہ مال تو کئی پشتوں سے باپ دادا کے وقت سے چلا رہا ہے، فرشتہ نے کہا اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھ کو ویسا ہی کر دے جیسے تو پہلی حالت میں

تھا، پھر فرشتہ گنجے کے پاس اسی صورت میں آیا اور اسی طرح اس سے بھی سوال کیا، اس نے بھی ویسا ہی جواب دیا، فرشتہ نے جواب دیا اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھ کو ویسا ہی کرے جس طرح تو پہلے تھا۔ پھر اندھے کے پاس اسی پہلی صورت میں آیا اور کہا میں مسافر ہوں، بے سامان ہو گیا ہوں، آج اللہ کے سوا اور تیرے سوا کوئی ذریعہ میرے مکان تک پہنچنے کا نہیں ہے، میں اس کے نام پر جس نے دوبارہ تمہیں بینائی بخشی ہے تجھ سے ایک بکری مانگتا ہوں کہ اس سے اپنی کاروائی کر کے سفر پورا کروں، اس نے کہا بیشک میں اندھا تھا اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے مجھ کو بینائی عنایت فرمائی، جتنا تیرا دل چاہے لے جا اور جتنا چاہے چھوڑ جا، واللہ میں تجھ کو کسی چیز سے منع نہیں کرتا، فرشتہ نے کہا تو اپنا مال اپنے پاس رکھ مجھے کچھ نہیں چاہیے، مجھے تو فقط تم تینوں کی آزمائش کے لئے بھیجا گیا تھا، سو وہ ہو چکی، اللہ تعالیٰ تجھ سے راضی ہوا اور ان دونوں سے ناراض ہو گیا۔ ❶

دیکھیں پہلے دو آدمیوں نے نعمت کی ناشکری کی، اللہ نے برص والے کو بیماری سے صحت دی اور مال میں خوب برکت دی اور اونٹوں کا ریوڑ بن گیا، لیکن اُس نے ناشکری کی۔ اسی طرح اللہ رب العزت نے گنجے کو خوبصورت بال دیئے اور گائیوں اور بیل کی صورت میں مال میں برکت دی لیکن اُس نے بھی ناشکری کی، تو دونوں پہلی حالت کی طرف لوٹ گئے اور نابینا نے قدردانی کی اور اللہ کی نعمت کا شکر ادا کیا، اللہ تعالیٰ نے نعمت میں اضافہ کر دیا۔ بینائی بھی برقرار رکھی اور مال بھی بڑھ گیا۔

ساری سلطنت کی قیمت ایک گلاس پانی پینا اور اُس کا اخراج ہے

امام ابن سماک رحمہ اللہ اپنے وقت کے بہت بڑے عالم اور محدث تھے، انھوں نے

❶ صحیح البخاری: کتاب أحادیث الأنبیاء، باب ما ذکر عن بنی اسرائیل، رقم الحدیث: ۳۴۶۴

ایک مرتبہ خلیفہ ہارون رشید کو دیکھا کہ وہ سخت پیاس کی حالت میں پینے کے لیے پانی ہاتھ میں اُٹھائے ہوئے ہے اور پانی کا گلاس منہ سے لگانے ہی والا ہے۔ امام ابن سماک رحمہ اللہ نے آواز دی: اے امیر المؤمنین! میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ تھوڑی دیر پانی پینے سے رک جائیں؟

جب ہارون رشید نے پانی کا پیالہ زمین پر رکھ دیا تو امام ابن سماک رحمہ اللہ نے عرض کیا:

أَسْتَحْلِفُكَ بِاللّٰهِ تَعَالَى، لَوْ أَنَّكَ مُنِعْتَ هٰذِهِ الشُّرْبَةَ مِنَ الْمَاءِ فَبِكَمْ كُنْتَ تَشْتَرِيْهَا؟

ترجمہ: میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ اگر آپ کو پانی کے اس گھونٹ سے روک دیا جائے تو آپ کتنی قیمت دے کر اسے خرید لیں گے؟

ہارون رشید نے جواب دیا: اپنی سلطنت کی آدھی دولت سے خرید لوں گا۔

امام ابن سماک رحمہ اللہ نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو خیر ومسرت کے ساتھ رکھے! پانی پی لیجیے۔

جب ہارون رشید نے پانی نوش کر لیا تو امام ابن سماک رحمہ اللہ نے عرض کیا:

أَسْتَحْلِفُكَ بِاللّٰهِ تَعَالَى، لَوْ أَنَّكَ مُنِعْتَ خُرُوْجَهَا مِنْ جَوْفِكَ بَعْدَ هٰذَا، فَبِكَمْ كُنْتَ تَشْتَرِيْهَا؟

ترجمہ: میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ اگر آپ کے پیٹ سے یہ پانی نہ نکلے (پیشاب نہ ہو) تو کتنی قیمت کے عوض اس کو نکالنے کا علاج کرائیں گے؟

ہارون رشید نے کہا: اپنی آدھی سلطنت کی دولت اس کے علاج میں لگا دوں گا۔

امام ابن سماک رحمہ اللہ نے فرمایا:

يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، إِنَّ مُلْكًا تَرْبُوْ عَلَيْهِ شُرْبَةُ مَاءٍ لَخَلِيْقٌ أَنْ لَّا يُنَافَسَ فِيْهِ.

ترجمہ: اے امیر المؤمنین! ایسی بادشاہی جو ایک گھونٹ پانی سے کم تر قیمت رکھتی ہے، بہتر یہی ہے کہ ایسی سلطنت کی طلب میں جان توڑ کوشش نہ کی جائے۔

علامہ ابن عساکر رحمہ اللہ نے امام ابن سماک رحمہ اللہ کے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَمَا تَصْنَعُ بِشَيْءٍ؟ شُرْبَةُ مَاءٍ خَيْرٌ مِنْهُ.

ترجمہ: اے امیر المؤمنین! پھر اس سلطنت کو آپ کیا کریں گے کہ پانی کا ایک گھونٹ اس سے زیادہ قیمتی ہے۔

خلیفہ ہارون رشید امام ابن سماک کی بات سننے کے بعد اس قدر رونے لگا کہ اس کی داڑھی کے بال آنسوؤں سے تر ہو گئے۔

امام ابن سماک رحمہ اللہ ہی کے بارے میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ انھوں نے ہارون رشید سے کہا:

يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَجْعَلْ أَحَدًا فَوْقَكَ، فَلَا يَنْبَغِي أَنْ يَّكُونَ أَحَدٌ أَطْوَعَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْكَ. ❶

ترجمہ: اے امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ نے (آپ کے عہد میں) آپ سے زیادہ مرتبہ کسی اور کو عطا نہیں کیا، اس لیے کوئی بھی شخص آپ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا مطیع وفرماں بردار نہیں ہونا چاہیے۔

مطلب یہ ہے کہ بندے پر جس قدر اللہ تعالیٰ کی نعمت کا نزول زیادہ ہو، اسی قدر اسے اللہ تعالیٰ کا شکر گزار اور اس کا مطیع وفرمان بردار ہونا چاہیے، اب جب کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مسلمانوں کا خلیفہ بنایا ہے اور پوری سلطنت کے آپ اکیلے مالک ہیں، آپ

❶ تاريخ مدينة دمشق: ترجمة: هارون الرشيد بن محمد المهدی، ج۷۳، ص ۲۹۱، ۲۹۲ رقم الترجمة: ۱۰۰۱۳

سے عہدے میں بڑھ کر کوئی نہیں، کوئی آپ پر حکمران نہیں اور آپ سب پر حکمران ہیں، اس لیے آپ پر واجب ہے کہ سب لوگوں سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے مطیع وفرمان بردار بنیں اور اس کے آگے جھکیں، کیوں کہ زیادہ پھل دار درخت زیادہ جھکا ہوتا ہے۔

جب رزق ملے تو ایثار کرتا ہوں اور نہ ملے تو شکر کرتا ہوں

حضرت شقیق بلخی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کس حالت میں ہیں؟ میں نے کہا "إِذَارُزِقْتُ أَكَلْتُ وَإِذَامُنِعْتُ صَبَرْتُ" جب مجھے رزق دیا جاتا ہے تو میں کھاتا ہوں اور جب مجھ سے رزق کو روک دیا جاتا ہے تو میں صبر کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ہمارے ہاں بلخ کے کتے بھی یہی کرتے ہیں، میں نے آپ سے پوچھا، آپ کیا کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا "إِذَارُزِقْتُ آثَرْتُ وَإِذَامُنِعْتُ شَكَرْتُ" جب مجھے رزق دیا جاتا ہے تو میں ایثار کرتا ہوں اور جب مجھ سے رزق کو روک دیا جاتا ہے تو میں شکر کرتا ہوں۔ [1]

پتھر کا غم اور شکر کی وجہ سے رونا

امام قشیری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک پیغمبر ایک چھوٹے سے پتھر کے پاس سے گزرے، جس سے پانی کثرت سے نکل رہا تھا، پیغمبر کو اس پر تعجب ہوا، اللہ تعالیٰ نے پتھر کی ان سے گفتگو کرادی۔ پتھر نے کہا: جب سے میں نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان سنا ہے: فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ" اس آگ سے بچو جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔ میں ڈر کے مارے رو رہا ہوں۔

راوی کہتا ہے کہ اس پیغمبر نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ اس پتھر کو دوزخ سے پناہ دے، اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی پیغمبر کو خبر دی کہ ہم نے اسے پناہ دے دی، یہ سن کر پیغمبر

[1] وفيات الأعيان: ترجمة: ابراهيم بن أدهم، ج ۱ ص ۳۲

وہاں سے روانہ ہو گئے۔ (کچھ عرصہ کے بعد) واپس آئے تو دیکھا کہ اس پتھر سے پانی بدستور پھوٹ رہا ہے، انہیں پھر تعجب ہوا، اللہ تعالیٰ نے پھر پتھر کو گویائی دے دی۔ نبی نے پوچھا: اب جب کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے معاف کر دیا ہے، تو کیوں رو رہا ہے؟ پتھر نے جواب دیا: ذَلِکَ کَانَ بُکَاءُ الْحُزْنِ وَالْخَوْفِ وَهَذَا بُكَاءُ الشُّکْرِ وَالسُّرُوْرِ" وہ رونا غم اور خوف کا تھا اور یہ رونا شکر اور سرور کا ہے۔ ❶

کھانے پینے کا حلق سے اتر جانا اور ہضم ہو جانا بڑی نعمت ہے

وہب بن منبہ رحمہ اللہ ایک روز ایک گونگے بہرے مصیبت زدہ شخص کے پاس سے گزرے تو ایک شخص نے آپ سے پوچھا کہ کیا اس شخص پر کوئی انعام باقی ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں کھانے اور پینے کا آسانی سے گلے میں اتر جانا اور آسانی سے خارج ہونا ان ظاہری نعمتوں سے بہتر ہے جو گم ہو گئی ہیں۔ ❷

پچاس ہزار درہم کے مالک ہو کر شکایت کر رہے ہو

ایک شخص نے کسی اہل دل سے شکایت اپنی مفلسی اور فقر وفاقہ کی شکایت کی اور اس کے باعث اپنا شدت سے غمگین رہنا بیان کیا، انہوں نے فرمایا کہ "أَيَسُرُّكَ أَنَّكَ أَعْمَى وَلَكَ عَشَرَةُ آلَافِ دِرْهَمٍ" کیا تمہیں یہ منظور ہے کہ تم اندھے ہو جاؤ اور دس ہزار درہم کے مالک ہو۔ اس نے انکار کیا، پھر انہوں نے فرمایا کہ "أَيَسُرُّكَ أَنَّكَ أَخْرَسُ وَلَكَ عَشَرَةُ آلَافِ دِرْهَمٍ" کیا تمہیں یہ پسند ہے کہ دس ہزار درہم ہوں اور تم گونگے ہو جاؤ۔ اس نے عرض کیا کہ نہیں انہوں نے فرمایا کہ "أَيَسُرُّكَ أَنَّ أَقْطَعُ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ وَلَكَ عِشْرُوْنَ أَلْفاً" بیس ہزار

---

❶ الرسالة القشيرية: باب الشكر، ج ١ ص ٣١٥

❷ سکونِ قلب: ص ۱۹۴

درہم کے عوض تمہارے ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے ہوں کیا تمہیں یہ منظور ہے، اس نے کہا کہ نہیں، انہوں نے فرمایا کہ "أَمَا تَسْتَحِيِيْ أَنْ تَشْكُوْ مَوْلَاكَ وَلَهُ عِنْدَكَ عُرُوْضٌ بِخَمْسِيْنَ أَلْفاً"، تمہیں اپنے آقا کی شکایت کرتے شرم نہیں آتی کہ باوجود یہ کہ پچاس ہزار درہم کی مالیت اس نے تم کو دی ہے، پھر بھی تم اُس کی شکایت کرتے ہو۔ ❶

تکلیف میں بھی شکر کا پہلو تلاش کرنے والے

عبدالعزیز بن ابی رواد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے محمد بن واسع رحمہ اللہ کے ہاتھ میں ایک پھوڑا نکلا ہوا دیکھا، وہ مجھے چیں بہ جبیں دیکھ کر فرمانے لگے: کیا تم جانتے ہو کہ اس پھوڑے میں میرے اوپر کیا انعام ہوا؟ محمد بن واسع رحمہ اللہ پہلے قدرے خاموش ہوگئے پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یہ پھوڑا میری آنکھ کی سیاہی پر نہیں نکالا، نہ میری زبان پر اور نہ میرے آلہ تناسل پر نکالا بلکہ اللہ نے یہ پھوڑا ہاتھ پر نکال کر اس کو میرے لیے ہلکا کردیا۔ ❷

دیکھیں شکر کرنے والے تکلیف میں بھی راحت کا پہلو ڈھونڈھ کر شکر ادا کرتے ہیں کہ اللہ کا شکر ہے کہ یہ پھوڑا میری آنکھ، چہرے یا شرمگاہ پر نہیں نکلا بلکہ ہاتھ پر نکلا، تکلیف میں بھی تکلیف کا اظہار نہیں بلکہ شکر کی کیفیت ہے۔

صابر اور شاکر کے لیے جنت کا وعدہ ہے

عمران بن حطان خارجی سیاہ رنگ کا تھا لیکن اس کی اہلیہ نہایت خوبصورت تھی، ایک دن اس کی بیوی نے اپنے شوہر کو غور سے دیکھنے لگی اور الحمدللہ کہا، تو اس کے شوہر نے

❶ إحياء علوم الدين: كتاب الصبر والشكر، الركن الثاني، ج۴ ص ۱۲۴

❷ حلية الأولياء: ترجمة: محمد بن واسع، ج۲ ص ۳۵۲

پوچھا کیا بات ہے؟

فَقَالَتْ أَبْشِرْ فَإِنِّیْ وَإِیَّاکَ فِی الْجَنَّةِ قَالَ وَمِنْ أَیْنَ عَلِمْتَ ذٰلِکَ قَالَتْ لِأَنَّکَ أُعْطِیْتَ مِثْلِیْ فَشَکَرْتَ وَابْتَلَیْتُ بِمِثْلِکَ فَصَبَرْتُ وَالصَّابِرُ وَالشَّاکِرُ فِی الْجَنَّةِ. ❶

ترجمہ: اس عورت نے جواب دیا کہ میں نے اس بات پر اللہ کا شکر ادا کیا ہے کہ آپ اور میں دونوں جنتی ہیں، شوہر نے کہا کہ کیسے؟ عورت نے کہا کہ تجھے مجھ جیسی حسین وجمیل عورت مل گئی تو تم نے اللہ کا شکر ادا کیا اور مجھے آپ جیسا شوہر ملا تو میں نے صبر کیا اور اللہ تعالیٰ نے صبر کرنے والوں اور شکر کرنے والوں سے جنت کا وعدہ فرمایا ہے۔

ہاتھ پاؤں، آنکھیں اور زبان اللہ کی بڑی نعمتیں ہیں

حضرت سلیمان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کو دنیا میں بڑی فراخی دی گئی تھی، پھر جو کچھ اس کے پاس تھا سب چھین لیا گیا، پس وہ اللہ کا شکر اور تعریف کرنے لگا حتی کہ بچھانے کے لیے چٹائی بھی نہیں تھی، پھر بھی اللہ کی تعریف کرتا اور شکر ادا کرتا تھا، دوسرے آدمی کو فراخی دی گئی تو اس نے اس شخص سے کہا: تم اس حال میں ہو اور اللہ کی تعریف اور شکر کرتے ہو؟ اس نے کہا: أَحْمَدُهُ عَلَى مَا لَوْ أَعْطَى بِهِ الْخَلْقَ لَمْ أُعْطِهِمْ إِیَّاهُ بِهِ'' میں اللہ کی تعریف کر رہا ہوں ان نعمتوں پر اگر ساری دنیا دیتا تو انکو یہ انعامات نہیں دے سکتا۔ دوسرے نے کہا: کونسے انعامات؟ کہنے لگا:

أَرَأَیْتَ بَصَرَکَ؟ أَرَأَیْتَ لِسَانَکَ؟ أَرَأَیْتَ یَدَیْکَ؟ أَرَأَیْتَ رِجْلَیْکَ؟ ❷

ترجمہ: کیا تم اپنی آنکھیں نہیں دیکھتے؟ کیا تم اپنی زبان نہیں دیکھتے؟ کیا تم اپنے ہاتھ

---

❶ کتاب الأذکیاء: الباب الحادی والثلاثون، ص ٢١٠

❷ الشکر لابن أبی الدنیا: ص ٣٦، الرقم: ١٠٠

نہیں دیکھتے؟ کیا تم اپنے پاؤں نہیں دیکھتے؟

شکر کرو جسمانی تکلیف ہے ایمان تو محفوظ ہے

ایک بزرگ کا ایک دوست تھا، اس کو بادشاہ نے قید کر دیا، اس نے یہ خبر ان بزرگ کو کہلا بھیجی اور اپنے قید ہونے کی شکایت بھی لکھی۔ انہوں نے جواب میں فرمایا کہ ''اُشْکُرِ اللّٰہَ'' خدا کا شکر کرو۔ بادشاہ نے اس قیدی شخص کو کوڑے مارنے کا حکم دیا، اس نے پھر شکایت ان بزرگ کے پاس بھیجی، انہوں نے فرمایا کہ اللہ کا شکر کرو، اتنے میں ایک مجوسی (آتش پرست) قید ہوا جس کو دستوں کی بیماری تھی، سلطان کے حکم سے ایک ہی بیڑی میں دونوں کو رکھا، ایک کڑا اس شخص کے پاؤں اور دوسرا مجوسی کے پاؤں میں، اس نے یہ ماجرا بھی کہلا بھیجا، انہوں نے فرمایا کہ اللہ کا شکر کرو، پھر وہ مجوسی پاخانہ کے واسطے بہت دفعہ اٹھتا اور اس شخص کو بھی اس کے ساتھ اٹھنا پڑتا اور وقت فراغت تک اس کے سر پر کھڑا رہنا پڑتا۔ غرض اس تکلیف کو بھی اس نے بزرگ کی خدمت میں لکھا، انہوں نے فرمایا کہ اللہ کا شکر کرو۔ تب اس نے تنگ ہو کر لکھا کہ کہاں تک شکر کئے جاؤں، بس مصیبت سے بڑھ کر کونسی مصیبت ہے، انہوں نے جواب دیا کہ ''لَوْ جُعِلَ الزَّنَّارُ الَّذِیْ فِیْ وَسْطِہٖ عَلٰی وَسْطِکَ مَاذَا کُنْتَ تَصْنَعُ'' جو زُنار (جو غیر مسلم لوگوں کے کفر کا شعار ہے) جو اس کی کمر کے ساتھ ہے اگر وہ تیری کمر میں ڈال دیا جاتا تو تو کیا کرتا۔ (یعنی خدانخواستہ اگر تو مجوسی ہو جاتا اور یہ ان کا شعار تیرے گلے میں ہوتا تو تو کیا کر سکتا تھا، اللہ کا شکر ادا کر کے اسلام کی دولت تو موجود ہے، یہ وقتی تکلیف ہے جو ختم ہو جائے گی، ہر مصیبت سے بڑھ کر مصیبت موجود ہے، اسلئے اللہ رب العزت سے ہمیشہ عافیت مانگنی چاہیے۔) [1]

[1] إحياء علوم الدين: كتاب الصبر والشكر، الركن الثالث، ج۴ ص ۱۲۹

اسی سال شکر کرتے میاں بیوی کے گزر گئے

بعض اکابر سے مروی ہے کہ میں نے ایک سفر میں ایک بوڑھا جس کے چہرے پر عبادت کا نور چمک رہا تھا، میں نے اس کا حال پوچھا: اس نے کہا کہ ابتدائے جوانی میں میں اپنے چچا کی بیٹی پر عاشق رہا اور وہ مجھے ایسا ہی جانتی تھی اور اتفاق سے اس کا نکاح بھی مجھ سے ہوا، شب زفاف کو میں نے اس سے کہا کہ آؤ اس رات کو نوافل شکر میں کاٹیں کہ خدا کا شکر ہے کہ ہم کو ملایا، غرض وہ رات ہم دونوں نے نماز میں گزاری اور کسی کو ایک دوسرے کے پاس جانے کی فرصت نہ ہوئی، ساری رات عبادت میں گزر گئی:

فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةَ الثَّانِيَّةَ قُلْنَامِثْلُ ذٰلِكَ فَصَلَّيْنَا طُوْلَ اللَّيْلِ فَمُنْذُ سَبْعِيْنَ أَوْ ثَمَانِيْنَ سَنَةً نَحْنُ عَلٰى تِلْكَ الْحَالَةِ كُلَّ لَيْلَةٍ. ❶

ترجمہ: جب دوسری رات آئی تب بھی ہم دونوں نے وہی گفتگو کی اور رات بھر شکر گذاری میں کاٹ دی۔ اسی طرح ستر یا اسی برس سے اسی حال پر ہم دونوں ہیں، پھر اس نے بڑھیا سے پوچھا کہ یوں ہی ہے، اس نے کہا کہ واقع میں جیسا یہ شیخ کہتا ہے ویسا ہی ہوا ہے۔ (یعنی جوانی سے بوڑھاپے تک ساری عمر شکر میں گزر گئی، عبادت میں ایسی لذت ملی کہ دنیاوی لذتیں اُس کے سامنے ہیچ ہوگئیں۔ اللہ رب العزت نے نعمت میں ایسا اضافہ فرمایا کہ اپنی محبت نصیب فرمادی۔)

اپنے سے نیچے دیکھیں تو شکر کا جذبہ پیدا ہوگا

ایک مرتبہ شیخ سعدی رحمہ اللہ گھر سے نکلے تو پاؤں میں پہننے کے لیے جوتے نہیں تھے، دل ہی دل میں کہنے لگے کہ اے اللہ تو نے مجھے جوتے بھی نہیں دیئے ہیں۔ پھر پیدل

❶ إحياء علوم الدين: كتاب الصبر والشكر، الركن الثالث، ج۴ ص ۱۴۱

تھوڑی دور گئے تو دیکھا کہ ایک فقیر بھیک مانگ رہا ہے، جس کے دونوں پاؤں کٹے ہوئے ہیں، یہ منظر دیکھ کر شیخ سعدی رحمہ اللہ نادم ہوئے، اور اللہ سے کہنے لگے کہ اے اللہ! تیرا شکر ہے کہ مجھے صرف جوتے نہیں دیئے، اس بے چارے کہ تو پاؤں ہی نہیں ہیں، اگر تو مجھے بھی اس جیسا بنا تا تو میں کیا کر سکتا تھا؟

آدمی ہمیشہ ہر دنیوی چیز میں اپنے سے نیچے کے طبقہ والوں کو دیکھے تو شکر کا جذبہ پیدا ہوتا ہے، اگر اپنے سے اونچے طبقہ والوں کی طرف نظر کرے گا تو ناشکری میں مبتلا ہوگا، یعنی اگر کوئی متوسط درجہ کا مال دار ہے تو وہ غریبوں کو دیکھے اور شکرادا کرے کہ اللہ تعالی نے مجھے ان سے اچھا رکھا ہے، اسی طرح کسی کو اللہ نے معمولی سا گھر دیا ہے تو وہ جھونپڑی میں رہنے والے کی طرف نظر کر کے شکرادا کرے کہ اللہ نے مجھے مکان تو دیا ہے، اس کے برخلاف اگر متوسط درجہ کا مال دار اپنے سے بڑے مال دار کی طرف نظر کرے گا تو حرص میں، یا حسد میں مبتلا ہوگا اور ناشکری کرے گا کہ اللہ نے اس کو اتنا مال دیا ہے اور مجھے نہیں دیا۔ (1)

عیش میں مستی اور مصیبت میں ناشکری دیکھ کر شہر چھوڑ کر چلے گئے

عمر بن صدقہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں ذوالنون مصری رحمہ اللہ کے ساتھ مقام اخمیم میں تھا، پس انہوں نے وہاں لہو ولعب اور ڈھول بجنے کی آواز سنی تو پوچھا: یہ کیا ہے؟ کہا گیا کہ شہر میں کسی کے ہاں شادی ہے۔ دوسری طرف چیخنے چلانے کی آواز سنی تو پوچھا: یہ کیا ہے؟ کہا گیا کہ فلاں آدمی کا انتقال ہوا ہے۔ چنانچہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے مجھ سے کہا:

یَا عُمَرَ بْنَ صَدَقَةَ! أَعْطُوا هٰؤُلَاءِ فَمَا شَكَرُوا، وَابْتَلُوا هٰؤُلَاءِ فَمَا

(1) سکونِ قلب: ص ۱۹۶

صَبَرُوا،وَلِلّٰهِ عَلَيَّ إِنْ بِتُّ فِي هٰذِهِ الْمَدِينَةِ ،فَخَرَجَ مِنْ سَاعَتِهِ مِنْ إِخْمِيمَ إِلَى الْفُسْطَاطِ. ❶

ترجمہ:اے عمر بن صدقہ !ان لوگوں کو عطا کیا گیا انہوں نے شکر نہیں کیا اور ان لوگوں کو مصیبت میں مبتلا کیا گیا انہوں نے صبر نہیں کیا،اللہ کی قسم !میں اس شہر میں رات نہیں گزاروں گا،پس اسی وقت مقام اخمیم سے فسطاط آ گئے۔

ایک نابینا،کوڑھ کا مریض اور معذور شخص کا اللہ کا شکر ادا کرنا

حضرت وہب بن منبہ رحمہ اللہ ایک ایسے شخص کے پاس سے گزرے جو بیک وقت نابینا،کوڑھ کا مریض،ٹانگوں سے معذور،بےلباس اور ساتھ بڑھاپا بھی تھا،اور کہہ رہا تھا"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى نِعْمَتِهِ" اللہ کے لیے تمام تعریفیں اسکے نعمتوں پر۔ایک شخص نے اس سے کہا:اللہ کی نعمتوں میں سے کونسی شئی باقی رہ گئی جس پر اللہ کا شکر ادا کر رہے ہو؟اس نے کہا:

اِرْمِ بِبَصَرِكَ إِلَى أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَانْظُرْ إِلَى كَثْرَةِ أَهْلِهَا،أَوَلَا أَحْمَدُ اللّٰهَ أَنَّهُ لَيْسَ فِيهَا أَحَدٌ يَعْرِفُهُ غَيْرِي. ❷

ترجمہ:اپنی نظر اہل شہر کی طرف گھمائیں،پس دیکھو انکی اکثریت کو،ان میں سے میرے سوا کوئی ایک بھی نہیں جو اللہ کی معرفت کو جانے،کیا اس پر بات شکر نہ کروں؟

میں چار نعمتوں پر اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں

کسی بزرگ کا قول ہے کہ میں چار نعمتوں پر اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں۔پہلی یہ کہ اللہ تعالی نے ہزاروں قسم کی مخلوق بنائی ہے اور میں نے دیکھا کہ ان سب میں بنی آدم اشرف

❶ تاريخ مدينة دمشق:حرف الذال،ترجمة:ذوالنون بن ابراهيم المصري، ج ۱۷ ص ۴۰۵،رقم الترجمة: ۲۱۱۱

❷ حلية الأولياء:الطبقة الأولى من التابعين،ترجمة:وهب بن منبة ،ج ۴ ص ۶۸

المخلوقات ہے اور مجھے بھی اللہ تعالیٰ نے انہی میں سے بنایا ہے۔ دوسری یہ کہ میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے مردوں کو عورتوں پر فضیلت بخشی ہے اور مجھے اللہ تعالیٰ نے مردوں میں پیدا فرمایا۔ تیسری یہ کہ میں دیکھتا ہوں کہ اسلام تمام دینوں میں سے افضل ہے اور اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہے اور مجھے بھی اللہ پاک نے مسلمان بنایا ہے۔ چوتھی یہ کہ میں دیکھتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سب امتوں میں افضل ہے اور مجھے بھی اللہ تعالیٰ نے اس امت میں پیدا فرمایا۔ ❶

ایک قلی کا استغفار اور شکر کرنا

حضرت بکر بن عبد اللہ مزنی رحمہ اللہ ایک قلی (بوجھ اٹھانے والا) کو دیکھا وہ بوجھ اٹھائے جا رہا تھا اور کہہ رہا تھا ”اَلْحَمْدُ لِلَّهِ، أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ“ اللہ تیرا شکر ہے اور میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں۔

کہتے ہیں کہ میں انتظار کرتا رہا کہ کب وہ اپنا سامان سر سے نیچے رکھے اور میں اس سے بات کروں، آخر اس نے سامان نیچے رکھا تو میں نے کہا: أَمَّا تُحْسِنُ غَيْرَ هٰذَا؟ کیا تو اس سے اچھی بات نہیں کہہ سکتا؟ قلی نے کہا:

بَلَى، أُحْسِنُ خَيْرًا كَثِيرًا، أَقْرَأُ كِتَابَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، غَيْرَ أَنَّ الْعَبْدَ بَيْنَ نِعْمَةٍ وَذَنْبٍ، فَأَحْمَدُ اللَّهَ عَلَى نَعْمَائِهِ السَّابِغَةِ وَأَسْتَغْفِرُهُ لِذُنُوبِي.

ترجمہ: کیوں نہیں، میں بہت ہی اچھی بات کہتا ہوں، میں اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتا ہوں لیکن آدمی ہمیشہ دو چیزوں کے درمیان ہوتا ہے، نعمت اور گناہ۔ پس میں اللہ کی نعمتوں پر اللہ کا شکر اور گناہ پر استغفار کر رہا ہوں۔

تو بکر بن عبد اللہ رحمہ اللہ کہنے لگے:

❶ سکونِ قلب: ص ۱۸۸، ۱۸۹

اَلْحَمَّالُ فِيهَا أَفْقَهُ مِنْ بَكْرٍ. ❶

ترجمہ: قلی تو بکر سے بھی زیادہ فقیہ نکلا۔

پچاس سال کی عبادت ایک رگ کے آرام کے برابر ہے

وہب بن منبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک عبادت گزار نے پچاس سال تک اللہ کی عبادت کی، پھر اللہ تعالی نے اسکی طرف پیغام بھیجا کہ میں نے تجھے بخش دیا۔ اس نے کہا: اے رب آپ نے مجھے کیسے بخش دیا میں نے تو کوئی گناہ ہی نہیں کیا؟ پس اللہ تعالی نے اسکی گردن کی ایک رگ کو حکم دیا تو اس نے درد شروع کر دیا، اس درد کی وجہ سے نہ سوسکتا تھا اور نہ ہی نماز پڑھ سکتا تھا، پھر درد ہوا تو اچانک آنکھ لگی، تو فرشتہ اس کے پاس آیا، اس نے شکایت کی اور اپنی تکلیف بتائی، تو فرشتے نے کہا:

إِنَّ عِبَادَتَکَ خَمْسِينَ سَنَةً تَعْدِلُ سُكُونَ ذٰلِکَ الْعِرْقِ. ❷

ترجمہ: تمھاری پچاس سال کی عبادت اس رگ کے آرام کرنے کے برابر ہے (یعنی تمہاری ساری عبادت تو اس ایک نعمت کا شکرادا نہیں کرسکتی، اتنا عرصہ تم نے عبادت اس لئے کی کہ اللہ رب العزت نے تمہیں صحت اور توفیق دی، ایک رگ میں درد ہوا تو یہ حالت ہوگئی اگر سارے جوڑوں اور رگوں میں تکلیف ہو جائے تو انسان کیا کر سکتا ہے۔)

اللہ کا شکر ہے سامان چوری ہوا ہے ایمان محفوظ ہے

ایک شخص سہل بن عبداللہ رحمہ اللہ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ چور میرے گھر میں گھس کر سارا سامان لے گئے۔ آپ نے فرمایا:

❶ عدة الصابرين: الباب العشرون، ص ۱۲۲

❷ شعب الإيمان: تعديد نعم الله عزوجلّ وما يجب من شكرها، ج۶ ص ۳۴۳، رقم الحديث: ۴۳۰۲

اشکر اللّٰہ تَعَالٰی لو دَخَلَ اللص قلبک وَھُوَ الشَّیُطَان وأفسد التوحید ماذا کنت تصنع وقیل:شکر العینین أَن تستر عیبا تراہ بصاحبک وشکر الأذنین أَن تستر عیبا تسمعہ فِیہِ.❶

ترجمہ:اللہ کا شکر ادا کرو، اگر چور (یعنی شیطان) تمہارے دل میں گھس کر توحید کو خراب کر دیتا تو کیا کر سکتے تھے؟ کہتے ہیں کہ آنکھوں کا شکر یہ ہے کہ تو لوگوں کے عیبوں پر پردہ ڈالے اور کان کا شکر یہ ہے کہ جو عیب کی بات سنے اس پر پردہ ڈالے۔

اندھا، مفلوج، جذام اور برص کے مرض میں مبتلا شخص کا شکر

حضرت عیسی علیہ السلام ایک اندھے، برص والے اور اپاہج شخص پر گذرے کہ اس کا گوشت جذام (بدن کو گلانے) کے باعث بکھر گیا تھا اور وہ یہ کہتا تھا کہ ”اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَلَّذِیُ عَافَانِیُ مِمَّا ابُتُلِیَ بِہٖ کَثِیُرًا مِنُ خَلُقِہٖ“ شکر ہے اس خدا کا جس نے مجھ کو ایسے امراض سے صحت دی جس میں بہت سوں کو مبتلا کر رکھا ہے۔حضرت عیسی علیہ السلام نے اس سے کہا کہ بھلا وہ کونسی مصیبت ہے جو تیرے اوپر نہیں؟ اس نے کہا کہ ”یَارُوُحَ اللّٰہِ أَنَاخَیُرٌ مِّمَنُ لَمُ یَجُعَلِ اللّٰہَ فِیُ قَلُبِہٖ مَاجَعَلَ فِیُ قَلُبِیُ مِنُ مَعُرِفَتِہٖ“ اے روح اللہ! میں اس شخص سے بہتر ہوں جس کے دل میں خدا تعالیٰ نے وہ چیز نہیں ڈالی جو میرے دل میں اپنی معرفت سے ڈالی ہے۔آپ نے فرمایا کہ اپنا ہاتھ لاؤ، اس نے جو ہاتھ دیا آپ کے ہاتھ میں آتے ہی چہرہ سب سے عمدہ اور صورت بہت اچھی ہوگئی، اس کا سب مرض جاتا رہا یہاں تک کہ بالکل تندرست ہوگیا۔پھر وہ شخص حضرت عیسی علیہ السلام کے ساتھ رہ کر عبادت کرنے لگا۔❷

❶الرسالۃ القشیریۃ:باب الشکر، ج ۱ ص ۳۱۴

❷إحیاء علوم الدین : کتاب المحبۃ ولشوق والأنس والرضاء، ج۴ ص ۳۴۹

حضرت عروہ بن زبیر کا پاؤں کٹ جانے کے باوجود شکر الٰہی

حضرت عروہ بن زبیر رحمہ اللہ کا پاؤں سڑ گیا تھا، انہوں نے زانو سے پاؤں کٹوایا، پھر فرمایا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَخَذَ مِنِّیْ وَاحِدَةً وَلَیْتَ لَئِنْ کُنْتَ أَخَذْتَ لَقَدْ أَبْقَیْتَ وَلَئِنْ کُنْتَ ابْتُلِیْتَ لَقَدْ عَافَیْتَ ثُمَّ لَمْ یَدَعْ وِرْدُهٗ تِلْکَ اللَّیْلَةِ. (1)

ترجمہ: خدا تعالیٰ کا شکر ہے جس نے مجھ سے ایک لے لیا، تیری ذات کی قسم ہے اگر تو نے لے لیا تو تو نے ہی باقی رکھا تھا اور اگر تو نے بیمار کیا تو تو نے ہی عافیت دی تھی، پھر اس رات یہی ورد پڑھتے رہے۔

ناشکری کرنے سے اللہ نے بڑی مصیبت میں مبتلا کر دیا

ایک شخص کے دو جڑواں بچے پیدا ہوئے اور ان کی کمر اوپر سے نیچے تک بالکل چسپاں تھی، ڈاکٹروں کو جمع کیا گیا کہ یہ دو بچے ہیں اور جڑے ہوئے ہیں، ڈاکٹروں نے دیکھ کر کہا کہ اگر انہیں الگ کیا گیا تو یہ دونوں مر جائیں گے، اس لئے کہ جو شہ رگیں ہیں وہ دونوں کی جڑی ہوئی ہیں۔ دونوں کی پرورش کی گئی اب ماں بے چاری ایک کو دودھ پلاتی تو دوسرا الٹا پڑا ہوتا، اور جب دوسرے کو پلاتی تو پہلا الٹا پڑا ہوا ہوتا، غرض وہ اس طرح سے پالتی رہی یہاں تک کہ بچے پانچ چھ برس کے ہوگئے، ان کی تعلیم کا بندوبست کیا گیا، خدا کی قدرت کہ ایک کے دل میں جذبہ پیدا ہوا علوم دین حاصل کرنے کا اور ایک کے دل میں جذبہ پیدا ہوا علوم معاش حاصل کرنے کا، دونوں کے لئے استاذ مقرر کئے گئے، ایک اچھا عالم بن گیا، اور ایک بڑا گریجویٹ بن گیا، دونوں بھائی آپس میں باتیں کیا کرتے، جو بھائی دنیا طلب تھا، وہ کہتا کہ ہم سے زیادہ اس

---

(1) إحياء علوم الدين : كتاب المحبة والشوق والأنس والرضاء، ج۴ص ۳۴۹

وقت کوئی مصیبت میں نہیں ہے، میرا جی کھیلنے کو چاہتا ہے، اور تیرا دل نہیں چاہتا مگر مجبوراً تجھ کو جانا پڑتا ہے۔ اور اگر میں استنجاء کے لئے جانا چاہوں اور تیرا جی نہیں چاہتا تو بھی تجھ کو جانا پڑتا ہے تو کوئی اپنے دل کی بات نہیں کرسکتا ہے، لہذا ہم سے زیادہ کوئی مصیبت میں نہیں ہے، یہ سن کر دیندار بھائی کہتا کہ بھائی صبر کرو اس سے بڑھ کر بھی تو مصیبت آسکتی ہے، اس نے کہا کہ اس سے بڑھ کر مصیبت ہو ہی نہیں سکتی، وہ نصیحت کرتا کہ یہ مت کہو اللہ کے یہاں مصیبتوں کے خزانے بھی بہت ہیں، خدا کی قدرت کہ دیندار بھائی کا انتقال ہوگیا۔

تو پھر طبیبوں کو جمع کیا کہ اس لاش کو کاٹو تو انہوں نے کہا کہ اگر لاش کاٹی گئی تو یہ بھی مرجائے گا، اب لاش دنیادار بھائی کے کمر پر ہے، سوتا ہے تو مردہ کمر کے اوپر، کھانا کھاتا ہے تو مردہ کمر پر، استنجاء کو جاتا ہے تو مردہ کمر پر۔ اس وقت چھوٹے بھائی نے کہا کہ میرا بھائی صحیح کہتا تھا تو وہ مصیبت لاکھ درجہ بہتر تھی جب کہ بھائی زندہ تھا، تو اب تو مردہ لاش ہر وقت جسم کے اوپر لدی ہوئی ہے،، معلوم ہوا کہ ہر مصیبت سے بڑھ کر مصیبت ہے۔ اسلئے ہر وقت اللہ رب العزت سے عافیت کی درخواست کرنی چاہیے۔ ❶

ہر حال میں اللہ کا شکر ادا کریں، انسان سوچے کہ صبح سے شام تک اللہ کی کتنی ہی نعمتوں میں وہ زندگی گزارتا ہے، اگر خدانخواستہ اللہ تعالی یہ نعمتیں لے لیں تو کون ہے جو دوبارہ یہ نعمتیں عطا کرے۔ ہمیشہ اپنے سے نیچے پر نگاہ رکھیں ،تاکہ موجودہ نعمتوں کی قدر آئے ،اور جو نعمتیں جسمانی اور مالی اللہ تعالی نے دی ہیں اُن کے بارے میں ان لوگوں کے متعلق سوچیں جو اِن نعمتوں سے محروم ہیں، نعمت کی قدر تب آتی ہے جب وہ چھن جائے یا نہ رہے، یا جس کے پاس نہ ہو اُسے دیکھ کر اور اس کی گفت وشنید سن

❶ انمول واقعات: ص: ۱۶۰، ۱۶۱

کرقدر معلوم ہوتی ہے، دعا ہے کہ اللہ تعالی ہم سب کو شکر گزار بندوں میں شامل فرمائے۔

شکر گزار بندے بہت کم ہیں

نعمت کا شکر ادا کرنا ضروری ہے اور اس کا ترک ناجائز ہے۔اللہ رب العزت نے آلِ داؤد کو شکر کا حکم دیا تھا:

﴿اِعْمَلُوا آلَ دَاوُدَ شُکْرًا وَقَلِیلٌ مِنْ عِبَادِیَ الشَّکُورُ﴾(السباء: ۱۳)

ترجمہ:اے داود کے خاندان والو!تم ایسے عمل کیا کرو جن سے شکر ظاہر ہو۔اور میرے بندوں میں کم لوگ ہیں جو شکر گزار ہوں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے انسان کی اس غفلت اور کوتاہی کی نشاندہی کی ہے کہ شکر کرنے والے بندے بہت کم ہیں۔ چنانچہ حضرت داؤد علیہ السلام نے غور وفکر کرنا شروع کیا کہ کوئی ایسا طریقہ نکالا جائے جس کے ذریعے سے ہم ہمیشہ اللہ کو یاد کرتے رہیں۔غور وفکر کے بعد انہوں نے یہ طریقہ اختیار فرمایا کہ رات کے وقت کو اپنے خاندان کے افراد میں تقسیم فرمایا۔کچھ افراد رات کے پہلے حصے میں اللہ تعالیٰ کی یاد میں مصروف رہتے اور کچھ رات کے دوسرے حصے میں،اس طرح اللہ تعالیٰ کا شکر کرنے کے لئے پوری رات اپنے گھر کے افراد کو اللہ کے ذکر میں مصروف رکھتے۔اس کے باوجود تسلی نہ ہوئی،تو اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ شکر کا ادا کرنا بھی تو ایک نعمت ہے۔اے اللہ! آپ نے ہمیں کان، آنکھ، ناک اور زبان وغیرہ تمام چیزیں عطا کی ہیں جن کے ذریعہ سے ہم شکر ادا کرتے ہیں اور پھر شکر کرنے کی توفیق عطا کی ہے یہ بھی ایک نعمت ہے۔ پھر دن بدن تیری نعمتوں میں اضافہ ہورہا ہے۔پس نعمت بھی تیری طرف سے ہے اور شکر ادا کرنے کی توفیق بھی تیری طرف سے ہے،تو اے اللہ! میں شکر ادا کرنے

کی طاقت نہیں رکھتا، تو اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا: ''اَلْآنَ عَرَفْتَنِیْ یَادَاوُدُ''
اے داود اب تو نے میری (نعمتوں) کو پہچان لیا۔ ❶

مقام شکر کے حصول کا طریقہ

''شکر'' کی حقیقت یہ ہے کہ محسن کی محبت اور اس کی اطاعت کا جذبہ پیدا ہو، گویا شکر کے تین لازمی عنصر ہیں:

۱......اس بات کا اقرار واعتراف کہ جتنی نعمتیں مجھے حاصل ہیں وہ سب کی سب اللہ کی طرف سے ہیں اور اس نے محض اپنے فضل وکرم سے مجھے عطا فرمائی ہیں۔

۲...... چونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اتنے فضل وکرم کی بارشیں برسا رکھی ہیں اس لئے کائنات میں میرے لئے اس سے بڑا محبوب کوئی نہیں ہونا چاہیے۔

۳......اللہ کے بے پایاں انعامات کا فطری تقاضا یہ ہے کہ میں اپنی زندگی میں اس کی اطاعت کروں اور اس کے مقابلے میں کسی کی اطاعت نہ کروں، یہ بالفاظِ دیگر جو نعمتیں اس نے مجھ کو عطا فرمائی ہیں، ان کو انہی کاموں میں خرچ کروں جو اس کی مرضی کے مطابق ہیں اور ان کاموں میں خرچ کرنے سے بچوں جو اس کی مرضی کے خلاف ہیں۔

جب یہ تین جذبات کسی انسان کے دل میں پختہ ہو جاتے ہیں تو تصوف کی اصطلاح میں اسے کہا جاتا ہے کہ اس شخص نے ''مقام شکر'' کو حاصل کرلیا ہے۔ ❷

حافظ ہونا ایک لاکھ دینار سے بہتر ہے

ایک قاری صاحب مفلسی کے باعث نہایت تنگ دل اور بے قرار تھے، خواب میں دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ تم چاہو تو ہزار دینار لے لو ہم سورہ انعام تم کو بھلا دیں

---

❶ غذاء الألباب فی شرح منظومة الآداب: الكلام على الحمد والشكر، ج ۱ ص ۲۰

❷ مجالس مفتی اعظم: مجلس نمبر ۴۴، ص ۴۳۵، ۴۳۶

گے ،اس نے کہا کہ یہ مجھے منظور نہیں ، پھر منادی (غیب سے پکارنے والے نے) غیب سے کہا کہ سورہ ہود کو بھلا دیں، اس نے کہا کہ نہیں، کہا کہ سورہ یوسف، کہا نہیں۔اسی طرح دس سورتوں کے نام لیے اور یہ سب پر انکار کرتا گیا، تب اس نے کہا کہ ''فَمَعَکَ قِیمَۃُ مِائَۃِ أَلْفِ دِینَارٍ وَأَنْتَ تَشْکُوْ فَأَصْبَحَ وَقَدْ سُرِّیَ عَنْہُ'' تیرے پاس ایک لاکھ دینار کی چیز موجود ہے اور تو شکایت کر رہا ہے، صبح کو اس کے فقر وفاقہ کی یہ کیفیت (غیبی طور) پر دور کر دی گئی۔ ❶

قیام اللیل کا شکر یہ ہے کہ دن کو روزہ رکھیں

ابو سلیمان دارانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں ایک رات رابعہ بصری کے یہاں رہا، وہ اپنی محراب میں کھڑی رہی اور میں اپنے گھر کے ایک کونے میں کھڑا رہا، جب صبح ہوئی تو میں نے کہا کہ جس ذات نے ہم کو اتنی قوت دی کہ ہم نے قیام فرمایا اس کا شکر کیا ہے؟ حضرت رابعہ نے فرمایا کہ ''جَزَاؤُہُ أَنْ تَصُوْمَ لَہُ غَدًا'' اس کا شکر یہ ہے کہ اگلے دن اس کے واسطے روزہ رکھیں۔ ❷

شکر یہ ہے کہ نعمت کو نافرمانی میں استعمال نہ کریں

حضرت سرّی سقطی رحمہ اللہ جو حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ کے شیخ ہیں، ایک موقع پر شکر کے موضع پر گفتگو چل رہی تھی تو انہوں نے سامنے موجود شرکاء سے شکر کے متعلق پوچھا، ہر ایک نے مختصر جواب دیا، تو انھوں نے اپنے شاگرد حضرت جنید رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ ''مَا الشُّکْرُ'' ؟ شکر کیا ہے؟ اس وقت حضرت جنید رحمہ اللہ کی عمر سات سال تھی، تو حضرت جنید رحمہ اللہ نے جواب دیا: ''أَنْ لَّا تَعْصِیَ اللّٰہَ بِنِعْمَۃٍ'' شکر یہ

---

❶ إحیاء علوم الدین : کتاب الصبر والشکر، الرکن الثانی ، ج۴ ص ۱۲۴

❷ إحیاء علوم الدین : کتاب المراقبۃ والمحاسبۃ، المقام الأول، ج۴ ص ۴۱۵

ہے کہ اللہ تعالی کی نعمتوں کو اس کی نافرمانی میں صرف نہ کیا جائے۔اس جواب پر آپ بہت خوش ہوئے اور لگتا ہے کہ اللہ رب العزت نے آپ کی زبان پر اپنی معرفت کو جاری کر دیا، اس جواب پر حضرت جنید رحمہ اللہ خوشی میں رونے لگ گئے۔ ❶

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کا نفع اور نقصان دونوں پر اللہ کا شکر ادا کرنا

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کا واقعہ ہے کہ ان کے خادم نے انھیں اطلاع دی کہ حضرت جو جہاز مال تجارت اور سامان لیکر آ رہا تھا وہ طوفان کی نذر ہو گیا ہے۔آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: الحمد للہ! تھوڑی دیر کے بعد دوسری اطلاع موصول ہوئی کہ جہاز نہیں ڈوبا اور سامان تجارت بخیر و عافیت کنارے تک پہنچ گیا ہے۔آپ نے فرمایا: الحمد للہ! ایک مرید نے تعجب کا اظہار کیا کہ حضرت دونوں صورتوں (نفع ونقصان) میں الحمد للہ کا کیا مطلب؟ ہمیں سمجھ نہیں آئی۔تو حضرت شیخ نے فرمایا: میں نے دونوں صورتوں میں اپنے دل پر نظر ڈالی تو مجھے نہ نقصان پر غم ہوا اور نہ نفع پر کوئی خوشی محسوس ہوئی، تو میں نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ میرا دل اللہ کے سوا ہر چیز سے خالی ہے۔مولانا جلال الدین رومی فرماتے ہیں:

چیست دنیا از خدا غافل شدن
نے قماش و نقرہ و فرزند وزن ❷

ایک متوکل عابد شخص کے اہل وعیال کے غیبی رزق کا انتظام

حضرت حبیب عجمی رحمہ اللہ جو نہایت عبادت گزار اور صابر و شاکر شخص تھے، جبکہ ان کی بیوی بڑی بدزبان، بداخلاق اور ناشکری تھی، جس کی وجہ سے وہ صاحب ایمان

❶ الرسالۃ القشیریۃ: باب الشکر، ج ۱ ص ۳۱۳

❷ سوانح شیخ الحدیث مولانا عبدالحق: ص ۹۱

سخت پریشان رہتا تھا، چنانچہ ایک مرتبہ جب دو تین روز تک کچھ کھانے کو میسر نہ آیا تو اس عورت نے اپنے شوہر کو بہت کچھ سخت وست کہا کہ بال بچے بھوک سے مرے جاتے ہیں اور تو نکھٹو گھر میں بیٹھا ہے، کچھ تو شرم کر اور کما کر لا تا کہ بچوں کی مصیبت دور ہو۔ یہ سن کر شوہر کہنے لگا کہ خدا کی بندی رات کے وقت شور وغل نہ مچا، میں صبح کو کچھ مزدوری کر لاؤں گا اور جو کچھ اجرت ملے گی تیرے سامنے لا کر رکھ دوں گا۔ چنانچہ جب وہ اللہ کا بندہ صبح کو مزدوری کرنے گیا تو کسی نے اس کی بات نہ پوچھی، باقی سب مزدور اپنے اپنے کام پر لگ گئے، جب اس بندہ خدا نے یہ حال دیکھا تو جنگل میں جا کر عشاء تک عبادت الٰہی میں مشغول رہا، اور رات کو چپکے سے گھر میں جا پڑا کہ خالی ہاتھ دیکھ کر خدا جانے عورت کیا طوفان برپا کرے گی، صبح اٹھ کر پھر کہیں سے مزدوری کر لاؤں گا، رات کو جب عورت کی آنکھ کھلی تو کہنے لگی: میاں! اب تک کہاں تھے؟ اور کیا کما کر لائے؟ اس نے جواب دیا: میں نے جس کی مزدوری کی ہے وہ بڑا رحیم و کریم ہے، اس نے کل کو مزدوری دینے کا وعدہ کیا ہے، اس پر عورت نے چلّا کر کہا: ہمارے بال بچے تو بھوکے مر رہے ہیں اور آپ وعدہ کرتے پھرتے ہیں۔ پھر صبح کو وہ شخص مزدوری کے لئے آیا مگر خدا کی شان! پھر بھی اس کو کسی نے نہ پوچھا اور وہ مجبور ہو کر اسی مقام پر جنگل میں عبادت الٰہی اور گریہ وزاری میں عشاء تک مصروف رہا، بڑی رات گئے جب ڈرتے ڈرتے گھر میں گیا تو وہ عورت کہنے لگی: دونوں دن کی مزدوری لائے ہو؟ اس بے چارے نے گھبرا کر کہا: آقا نے کل تینوں دن کی مزدوری دینے کا وعدہ کیا ہے۔ یہ سنتے ہی عورت آگ بگولہ ہو کر کہنے لگی: اپنا بھلا چاہتے ہو تو صبح کو تینوں دنوں کی مزدوری لے آؤ، ورنہ منہ نہ دکھانا۔ صبح کو اس عورت نے ایک تھیلی اس مرد کے حوالے کر کے کہا: تینوں دن کی مزدوری اس میں لے آنا اور خبردار! خالی

ہاتھ گھر میں نہ آنا۔ یہ سن کر اس بندۂ خدا کی نظر عالم اسباب سے اٹھ کر مسبب حقیقی کی طرف جا پڑی اور اسی وقت سیدھا جنگل میں جا کر عبادتِ الٰہی میں مشغول ہو گیا بہت رات گئے تک، پھر عورت کی بدزبانی کے سبب اس تھیلی میں ریت بھر لایا کہ رات اس حیلہ سے گزر جائے گی اور عورت کی بدزبانی کی آفت سے بچ جاؤں گا۔ مگر جس وقت گھر کے دروازے میں پہنچے تو عورت کا ڈر اس قدر غالب ہوا کہ خدا جانے آج کیا آفت برپا کرے گی؟ اس لئے اس نے تھیلی ڈال کر واپسی کا ارادہ کر لیا، مگر اچانک گھر میں سے ایسی خوشبو آئی جس نے دل ودماغ کو معطر کر دیا اور وہ عورت خوش ہوتی ہوئی گھر سے نکل آئی، اس خدا کے بندہ نے اس سے دریافت کیا کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ کہنے لگی کہ اندر چل کر اس کی حقیقت سنو اور خدا کا شکر ادا کرو، یقیناً تم سچ کہتے تھے اور تمہارا مزدوری دینے والا بھی سچا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ میں بچوں کے کھانے پینے کی فکر میں بدحواس بیٹھی تھی، اچانک کسی نے دروازے پر دستک دی، میں نے جا کر دیکھا کہ ایک سبز پوش سوار دروازے پر کھڑا کہہ رہا ہے: لے اپنے شوہر کی تین دن کی مزدوری لے لے، اور اب اس کو کچھ ایذاء نہ دینا، اور اس سے کہہ دینا کہ جس قدر تو نے مزدوری کی تھی اسی قدر اجرت مل گئی، زیادہ کرتا تو اور زیادہ پاتا، آئندہ اس کا خیال رکھنا۔ پس طباق اس نے دیا ہے جس میں پچاس درہم ہیں اور دم بدم اس کی خوشبو دل ودماغ کو معطر کر رہی ہے، یہ سن کر وہ بندہ خدا گریہ وزاری کے ساتھ خدا کی حمد وثنا میں کھو گیا اور عورت اس کا شکستہ حال دیکھ کر حیران رہ گئی کہ اے خدا یہ کیا معاملہ ہے، خوشحالی میں یہ پریشان حالی کیسی؟

چنانچہ جب ہوش آیا تو اس نے بتایا کہ اے ناشکری عورت! حقیقت یہ ہے کہ تینوں دن میں نے کسی کی مزدوری نہیں کی بلکہ دن اور رات عبادت الٰہی میں مشغول رہا،

رات کو آ کر تیرے خوف سے یہ حیلہ کر دیتا تھا کہ آقا نے کل مزدوری دینے کو کہا ہے، مگر میرے مالک حقیقی نے اپنے غلام کو سچا کر دکھایا اور تیری رات دن کی آفت سے مجھ کو نجات دے دی، اس پر جتنا بھی اس کا شکرادا کروں کم ہے، دیکھ آج میں اس تھیلی میں تیرے ڈر سے ریت بھر کر لایا ہوں، تو اس کو خالی کر لے اور ریت کو پھینک دے، جب اس کی بیوی نے چاہا کہ تھیلی خالی کرے تو کیا دیکھتی ہے کہ وہ تھیلی تو ایسے زرو جواہرات سے پُر ہے جن سے تمام گھر روشن ہو رہا ہے، یہ حال دیکھ کر اس مرد صالح نے اپنی تمام عمر خدا کی شکر گزاری اور عبادت میں گزار دی۔ ❶

فائدہ: سبحان اللہ! جو بندہ اپنے خدا پر بھروسہ کر کے اس کی اطاعت اور فرماں برداری میں مصروف رہتا ہے اسی طرح اللہ تعالی غیب سے اس کی مدد کرتا ہے۔

نعمتوں کو تفصیل سے اور تکلیف کو ہلکا کر کے بیان کیا

حضرت مولانا میاں اصغر حسین رحمہ اللہ ایک دفعہ جب علیل تھے تو ان سے دریافت کیا گیا کہ حضرت! آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ اس کے جواب میں انہوں نے اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کو شمار کرنا شروع کیا جو ان کو حاصل تھیں۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ میرے جسم کے اعضا صحیح سالم ہیں۔ آنکھیں ٹھیک ہیں، کان ٹھیک ہیں، ہاتھ پاؤں تندرست ہیں اور بہت سی نعمتیں شمار کرنے کے بعد اپنی بیماری کے بارے میں فرمایا کہ معمولی سا بخار ہے، حالانکہ اس وقت آپ کو ۱۰۵ درجہ حرارت کا بخار تھا۔

اہل اللہ کے اندازِ بیان کو دیکھئے کہ نعمت کی جہت کو خوب تفصیل سے بیان کیا اور تکلیف کو بہت ہلکا کر کے ظاہر کیا۔ حالانکہ اس وقت آپ کو انتہائی درجے کی تکلیف تھی۔ ❷

---

❶ روض الریاحین فی حکایات الصالحین: الحکایۃ الخامسۃ والخمسون بعدالمئتین، ص ۲۲۹

❷ سکونِ قلب: ص ۱۳۲

شاکر اور ناشکرے کا اندازِ بیان

ایک شخص اگر کسی کا مہمان بنے اور میزبان اس کو پینے کے لئے دودھ کا آدھا گلاس دے دے تو شکر گزار بندہ جب اس واقعہ کو بیان کرے گا تو اس طرح کہے گا کہ میزبان نے پینے کے لئے دودھ کا گلاس پیش کیا جو آدھا بھرا ہوا تھا، اور اسی بات کو اگر اس طرح بیان کیا جائے کہ میزبان نے دودھ کا گلاس دیا جو آدھا خالی تھا تو مطلب تو ایک ہی بنتا ہے، لیکن اندازِ بیان کا اثر مختلف ہے۔ جس نے یہ کہا کہ آدھا بھرا ہوا تھا اس نے نعمت کی جہت کو اختیار کیا ہے، اس طرح اس نے شکر ادا کیا اور جس نے کہا کہ میزبان نے دودھ کا آدھا خالی گلاس پیش کیا ہے اس نے ناشکری کا انداز اختیار کیا، تو اہل اللہ کی نظر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر ہوتی ہے اور ان کی وجہ سے منعم سے تعلق مضبوط ہوتا ہے۔ ❶

حضرت لقمان رحمہ اللہ اور نعمت کی قدردانی

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حضرت لقمان رحمہ اللہ جن کا مقام ومرتبہ نہایت بلند ہے، انہوں نے ایک باغ میں نوکری کی، اس سے سبق لینا چاہیے کہ حلال پیشہ کو حقیر نہیں سمجھنا چاہیے، مالک باغ میں آیا اور ان سے ککڑیاں منگائیں اور اس کو تراش کر ایک ٹکڑا ان کو دیا، بے تکلف کھاتے رہے، اس نے یہ دیکھ کر کہ یہ بڑے مزے سے کھا رہے ہیں یہ سمجھا کہ یہ ککڑی نہایت لذیذ ہے، ایک قاش اپنے منہ میں بھی رکھ لی تو وہ کڑوی زہر تھی، فوراً تھوک دی اور بہت منہ بنایا، پھر کہا: اے لقمان! تم تو اس کڑی کو بڑے مزے سے کھا رہے ہو، یہ تو کڑوی زہر ہے، کہا جی ہاں کڑوی زہر تو ہے، کہا پھر تم نے کیوں نہیں کہا کہ یہ کڑوی

---

❶ سکونِ قلب: ص ۱۳۲

ہے، کہا میں کیسے کہتا، مجھے یہ خیال ہوا کہ جس ہاتھ سے ہزاروں دفعہ مٹھائی کھائی ہے اگراس ہاتھ سے ساری عمر میں ایک دفعہ کڑوی چیز ملی تو اس کو کیا منہ پر لاؤں؟ ❶

اعضاءِ انسانی کی دیکھ بھال اور انکی مناسب غذا کا استعمال

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ نے ایک ذاکر کو تقلیلِ غذا سے منع فرمایا تھا، انھوں نے اپنے کچھ حالات بیان کیے تو مولانا نے فرمایا کہ:

''دماغ میں پس آ گیا ہے، جنون کا مقدمہ ہے تم تقلیل غذا موقوف کردو اور دماغ کا علاج کرو۔''

مگر وہ تو ان کشفیات کو کمال سمجھے ہوئے تھے، اس لئے مولانا کے قول پر اعتماد نہ کیا۔ بالآخر جنون (پاگل پن) ہو گیا اور سارے اذکار واشغال موقوف ہو گئے، پھر یہ حالت تھی کہ بالکل ننگے بیٹھا کرتے تھے۔

فائدہ: حضرت حکیم الامت تھانوی قدس سرہ نے فرمایا کہ:

''اپنے اعضاء کو سرکاری مشین سمجھ کر کبھی تیل بھی دیا کرو دودھ گھی بھی کھایا کرو۔ اس حیثیت سے ان کی محبت کرنا، حفاظت کرنا اور جب اُن سے خدا تعالیٰ کے احکام کی تعمیل ہو جائے تو اس پر ان کی تعریف کرنا سب محمود ہے۔ ❷

ناشکری کی وجہ سے بھوک اور خوف کا لباس

اگر غور کریں تو ہم میں سے کتنے ایسے ہوں گے جن کو پہلے سب کچھ نصیب تھا بالآخر اللہ نے افلاسی فقر کا لباس پہنا دیا۔ خود آ کے کہتے ہیں، حضرت! پتہ نہیں کیا ہو گیا پہلے تو یہ حال تھا کہ مٹی کو ہاتھ لگاتے تھے تو وہ سونا بن جاتی تھی اور اب سونے کو ہاتھ لگاتے ہیں

❶ حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے پسندیدہ واقعات: ص ۱۱۱

❷ العید والوعید: ص ۴۰

تو وہ بھی مٹی ہو جاتا ہے۔ خود کہتے ہیں کہ حضرت! پتہ نہیں ایک خوف سا رہتا ہے کبھی ہم بیمار کبھی بیٹی بیمار کبھی بیٹا بیمار کبھی خاوند بیمار کبھی بیوی بیمار کسی نہ کسی کی بوتل ڈاکٹر کی طرف جاتی ہی رہتی ہے۔ ہر وقت خوف سا رہتا ہے کہ کہیں کچھ ہو نہ جائے۔ یہ باتیں آپ کیوں سن رہے ہوتے ہیں، اس لئے کہ یہ وہ بندہ ہے جس نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناقدری کی۔ آج اللہ تعالیٰ نے اس کو خوف اور افلاس کا لباس پہنا دیا۔ سب کچھ ہونے کے باوجود بھی آج اس کے پاس کچھ نہیں ہے اور وہ روتا پھرتا ہے کہ دل خوف سے بھر گیا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناقدری کی جائے تو اللہ تعالی بھوک اور خوف کا لباس پہنا دیتے ہیں۔

قرآن کریم میں اللہ رب العزت نے ناشکری کی وجہ سے دو عذابوں کا ذکر کیا ہے:

(۱) بھوک (۲) خوف، چنانچہ ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ آمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَأْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللّٰهِ فَأَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ﴾ (النحل: ۱۱۲)

ترجمہ: اللہ ایک بستی کی مثال دیتا ہے جو بڑی پر امن اور مطمئن تھی اس کا رزق اس کو ہر جگہ سے بڑی فراوانی کے ساتھ پہنچ رہا تھا، پھر اس نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری شروع کردی، تو اللہ نے ان کے کرتوت کی وجہ سے ان کو یہ مزہ چکھایا کہ بھوک اور خوف ان کا پہننا اوڑھنا بن گیا۔ ❶

علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ کی نہایت زاہدانہ اور شاکرانہ زندگی

حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب قدس سرہ نے تحریر فرمایا کہ حضرت علامہ انور شاہ

❶ سکونِ قلب: ص ۲۰۳، ۲۰۴

کشمیری رحمہ اللہ میں غذا کے بارہ میں لطافت تھی۔ مگر شوقینی نہ تھی، غذاؤں کے تنوع اور کھانوں کے الوان کی طرف طبیعت جھکی ہوئی نہ تھی، جو مل گیا کھا لیا جو آ گیا شکر و رضا سے اُسے قبول کرلیا۔ میری جدہ محترمہ رحمہ اللہ جن کی مہمان نوازی اپنے دور میں مشہور تھی، اور خود حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ نے بھی اس بارہ میں یہ کہہ کر شہادت دی تھی کہ ہماری مہمان نوازی تو احمد کی والدہ کی بدولت ہے کبھی کبھی حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ سے میری معرفت یہ کہلا کر بھیجتیں کہ حضرت کبھی تو اپنے کسی مرغوب کھانے کی فرمائش کر دیا کیجیے۔

تو متاثرانہ لب لہجہ سے جواب دیتے کہ:

میری طرف سے سلام گزارش کیجئے اور یہ عرض کر دیجئے کہ دسترخوان پر ہمہ نعمت موجود ہوتے ہوئے کاہے کی فرمائش کروں، مجھے تو ڈر ہے کہ کہیں میری جنت کی نعمتیں یہیں تو نہیں تمام کی جا رہی ہیں۔ ❶

فائدہ: حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ نے بامتثال اکابر دارالعلوم میں درس شروع فرما دیا لیکن غلبہ زہد وقناعت سے مشاہرہ لینے پر راضی نہ ہوئے، اور لوجہ اللہ کام شروع کر دیا اور کھانے کا انتظام حضرت مولانا محمد احمد صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند کے گھر سے قائم ہو گیا اور تقریباً دس سال یہ صورت قائم رہی۔

ہاتھ کی حرکت مستقل ایک نعمت ہے

جب مفتی محمد حسن صاحب رحمہ اللہ پر فالج کا حملہ ہوا تو اس کے بعد جب آرام آنے لگا تو ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کا ہاتھ حرکت کر کے سر تک پہنچ گیا۔ اس پر جملہ حاضرین نہایت خوش ہوئے کہ ہاتھ حرکت کرنے لگا ہے۔ حاضرین کی اس خوشی

❶ حیاتِ انور: ص ۲۰۵

کو دیکھ کر فرمایا:

''اس فالج کی وجہ ایک اور علم کا اضافہ ہوا ہے کہ پہلے تو ہاتھ ہی کو اللہ کی نعمت سمجھتا تھا، اب معلوم ہوا کہ ہاتھ کی حرکت اللہ کی ایک مستقل نعمت ہے لیکن بھوک کا لگنا بھی ایک مستقل نعمت ہے۔ آنکھ ایک نعمت ہے لیکن نظر ایک مستقل نعمت ہے۔ آخر میں فرمایا: بھائی اللہ کی نعمتوں کو کوئی کہاں تک بیان کرے۔ ❶

سامان کے چوری ہونے کے باوجود تینوں چیزوں پر شکر

حضرت احمد بن حرب رحمہ اللہ کے پڑوس میں ایک شخص کے ہاں چوری ہوگئی، آپ اپنے دوستوں کے ساتھ اس کی غم خواری کو تشریف لے گئے۔

پڑوسی نے بڑی خندہ پیشانی سے ان کا استقبال کیا۔ حضرت احمد بن حرب رحمہ اللہ نے بتایا کہ ہم تمہاری چوری ہوجانے کا افسوس کرنے آئے ہیں، پڑوسی بولا کہ میں تو اللہ کا شکر ادا کر رہا ہوں اور مجھ پر اس کے تین شکر واجب ہوگئے ہیں۔ ایک یہ کہ دوسروں نے میرا مال چرایا ہے میں نے کسی کا نہیں۔ دوسرا یہ کہ ابھی آدھا مال میرے پاس موجود ہے۔ تیسرا یہ کہ میری دنیا کو ضرر پہنچا ہے اور دین میرے پاس ہے۔ (یعنی مال چوی ہوا ہے ایمان تو بحمد اللہ محفوظ ہے۔ یہ وہ لوگ تھے جو مصیبت میں بھی شکر کا پہلو نکال دیتے تھے، ان کی نظر ہمیشہ اللہ رب العزت کی ان گنت نعمتوں پر ہوتی ہے۔) ❷

قرآن وسنت اور سلف کے واقعات سے معلوم ہوا کہ شکر کی بڑی اہمیت وفضیلت ہے، اسلئے ہر موقع پر شکر کا اہتمام کرنا چاہیے، شکر سے نعمتوں میں اضافہ ہوتا ہے، اللہ

❶ ماہنامہ الحق: محرم الحرام ۱۳۹۰ھ: ص ۴۰

❷ سکون قلب: ص ۱۹۵

رب العزت کو شاکرین پسند ہیں، ناشکری سے نعمت چھن جاتی ہے اور برکت ختم ہو جاتی ہے۔ شکر زبان سے بھی ادا کیا جائے اور اپنے اعضاء وجوارح کو بھی اللہ رب العزت کی اطاعت میں لگانا چاہیے۔ اللہ رب العزت کی نافرمانی درحقیقت نعمتوں کی ناشکری ہے، اسلئے اپنے ظاہر وباطن کو شریعت کے مطابق کریں، یہ نعمتوں کی قدردانی ہے۔ اللہ رب العزت ہم سب کو قلب وجوارح سے نعمتوں کی قدردانی کی توفیق عطا فرمائے اور اللہ رب العزت کی نعمتوں کو رب العالمین کی اطاعت اور خوشنودی میں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مولانا محمد نعمان صاحب کی تالیفات

مولانا محمد نعمان صاحب کے علمی و تحقیقی بیانات، تعارف کتب، دروس و
محاضرات اور تحریری بیاناتِ جمعہ کیلئے ان وانس ایپ نمبرز پر رابطہ کریں
03112645500
03191982676